ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (۲۲واں حصہ)
ستمبر 2010
صلی اللہ علی حبیبہ
محمد وآلہ وبارک وسلم
حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ
میں اُسے اُس کے والد اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز نہ ہو جاؤں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
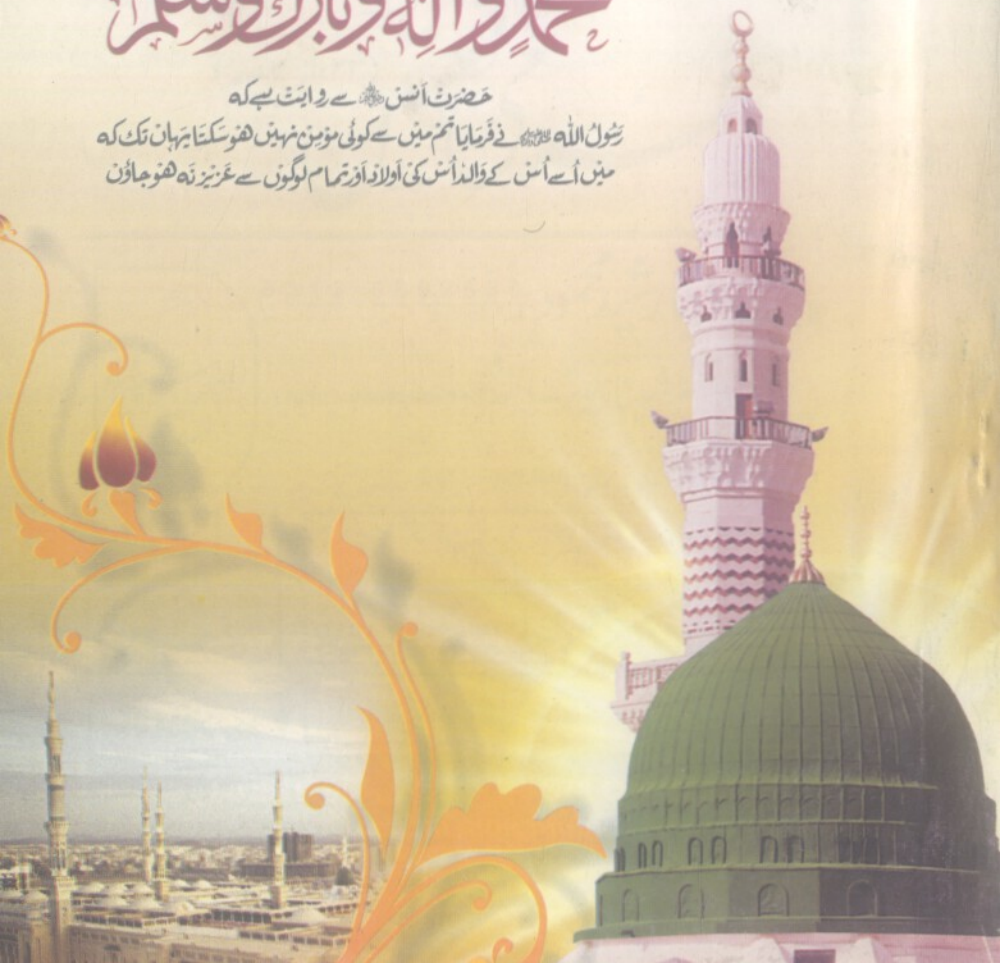
باقاعدہ اشاعت کا 23 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 23 ستمبر 2010 شمارہ 9

طرحی نعتیں (۲۲واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرسالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون 7230001 0321-9409200 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

e.mail: madnigraphics@hotmail.com پوسٹ کوڈ: 54500

(۲۲واں حصّہ)

مرتبہ:

راجا رشید محمودؔ

سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۸۲واں
ساتویں سال کا گیارھواں ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ
یکم نومبر ۲۰۰۸ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

صاحبِ صدارت: علامہ محمد بشیر رزمی
مہمانِ خصوصی: محمد یوسف ورک قادری
قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری
نعت خواں: محمد ارشد قادری
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ
(چیئرمین سیدِ ہجویر نعت کونسل، محکمۂ اوقاف و مذہبی اُمور پنجاب)

مصرعِ طرح:

"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

شاعر:

سیّد شیر محمد ترمذی

سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۸۲ واں

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کہ ہے تجھ سے منوّر محفلِ ارض و سما
تیرا در ہے سجدہ گاہِ اولیاء و انبیاء

صورت و سیرت میں اکمل احسنِ تقویم تو
خوب کھینچا ہے کسی نے نقش اپنے حسن کا

نُور سے تخلیق تیری، نور کا سایہ کہاں
پھر عجب کیا، قامتِ اقدس کا گر سایہ نہ تھا

پرتوِ نورِ خدا سے جامع اوصاف تو
خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا

ہے ترا قول و عمل اک مستقل درسِ حیات
اسوۂ روشن ترا، ہر رہنما کا رہنما

اے کفیلِ بے کساں، اے چارۂ بے چارگاں
بیکس و بے چارہ ہوں، سن لے خدارا التجا

تُو غریبوں کا ہے والی، عاجزوں کا دستگیر
درد مندوں کا سہارا، ڈوبتوں کا ناخدا

جان و دل تجھ پر تصدّق، ہو اِدھر بھی اک نگاہ
ترمذیؔ بے چارہ بھی ہے درد و غم میں مبتلا

سیّد شیر محمد ترمذی

حمد شریف

تُو ہے رحمان و رحیم اَے مالکِ روزِ جزا
حمد بس تیرے لیے ہے، تُو ہی سب کا آسرا
تُو نے بھیجا وُہ نبی (ﷺ) جو رحمۃ لِلعالمیں (ﷺ)
"خُوش خصال و خُوش مقال و خُوش لقا و خُوش ادا"
ذات پر اپنی لکھی ہے تُو نے رحمت بالیقیں
بے کس و مظلوم کو کافی سہارا ہے ترا
آسمانوں میں، زمیں میں گونجی ہے تسبیح کی
طائرانِ گلستاں ہیں حمد میں نغمہ سرا
تیری قُدرت سب سے اعلیٰ، تیری حکمت بے مثال
عقل ہے محدود انساں کی، وُہ شک میں مُبتلا!
تُو ہے خالق رُوح کا، یہ آنکھ کیا دیکھے تُجھے
رُوح جو ہے جسم میں، اُس کو نہ دیکھا جا سکا
سُورۂ شُوریٰ کہے، بے مثل تیری ذات ہے
ہے خرد کی دسترس سے تیری ہستی ماورا
تُو ہے خیر الماکریں اور تُو بڑا ہے کارساز
گُلشن ہستی میں ہر دُشمن کے شر سے تُو بچا
انت حسبی انت ربّی انت لی نعم الوکیل
پُھولؔ کے لب پر یہی ہے روز و شب، صبح و مسا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

یا اِلٰہ العالمیں! کر میرے دل کو بھی عطا
خوف اپنا اور سرکارِ محبت (ﷺ) کی وِلا

تھے جو یا رب خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا
مجھ کو بھی اُن کی زیارت کی سعادت ہو عطا
یا الٰہی! دست بستہ تجھ سے ہے میری دُعا
جن پہ ہے انعام تیرا راستہ اُن کا دِکھا
اور رکھ محفُوظ اُن کے راستے سے اے خدا!
جن پہ تُو ناراض ہے، جن پر غضب ٹُوٹا ترا
بلکہ مجھ کو بھی دکھا دے اے خدا! وہ راستہ
راستہ جو درحقیقت ہے ترے محبوب (ﷺ) کا
کفر کا ہر شاخِ گلشن پر ہے طُوطی بولتا
اے خدا! اقبالؒ کا شاہین کرگس بن گیا
کج روی کا شش جہت میں خوب چرچا ہو گیا
اور اُکھڑی جا رہی ہے اہلِ ایماں کی ہوا
کافروں اور مُلحدوں کا اے مرے ربِّ عُلا!
ایک اک مسلم جہاں کا تر نوالہ بن گیا
کر رہا ہے اے خدا! تیرا ذکی یہ اِلتجا
عالَمِ اِسلام کو طاغوتی حملوں سے بچا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

عرش کیا ہے، فرش پر بھی جلوہ فرما ہے خدا
بالیقیں موجود کوئی بھی نہیں اس کے سوا
جو صفت مخلوق میں ہے، پاک ہے اس سے خدا
اس کے سب ہیں وصف بھی اور کام بھی سب سے جدا

لائقِ سجدہ فقط ہے خالقِ ارض و سما
ذرہ ذرہ کر رہا ہے اس لیے اس کی ثنا

ربِّ عالم ہے ازل سے اور رہے گا تا ابد
کون جانے' کیا ہے اس کی ابتدا اور انتہا

پاک اس کی ذات ہے ہر ریب سے' ہر نقص سے
ہے مکاں سے اور جہت سے پاک ربِّ دوسرا

اس کی عظمت میں کمی بیشی کبھی ہوتی نہیں
جیسا تھا ویسا ہے' ویسا ہی رہے گا وہ سدا

رب تعالیٰ کے ہیں ذاتی سب کمالات و صفات
جبکہ ہر مخلوق کو سب کچھ اسی نے ہے دیا

کچھ بھی ہو سکتا نہیں رب کی مشیّت کے بغیر
ہے وہی مالک ہر اچھی اور بُری تقدیر کا

ہے خدائے پاک ہر شے سے غنی و بے نیاز
اور عاجزؔ ہم ہیں سب محتاجِ ربِّ مصطفےٰ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

ہے دعا تجھ سے ہماری' خالقِ ارض و سما
ہر مسلماں کو پیمبر (ﷺ) کی شریعت پر چلا

یا خدا! راہ طریقت پر بھی ہم سب کو چلا
از پئے سرکار (ﷺ) اپنی معرفت بھی کر عطا

"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"
یہ صفاتِ مصطفےٰ (ﷺ) یا رب! ہمیں بھی کر عطا

مانگتے ہیں سب گناہوں سے معافی یا خدا
اپنی رحمت سے ہمارے بخش دے جرم و خطا

رکھ سلامت دین و ایماں تُو ہمارے اے خدا
اور بوقتِ موت ہم کو جلوۂ آقا (ﷺ) دکھا

یا خدا! ہم عاصیوں کی تجھ سے ہے یہ بھی دعا
مصطفےٰ (ﷺ) کے نور سے قبریں ہماری جگمگا

کر رہے ہیں تجھ سے ہم یہ دست بستہ التجا
دنیا و عقبیٰ میں یا رب! سرخروئی کر عطا

وقتِ پیدائش کیا تھا سجدہ جو سرکار (ﷺ) نے
اس کے صدقے میں ہمیں نارِ جہنّم سے بچا

از پئے صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و بوترابؓ
بخش دے مُردہ دلوں کو بھی ہمارے تو جِلا

حُبِّ دنیا' مکرِ نفس اور حملۂ شیطان سے
اے مرے اللہ! ہم سب کو حفاظت کر عطا

عرض کرتے ہیں سبھی ہم تجھ سے بہرِ غوثِ پاکؒ
یا الٰہی! مرحمت فرما ہمیں اپنی وِلا

اے خدائے پاک! اپنی یاد کی توفیق دے
بالیقیں ہے یاد تیری قلبِ مومن کی غذا

یا خدا عاجزؔ پہ فرما یہ بھی الطاف و کرم
ہر گھڑی کرتا رہے تیری ہی توصیف و ثنا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

چاند تاروں کو ضیا تیری عطا ہے اے خدا!
کہکشاں' قوسِ قزح کو دی ہے زینت جانفزا

تابعِ فرماں رہو ہر دم رسولِ پاک (ﷺ) کے
ہے رضائے مصطفےٰ (ﷺ) خلّاقِ عالم کی رضا

جان و دل سے جو اطاعت میں نبی (ﷺ) کی آ گیا
صورتِ مہتاب دل میں ہو گئی اس کے جِلا

ذکر خالق کا کریں تو دل کو ملتا ہے سکُوں
یاد اس کی ہر شکستہ قلب کا ہے آسرا

بن ستونوں کے کھڑا ہے خیمۂ ہفت آسماں
دید کے قابل ہے یا رب تیری قدرت کاملہ

چل رہے ہیں اپنی اپنی راہ پر ماہ و نجوم
جس سے ظاہر ہے، چلاتا ہے انھیں ربِّ عُلا

بحر و دریا، کوہ و صحرا ہوں کہ باغ و راغ ہوں
اے خدا! ہر مظہر فطرت میں تُو ہے جلوہ زا

ایک دن دنیا و مافیہا فنا ہو جائیں گے
پر ازل سے تا ابد ہے اے خدا! تجھ کو بقا

پتّا پتّا باغِ عالم کا ترا وصّاف ہے
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے ترا مدحت سرا

علم تیرا ذرے ذرے کو جہاں کے ہے محیط
ہر کسی کے دل کے رازوں کو بھی تُو ہے جانتا

چاند تارے، لالہ و گل، عطر و خوشبو، روشنی
دے رہے ہیں اے خدا سب تیری قدرت کا پتا

التجا کرتے ہیں تیرے سامنے ہم عجز سے
یہ جو مصنوعی گرانی ہے، کر اس کا خاتمہ

کاش ہو جائیں مسلماں خُلق میں مثل رسول (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

دور کر دے سب مصائب ملکِ پاکستان کے
مانگتا ہے دست بستہ حافظِ عاصی دعا

حافظ محمد صادق (لاہور)

تو ازل سے ہے ابد تک اے خدائے دوسرا
ابتدا کوئی ہے تیری اور نہ کوئی انتہا

تیرا محتاجِ کرم ہے اے خدائے مہرباں!
حکمرانِ کج کُلہ ہے یا کوئی ادنیٰ گدا

اے خدا! تو نے اتارا ہے جو قرآنِ مُبیں
زندگی میں ہر قدم پر ہے ہمارا رہنما

تیری قدرت کا کرشمہ ہے ظہورِ صبح و شام
کیا دلآویز و حسیں تخلیق ہے بادِ صبا

رنگ و خوں نزدیک تیرے وجہِ فوقیّت نہیں
بلکہ فوقیّت کا باعث تو ہے زُہد و اتّقا

سرفگندہ تیرے آگے دشت و دریا و جبل
لرزہ بر اندام ہیبت سے تری ارض و سما

مشکلیں کافور ہو جاتی ہیں تو چاہے اگر
کیونکہ تیری ذات ہے سب سے بڑی مُشکل کُشا

تو جسے چاہے، اسے دیتا ہے چھپّر پھاڑ کر
باز رہتا ہے سدا تیرا درِ جُود و سخا

ماسوا کے سامنے پھیلاؤں کیوں دستِ سوال
تو زمانے میں ہے جب سب سے بڑا حاجت روا

بحر و بر، دشت و جبل، ارض و سما کو دیکھ لو
دیکھنی ہے تم کو گر شانِ خدائے دوسرا

ہر مسلماں کو بنا دے اے خدا! مثلِ نبی (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"
حافظِ احقر پہ تو کرتا ہے جب لطف و کرم
کیوں نہ پھر وہ بھی کرے ہر دم تری مدح و ثنا

حافظ محمد صادق (لاہور)

نور بے شبہ زمین و آسماں کا ہے خُدا
سب سے پہلے جس نے نورِ مصطفیٰ (ﷺ) پیدا کیا
جو اُلٹ پھیر آتا ہے ہم کو نظر دن رات کا
یہ بھی ہے دراصل انسانوں پہ لطفِ کبریا
جاری جدِّ مصطفیٰ (ﷺ) کی ایڑیوں سے جو ہُوا
آبِ زمزم سے نہیں بڑھ کر کوئی آبِ بقا
مصطفیٰ (ﷺ) نے "طَالِعَ لِیْ" کا جو فقرہ کہ دیا
عاصیوں کا بن گیا آمُرزگار ان کا خدا
انبیاءؑ تک میں نہیں کوئی حقیقت جانتا
ابتدا کیا خالقِ عالم کی ہے کیا انتہا
حق ثنائے رب کا کر سکتا نہیں کوئی ادا
ہے ورائے فہمِ جن و اِنس شانِ کبریا
یوں لگا، جیسے مجھے آقا و مولا (ﷺ) نے کہا
اِس لیے میں نے کیا ہے حمدِ رب کا حوصلہ
ہے زمینِ شعر و اِنشا و ادب کی طُرفگی
مزرعِ نعتِ نبی (ﷺ) میں نخلِ تحمید و ثنا
خود سے تو ان میں سے کوئی شے نہیں پیدا ہوئی
یہ زمیں مسطُوح اور یہ آسماں تاروں بھرا

کس کی ہیں تخلیق یہ سارے؟ فقط اللہ کی
بحر و بر، شمس و قمر، اِنس و مَلک، ارض و سما
آب و خاک و باد و آتش، سب کا ہے تخلیق کار
اک تناسُب، اک توازُن ان کو دیتا ہے خدا
اَلرَّشید و اَللَّطیف و اَلشَّکور و اَلرَّؤف
الجلیل، الکافی، الحق ہے جہانوں کا خُدا
الجمیل و البدیع و البصیر و السّمیع
ناصِر و ستّار و غفّار و صَمَد ہے کبریا
سامنے جو اہلِ ایماں کے ہے قرآنِ مبیں
ہے یہ دستور العمل خلاقِ عالم کی عطا
یوں تو دنیا میں کسی کو وہ نظر آتا نہیں
مالک و مولا کی جلوہ گستری ہے ہر جگہ
میرے آقا (ﷺ) نے بتایا ہے کہ صرف اللہ ہے
خالقِ ہر نوعِ خلق و مالکِ روزِ جزا
خالقِ عالم کی معبودیّت، اپنی عبدیت
جب حقیقت ہے تو پھر کیا اِدّعائے اِتّقا
ہم جو احکامِ الٰہی پر نہیں کرتے عمل
یہ رویّہ اپنا، دوزخ میں ہمیں لے جائے گا
ربِّ عالم کا جو ہے محبوب، وہ لاریب ہے
"خوش خصال و خوش جمال و خوش لقا و خوش ادا"
خائب و خاسر ہوں دشمن دین کے، مولا! سبھی
عرض کرتے ہیں یہی محمود کے دستِ دعا

راجا رشید محمود

☆☆☆☆☆

نعت شریف

دیدنی ہے مرتبہ اللہ کے محبوب (ﷺ) کا
آپ کا چاہا ہُوا' اللہ کا چاہا ہُوا

ان (ﷺ) کی رحمت کا سہارا مل گیا' اچھا ہُوا
ورنہ ہم تھے بینوا و بینوا و بینوا

اپنی فطرت کا تقاضا ہے سدا دلدادگی
اور وہ ہیں دلربا و دلربا و دلربا

آج بھی اُن کی ہدایت جاری و ساری تو ہے
اولیاء ہیں حق نما و حق نما و حق نما

اُن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے عُشّاق ہیں
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

اُن (ﷺ) کی رحمت سے نہیں خالی' کوئی لمحہ بھی ہو
حال و ماضی ہوں کہ مستقبل' وہی ہیں رہنما

باعثِ تخلیقِ ہر عالم انھی کی ذات ہے
ابتدا اُن کے لیے' اُن کے لیے ہے انتہا

آؤ اُن کے در پہ جا کر سجدہ نظروں سے کریں
وہ سراپا مہر و الفت' ہم سراپا التجا

ایک جلوے میں ہزاروں جلوے رزمیؔ مل گئے
دیکھنا پھر دیکھنا' سہ بارہ اُن کو دیکھنا

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

کائناتِ رنگ و بُو میں کون اُن (ﷺ) سا ہو سکا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

خالقِ کون و مکاں ہے بھیجتا اُن پر دُرود!
ہے فرشتوں کی زباں پر بھی سدا "صَلِّ عَلٰی"

یہ دیانت' یہ امانت' وحیِ رب میں احتیاط
آپ (ﷺ) نے لکھوایا وُہ بھی "قُل" جو رب نے ہے کہا

آپ (ﷺ) کا حقِ دُعا محفوظ اُمّت کے لیے
جو محمد مصطفےٰ (ﷺ) کس نے کرم ایسا کیا

جب گئے ادریسؑ جنّت دیکھنے واپس نہ آئے
در شبِ معراج واپس آئے لیکن مصطفےٰ (ﷺ)

آپ (ﷺ) رہ جاتے وہیں' اُمّت کا لیکن تھا خیال
رحمۃ للعالمیں (ﷺ) نے ارضِ طیبہ کو چُنا!

دُشمنانِ دیں بھی کہتے آپ (ﷺ) کو صادق' امین
آپ (ﷺ) کے اَخلاق کا قائل عدوئے جاں ہُوا

رحمۃٌ لِلعالمیں (ﷺ) ہیں آپ (ﷺ) اس میں شک نہیں
بالیقیں سایہ فگن سب پر ہے رحمت کی ردا

پھولؔ کو آلامِ محشر سے بچا لیں گے حضور (ﷺ)
اُن کے قدموں سے لپٹ جائے گا جب یہ بے نوا

تنویر پھولؔ

اے خدا! ہر اک دِماغ و قلب کو کر دے عطا
آفتابِ آسمانِ دین و دُنیا کی ضیا

سَیّدِ سادات (ﷺ) کو تو دشمنوں نے بھی کہا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

راہ سے بھٹکا ہُوا جو اُن کے در پر آ گیا
کر دیا سرکار (ﷺ) نے اُس کو بھی منزل آشنا

شکر ہے رب کا کہ ہوں میں اُن کا ادنیٰ سا گدا
جو شہنشاہِ دو عالم اور ہیں محبوبِ خدا

اُسوۂ سرکار (ﷺ) بے شک ہے صراطِ مستقیم
اُن کا اُسوہ جس نے اپنایا، وہ جنت میں گیا

اِس پہ سارے کے ہیں سارے عالمِ دیں متفق
پیروِ سُنّت جو ہو گا، خُلد میں وہ جائے گا

میرا ایماں ہے، اُسے معراج حاصل ہو گئی
جس کو بھی اُن کی غلامی کا شرف حاصل ہوا

جو مجھے بخشے تھے دنیا نے وفاؤں کے عوض
جا کے اُن کے روضے پر ہر زخمِ دل بھرنے لگا

میری ساری زندگی کا ہیں وہی حاصل ذکی!
جو ہیں بیتے طیبہ میں دن رات اور صبح و مسا

رفیع الدین ذکی قریشی

کب کیا تخلیق رب نے ماسوائے مصطفےٰ (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

ہر زمانہ سرورِ کونین (ﷺ) کو ہے مانتا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

خوب ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کی حدیثِ جاں فزا
اُن کا روضہ دیکھنا بھی باعثِ بخشش ہُوا

میرے اُس رونے سے ہر اک داغِ دل دُھلتا رہا
روضۂ سرکار (ﷺ) پر جا کر جو میں رویا کیا

غیر ممکن ہے کہ ہو تعریف اُن کی، وہ جو تھے
خوش جمال و باکمال و لاجواب و باحیا

انبیاءؑ بھی کر نہ پائیں گے کسی کی جب مدد
تب سبھی کو شافعِ محشر (ﷺ) کا ہو گا آسرا

مرحمت اُس کو ہُوا فی الفور عصیاں کا علاج
جو گُنہ کر کے درِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) پر آ گیا

جو اِسے اپنائے گا، جنت میں جائے گا ضرور
جادۂ خیر البشر (ﷺ) ہی تو ہے رستہ خُلد کا

ہو قبولیت کا یا رب! اس کو بھی حاصل شرف
لطف کے پیرائے میں جو کچھ ذکی نے ہے لکھا

رفیع الدین ذکی قریشی

مصطفےٰ (ﷺ) ہیں مظہرِ ذات و صفاتِ کبریا
اور وہی ہیں سیّد و سردارِ مخلوقِ خدا

کوئی جانے گا بھلا کیا ہے مقامِ مصطفےٰ (ﷺ)
جب مقام ان کا ہے عقل و فکر سے بھی ماورا

دامنِ سرکار (ﷺ) سے جو شخص وابستہ ہُوا
یہ جہاں کیا چیز ہے، اللہ اس کا ہو گیا

جو ادب کرتے نہیں دل سے رسول اللہ (ﷺ) کا
بالیقیں نارِ جہنم میں جلیں گے وہ سدا

کوئی آیا ہے، نہ آئے گا بمثلِ مصطفےٰ (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) کے یوں سبھی محتاج ہیں
کوئی رحمت کے بغیر اک پل بھی جی سکتا ہے کیا

شہرِ طیبہ لے چلو، جس کا مرض ہو لاعلاج
ہر مرض کے واسطے بے شک ہے وہ دارُ الشّفا

رب تعالیٰ کے خزانوں کے ہیں مالک مصطفیٰ (ﷺ)
جس نے جو کچھ ان سے مانگا، وہ عطا فرما دیا
مل گئی ایمان کی اس کو حلاوت بالیقیں
سُنّتِ خیرُ البشر (ﷺ) پر جو مسلماں بھی چلا
سایہ افگن ہو گی اس پر رحمتِ پروردگار
ان پہ بھیجے گا درودِ پاک جو صبح و مسا
اور جتنے بھی ہیں رستے، ہیں سبھی گمراہ کن
ہادیٔ کونین (ﷺ) کا لیکن ہے سیدھا راستہ
یا الٰہ العالمیں! یہ التجا عاؔجز کی ہے
روضۂ خیر الوریٰ (ﷺ) بارِ دگر اس کو دیکھا
محمد ابراہیم عاؔجز قادری (لاہور)

سرورِ دیں (ﷺ) کو بنایا رب نے ایسا خوش عطا
جو بھی حاجت مند ان کے در پہ آیا، خوش گیا
جس نے کثرت سے درودِ پاک بھیجا آپ پر
رب تعالیٰ اُس غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) پر خوش ہُوا
رب نے جنت میں کیے پیدا نبیؐ ہی کے طفیل
مومنوں کے واسطے کیا کیا ثمر خوش ذائقہ
کانوں میں رس گھولتی ہے گفتگو سرکار (ﷺ) کی
ان کے مولا نے انھیں ایسا بنایا خوش نوا
شاہِ عالم (ﷺ) کو سنوارا ہے خدا نے اِس طرح
دشمنوں کو بھی نظر آتے رہے وہ خوش لقا
ہر گھڑی رہتا ہے جن کا در کھُلا سب کے لیے
کیا کوئی مخلوق میں ان سے ہے بڑھ کر خوش عطا

آ رہی ہے چوم کر جو روضۂ سرکار (ﷺ) کو
بالیقیں ہے سب ہواؤں سے وہی اچھی ہَوا
بالیقیں اس پر ہوا راضی خدائے بے نیاز
اس کے جس بندے نے بھی اس کے نبی (ﷺ) کو خوش کیا
جنتیں ساری کی ساری جس پہ ہوتی ہیں نثار
وہ ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کی دلنشیں و خوش فضا
جو غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) بن کر گزارے زندگی
بے گماں روزِ قیامت پائے گا اچھی جزا
دیکھتے ہی جس کو، آنکھوں کو طراوت ہو نصیب
روضۂ سرکار (ﷺ) کچھ ایسا ہے سبز و خوش نما
بالیقیں عاؔجز سبھی ہیں وصف یہ سرکار (ﷺ) کے
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"
محمد ابراہیم عاؔجز قادری

اے زہے تقدیر کہ جو ساتھ دے طبع رسا
حمد و نعت و منقبت لکھوں بصد عجز و وفا
غمزدوں کو فکرِ غم بھی ہو گی دامن گیر کیا
درد مندوں کے ہیں چارہ ساز ختم الانبیاء (ﷺ)
آسمانوں پر ستارے ہیں درخشاں اِک طرف
دوسری جانب زمیں پر ہے صحابہؓ کی ضیا
مخزنِ لطف و کرم، گہوارۂ کیف و سکوں
حمدِ خلّاقِ دو عالم، نعتِ محبوبِ خدا (ﷺ)
ایک دُھن ہے، اِک لگن ہے، اِس لگن میں ہوں مگن
میں ہوں، فکرِ نعت ہے شام و سحر، صبح و مَسا

اُن کی رحمت کا سوالی ہے مرا حالِ زبوں
اُن کی شفقت کی نظر میری طلب میری دُعا

تنگدستی کی وہاں پرچھائیں بھی پڑتی نہیں
جس جگہ ہوتا رہے ذکرِ عطائے مصطفےٰ (ﷺ)

دلنشین و کیف آور موسمِ شہرِ نبی (ﷺ)
جاں نواز و روح پرور طیبہ کی آب و ہوا

ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں، کچھ نظر آتا نہیں
مرحمت ہو روشنی کی بھیک اے مہرِ حرا!

میرے دل کو گمرہی کا اب کوئی کھٹکا نہیں
رہبرِ دارین ہیں خیر الوریٰ (ﷺ) کے نقشِ پا

بچھ رہی ہے پاؤں کے نیچے قمر کی چاندنی
ہو نہ ہو، ماہِ مدینہ (ﷺ) کا دوارا آ گیا

مہر و مہ ہیں آپ کی توصیف میں رطبُ اللّساں
لالہ و گُل بھی سراپا آپ کے مدحت سرا

روشنائی سے تو لکھی ہیں بہت نعتیں مگر
آرزو ہے خونِ دل سے بھی لکھوں اُن کی ثنا

روحِ اطمینانِ ہستی خالقِ احمد (ﷺ) کی حمد
وجہِ تسکینِ دل و جاں مدحِ ممدوحِ خدا (ﷺ)

کوئی بھی نازشؔ نہیں اُن کی طرح کونین میں
''خوش خصال و خوش مقال و خوش لقاء و خوش ادا''

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

سب سے اعلیٰ سب سے بالا ہیں محمد مصطفیٰ (ﷺ)
ہے خدائے لم یزل کے بعد انھی کا مرتبہ

مظہرِ ذات و صفاتِ حق تعالیٰ آپ ہیں
آپ کی اک اک ادا سے رُونما شانِ خدا

کس کی انگلی کے اشارے سے ہُوا دو نیم ماہ
کس کی قدرت تھی کہ خُورِ ڈوبا ہوا واپس ہُوا

ہاں! وہی مطلوبِ حق، خلقِ خدا کے رہنما
جن کے ہاتھوں کو خدائے پاک نے اپنا کہا

بارھویں تاریخ تھی اور پیر کا دن نور بار
صبحِ صادق تھی کہ جب پیدا ہوئے شمس الضحیٰ (ﷺ)

آ گئے اللہ کی جانب سے دنیا میں نبی (ﷺ)
جن کے نورِ پاک سے پیدا ہوئے ارض و سما

آپ احمد اور محمد (ﷺ)، حامد و محمود ہیں
آپ ہیں محبوبِ داور اور امام الانبیاء

کیا بیاں ہوں سیّدِ والا (ﷺ) کے اوصافِ جمیل
حسنِ صورت، حسنِ سیرت میں ہیں سب سے ماورا

شاہکارِ حسنِ تخلیقِ اُلوہیّت ہیں آپ
''خوش خصال و خوش جمال و خوش لقا و خوش ادا''

خوش نوال و خوش مآل و خوش بیان و خوشنوا
''خوش خصال و خوش جمال و خوش لقا و خوش ادا''

رحمتٌ للعالمیں ہیں بالیقیں میرے حضور (ﷺ)
سب کے افسر، سب سے برتر، نائبِ ربُّ العلا

آپ سے جو دور ہے، اللہ اس سے دور ہے
وہ ہُوا محبوب رب کا، ہو گیا جو آپ کا

بندہ بے زر، دور تر طیبہ سے ہے اور نزدیک موت
کاش اُڑا لے جائے نوری کو مدینے کی ہَوا

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)

جو دیا سرکار (ﷺ) نے، سمجھو اسے حق کی عطا
ہے وہی حق نے کہا، جو سرورِ حق (ﷺ) نے کہا

آپ (ﷺ) کی تخییل پر قربان ہوں دونوں جہاں
جو بھی سوچا آپ (ﷺ) نے دنیا میں، ویسا ہو گیا

خود بنایا خالقِ کُل نے جہاں میں آپ (ﷺ) کو
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

جب پڑھیں صلِ علیٰ، طوفاں میں بیڑا پار ہو
ہر مصیبت میں درودِ پاک ٹھہرے آسرا

ہو لبوں پر سرورِ عالم (ﷺ) کا اسمِ پاک جب
خود بخود ٹلتی ہے دنیا میں مری ہر اک بلا

کوئی سمجھوتا نہیں ہوتا جہاں میں فسق سے
یہ سبق دیتی ہے عُشّاقِ نبی (ﷺ) کو کربلا

مانگتا ہوں جب نبی (ﷺ) کے واسطے سے اے ریاضؔ
بارگاہِ حق میں جاتی ہے مری ہر اک دعا

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

آپ (ﷺ) نے آ کر کیا انسان کو حق آشنا
ورنہ وہ تو سیکڑوں اصنام کو تھا پوجتا

آپ (ﷺ) محبوبِ خدا ہیں، آپ شہکارِ خدا
پا نہیں سکتا کوئی بھی آپ جیسا مرتبہ

سب دلِدر امتِ بیضا کے ہو جائیں گے دور
رہنما کر لے اگر وہ شاہِ دیں (ﷺ) کا نقشِ پا

یہ غلط ہے، دہر میں اسلام پھیلا تیغ سے
وہ تو پھیلا ہے باخلاقِ حسینِ مصطفیٰ (ﷺ)

آپ (ﷺ) کا قول و عمل تفسیرِ قرآن کیوں نہ ہو
آپ (ﷺ) کو کہتے ہیں قرآں چلتا پھرتا بولتا

بھوکے ننگوں مفلسوں کے آپ (ﷺ) ہی تھے پُشتیباں
آپ (ﷺ) نے ہی کس مپُرسوں کو دیا تھا آسرا

جان و دل سے جو مطیعِ سرورِ کونین (ﷺ) ہو
حق تعالیٰ بھیجتا ہے اس پہ رحمت کی گھٹا

آپ (ﷺ) پہنچے عرشِ اعظم پر خدا کے روبرو
پر نہ جبریلِ امیں سدرہ سے آگے جا سکا

رحمتِ ربِّ جہاں ہے مجھ پہ حافظؔ روز و شب
جب سے لکھتا ہوں رسولِ پاک (ﷺ) کی مدح و ثنا

حافظ محمد صادق

دید کے قابل ہے منظر روضۂ سرکار (ﷺ) کا
گونجتا ہر دم جہاں ہے نغمۂ صَلِّ عَلیٰ

آپ (ﷺ) ہر سائل کو حاجت سے بھی دیتے ہیں سوا
دہر میں ضرب المثل ہے آپ (ﷺ) کی جود و سخا

کشتئ انسانیت گرداب سے آئی نکل
رحمۃ للعالمین (ﷺ) اس کے بنے جب ناخدا

آپ (ﷺ) کی ذاتِ گرامی خوبیوں کی کان ہے
آپ (ﷺ) کا کردار ہے بے داغ مثلِ آئنہ

مدتوں تخلیقِ آدم سے بھی پہلے بالیقیں
شش جہت میں آپ (ﷺ) کا نورِ حسیں موجود تھا

سرورِ دیں (ﷺ) کی پذیرائی کی خاطر بے گماں
بزمِ امکاں کو کیا اللہ نے آراستہ

آپ (ﷺ) کی رحمت سے صبح و شام میں ہے دل کشی
آپ (ﷺ) کی برکت سے ہیں مسحورِ کُن ارض و سما

پورے آداب و تقدّس سے ہیں دیتے حاضری
آپ (ﷺ) کے دربار میں دنیا کے سب شاہ و گدا

اس کے حسن و دل کشی میں کھو کے رہ جاتے ہیں سب
اس قدر جاذب نظر ہے شہرِ طیبہ کی فضا

ظلمتِ کفر و ضلالت چھٹ گئی اک آن میں
جب عرب کے چاند (ﷺ) نے کی دہر میں اپنی ضیا

آپ (ﷺ) سا چشمِ فلک نے کوئی بھی دیکھا نہیں
''خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا''

تابعِ فرماں رہو حافظ رسولِ پاک (ﷺ) کے
ہے وفائے مصطفیٰ (ﷺ) ہی ربِّ عالم کی رضا

حافظ محمد صادق

بہترینِ دو جہاں ہے جن کی ذاتِ با صفا
ان کی مدحت کیا کریں ہم بے صدا و بے نوا

التجائے دیدِ حق اور ''لَنْ تَرَانِیْ'' کی صدا
عرش پر دیدارِ حق کوئی کرے بے التجا

عالمِ ظلمت میں ہیں وہ روشنی ہی روشنی
دیکھیے پڑھ کر ذرا قرآں میں سورہ والضحیٰ

مُونس و غم خوار ہیں وہ، رحمتِ کونین ہیں
واقفِ حالات ہیں، سب جانتے ہیں ماجرا

یا شفیع المذنبیں، یا رحمۃ للعٰلمیں!
آپ ہیں، بس آپ ہیں، بس آپ میرا آسرا

چارۂ بے چارگاں، اُمّیدگاہِ عاصیاں
ہو نظر رحمت کی تو مٹ جائیں سب رنج و بلا

ہے عدو کے واسطے بھی دامنِ رحمت دراز
ورنہ حق میں دشمنوں کے کون کرتا ہے دُعا

خلق میں اور بات میں ہے ذات ان کی بے گماں
''خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا''

اے عقیلِ ناتواں کہتے ہیں سچ حضرت رضا
عبدِ مولا وہ ہے جو کہلائے عبدِ مصطفیٰ (ﷺ)

عقیل اختر (لاہور)

ذکر بے شبہہ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) کا
ہے دل آویز و دل افروز و دلآرا، دل رُبا

ہر بُنِ مُو جب درودِ پاک کا عامل ہُوا
میں نے اپنے گرد پایا ایک ہالہ نور کا

حلق سے میرے برآمد ہو گا خوش کُن قہقہہ
کھاؤں گا نزدِ بقیعِ پاک جب تیرِ قضا

یوں دیا سرور (ﷺ) کو رب نے اپنے گھر کا راستہ
کر دیے ان کے لیے در گنبدِ بے در کے وا

میں نے پایا ہے اسے اک ایک پل مَرتا ہُوا
زہرِ ہجرِ شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) جس نے پیا

حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کی کوششوں میں جو ہُوا
ہے عقیدت آشنا، الفت نشاں ہر واقعہ

غائبانہ گفتگو میں جلوہ زائی سے جواب
روبروئی میں خدا کا تھا وفورِ اعتنا

ایک تھی وادی کی حرمت، ایک حرمت عرش کی
"فَاخْلَعْ نَعْلَیْک" اور ہے اور "اُدْنُ مِنِّی" ہے جُدا

سر پہ بیٹھے یا نہ بیٹھے، دید ہی کچھ کم نہیں
ہر کبوتر شہرِ آقا (ﷺ) کا ہے صد رشکِ ہُما

دل گرفتہ ہو تو پاؤ گے نبی (ﷺ) کی یاد کو
دلنواز و دل نشین و دلپذیر و دل کُشا

وردِ اسمِ سرورِ کُل (ﷺ) سے اُڑنچھو ہو گئے
سب مصائب، سب غم و اندوہ و رنج و ابتلا

نعت گُستر کی مدد کرتے ہوئے دیکھے گئے
حسنِ فن، حسنِ نظر، حسنِ بیاں، حسنِ ادا

جو گھڑی گزری مدیحِ غیرِ آقا (ﷺ) میں تری
حشر کے دن ٹھہرے گی وہ ناسزا و ناروا

خیر ہو درکار تو سرکار (ﷺ) کے در کو چلو
ہیں وہ خیر الانبیاء، خیر البشر، خیر الوریٰ (ﷺ)

وہ ہے خوش اسلوب جس شاعر نے آقا (ﷺ) کو کہا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

میں بھی ہوں محمود خوش قسمت کہ کہتا ہوں انھیں
خوش بیاں، خوش خُلق، خوش اطوار محبوبِ خدا (ﷺ)

راجا رشید محمود

کون ہے؟ اور کون ہو گا؟ کون آقا (ﷺ) سا ہُوا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

رب کی صناعی کا مظہر ہے وجودِ مُصطفےٰ (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

فتحِ مکّہ نے کیا ثابت، وہ (ﷺ) ہیں کہف الوریٰ
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

دشمنوں کو بھی نہیں انکار تھا، سرکار (ﷺ) ہیں
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

ہیں فقط انسانِ کامل، رحمۃٌ للعالمیں
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

آسماں پر خاکِ پا ہے، صاحبِ معراج (ﷺ) ہیں
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

"رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ" کہتے ہُوئے پیدا ہوئے
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

اَنْتَ سَیِّدْ، اَنْتَ مولیٰ، اَنت مُرسَل لامثال
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

التجا ہے پھول پر چشمِ کرم ہو، آپ (ﷺ) ہیں
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

تنویر پھول

کیہ ترا جانا اے مُلّا، ترلا من لے باس دا
اُچ سنگھا تے سوادی ہووے منظر خاب دا
پڑھدے ہوون حور و غلماں انج دا مصرع نعت دا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

کر رہیا واں رات دن ذکر آقا پاک (ﷺ) دا
یا خدا ہُن مشکلاں دی اوڑ دا اوڑک لیا!
لُوں لُوں میرا کہ رہیا اے ہادیِ خیر الوریٰ (ﷺ)
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

بخشواون نوں خدا توں ہے مقدس آسرا
ملک آبی جن بشر نوں نور ہے ربی عطا
اکھ دی دکھ پکھ چکھ کے ہر شے چوں ہے او انج بولدا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

رات نوں چن قطب تارے نام جپدے جیس دا
دے دھراس اپنے سبھا نوں، سن تُویں آ سور جا!
ذہن میرے نوں ہے مڑ کھڑ آکھدی نیلی فضا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

گھم گھماں ہوونا میدان جد وی حشر دا
تخت تے بہ کے تے بہا کے کھول سارے انبیاءؑ
اس طراں محبوب (ﷺ) دی تعریف کرنی اے خدا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

آس دا ہے قافلہ در قافلہ
شوق دی ڈوری دی کھچ توں گھٹ رہیا اے فاصلہ
باوؔیا! انج جاپدا اے، کہ رہی بانگِ درا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

جو زمیں تے وچ فلک ہے بہت ہی چوکھی خلا
اُچ پہاڑاں دے نظارے وادیاں ہن خوشنما
وگدا پانی کُوکدا، ندیا توں سن لے باوؔیا!
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

سائیں بشیر باوؔا (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۸۳واں
(ساتویں سال کا بارھواں) ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ
۶ دسمبر ۲۰۰۸ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

صاحبِ صدارت: علّامہ شہزاد مجدّدی
مہمانِ خصوصی: صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور شریف)
مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)
قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری (امیرِ تبلیغ اسلامی)
نعت خواں: محمد ارشد قادری
ناظم: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

شاعر:
راسخ عرفانی

☆☆☆☆☆

۲۰۰۸ء کا آخری ماہانہ مشاعرہ
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
راسخ عرفانی ۔ ۳۱

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے
جِلَو میں انجمِ تاباں بصد تپاک چلے
جنابِ شافعِ محشر (ﷺ) کی آمد آمد ہے
فلک کو لاکھوں سجانے مہ و سماک چلے
ہَوا کے دوش پہ ان کو پہنچ رہے ہیں سلام
خدا کرے کہ قیامت تلک یہ ڈاک چلے
اُنھی کے فیض سے غازی جدالِ ہستی میں
عُدو پہ تیغِ جری کی بٹھا کے دھاک چلے
کس انکسار سے طیبہ کی دید کے طالب
جبیں پہ مَل کے دیارِ حرم کی خاک چلے
رہِ سفر کے مصائب کی بھی خبر نہ ہوئی
ہم ایسے جانبِ طیبہ بہ انہماک چلے
جدھر جدھر سے بھی گزرے شہِ رُسل (ﷺ) راسخ
بنا کے جادۂ عالم کو تابناک چلے

راسخ عرفانی

حمدِ ربِّ جلیل جل شانہٗ

جو صحنِ جاں میں ہوائے حریمِ پاک چلے
رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مُشتِ خاک چلے

فرشتے رحمتیں لے کر تری اترتے ہیں
نوازشات کی یونہی جہاں میں ڈاک چلے

مرے خدا! مجھے اپنی پناہ میں رکھنا
ترے جلال کی آندھی جو ہولناک چلے

کریم! تیرے کرم کا مجھے سہارا ہے
یہ نفس جب بھی چلے، چال خوفناک چلے

شفیعِ حشر (ﷺ) کے جلوؤں کو دیکھنے کے لیے
مسافرانِ لحد ہو کے گھر سے پاک چلے

ترے جلال کا تھا عکس ان کے لہجے میں
ترے شہید بٹھا کر جہاں پہ دھاک چلے

خدا کی رحمتیں بھی ہم رکاب تھیں شہزادؔ
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

شہزاد مجددی (لاہور)

وہی ہے خالق کون و مکاں، کرو سجدے
اُسی نے خلق کیا آدمی کو نطفے سے

بنائے شمس و قمر، جگمگائے ہیں تارے
چمن سجائے، اُسی نے کھلائے گل بوٹے

براق و رفرف و جبریل بھیجے خالق نے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

بنایا اُس نے ہی محبوب (ﷺ) کو سراجِ منیر
اُسی نے سب کی ہدایت کو انبیاء بھیجے

سب اُس کے بندے ہیں، سب کا وہی تو ہے داتا
زمانے بھر کو وہ دیتا سدا ہے بے مانگے

شریک ذات میں اُس کی، نہ کر کسی کو تُو
صفات میں بھی وہ یکتا ہے، نام ہیں خاصے

پیام اُس کا ہے "اِقْرَأ" وہ علم دیتا ہے
قلم بھی اُس کی عطا، بے شمار ہیں تحفے

اُسی کا شُکر ہے لازم، شکور نام اُس کا
وہی صبور و غفور، اُس کے ہیں سبھی بندے

کلام اُس کا ہے قرآں، حرف حرف اُس کا
اسی میں پھولؔ، ہدایت کے دائمی چشمے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

خدا کا ہے وہی بندہ، اُسے جو یاد کرے
کسی بھی حال میں وہ ہو، اسی کا نام جپے

نزولِ رحمتِ باری اُسی پہ ہوتا ہے
جو اُس کے پیارے نبی (ﷺ) پہ سدا درود پڑھے

اُسی کا نور فروزاں ہے سب جہانوں میں
جگہ جگہ نظر آتے ہیں اس کے ہی جلوے

خدا کا شکر ادا کر ہر ایک حالت میں
اگرچہ سر پہ ترے کوہِ غم بھی ٹوٹ پڑے

کتابِ حق میں ہے، دو جنتیں ملیں گی انھیں
خدا کے خوف و غضب سے جو ڈرتے ہیں بندے

وجودِ رب دو عالم کے منکرو! سن لو
وہ ہر جگہ ہے مگر دیکھ تم نہیں سکتے
بپے حضور، الٰہی! ہو مجھ پہ یہ بھی کرم
یہ زندگی مری تیری رضا ہی میں گزرے
ہوں کوہ و دشت و سمندر کہ مہر و ماہ و نجوم
خدائے ارض و سما کے ہیں یہ نشاں سارے
خدا کبھی نہیں بخشے گا اس کو اے عاجزؔ!
کسی بھی شے کو جو اُس کا شریک ٹھہرائے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

خدا کے حکم پہ انساں کو چاہیے کہ چلے
قدم قدم پہ زمانے میں تاکہ پھُولے پھلے
خدا کے حکم سے مہر و قمر کا دیپ جلے
اسی کے فیض سے باغوں میں پھول پھل ہیں کھلے
خدا کے سامنے جھکتے ہیں جنّ و اِنس و مَلک
ہر ایک صاحبِ دانش اسی پہ ناز کرے
نوازشاتِ خدا کا شمار کوئی نہیں
ہمیشہ اس کے خزانوں کے منہ ہیں رہتے کھُلے
مجال کس کی ہے، دم مارے سامنے اس کے
تمام سرکش و باغی ہیں اس سے سہمے ہوئے
جلال اس کا ہویدا محیط و کوہ سے ہے
جمال اس کا مہ و مہر و کہکشاں ہیں لیے
وجودِ رب کا ہے مظہر جہاں کا ہر ذرہ
اگرچہ اس کی حقیقت کسی پہ کھُل نہ سکے

کبھی نہ رحمتِ حق سے کوئی بھی ہو مایوس
تمام خلقِ خدا ہے خدا کے سائے تلے
سفر خلاؤں کا انساں کو ہو گیا آساں
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسول پاک (ﷺ) چلے"
بشر کی کرتی ہے ساری ضرورتیں پوری
کتابِ رب پہ بشر فخر و ناز کیوں نہ کرے
بنے ہیں دشمنِ جانی یہُود اور ہنُود
مرے وطن پہ کوئی آنچ آئے رب نہ کرے
کرم ہے دونوں کا حافظؔ پہ روز و شب جاری
نبی (ﷺ) کی نعت، خدا کی وہ حمد کیوں نہ لکھے

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

یہ سبزہ زار، یہ بُوٹے، یہ پھول، یہ خوشے
کرم یہ سارے ہیں انساں پہ ربُّ العزّت کے
ہمارے واسطے پیدا رؤف رب نے کیے
یہ کوہسار، یہ باغ اور راغ، یہ چشمے
سحابِ لطفِ خدا پر تو کوئی غور کرے
ہوائیں پھرتی ہیں پانی کو کیوں اُٹھائے ہوئے
ہر ایک شے جو وہ دیتا ہے سب کو بِن مانگے
خمیدہ سر نہ درِ رب پہ کیوں زمانہ رہے
جو اِنس و وحش و نباتات ہیں سارے
ہر اک شے کے بنائے غفور نے جوڑے
ہزار دانش و حکمت جہان کی سوچے
ورا ہے عظمتِ خالق عقُولِ انساں سے

شعورِ آگہی ربِّ جہاں جسے بخشے
وہی مظاہرِ فطرت کی بات کو سمجھے

تلاشِ حق میں بہت راستے جہاں نے لیے
مگر خدا جسے چاہے، اُسے مراد ملے

تعلّقات ہیں ربّ و رسول (ﷺ) میں گہرے
وہ اِن کو چاہتا ہے اور یہ چاہتے ہیں اسے

مُزکّیٔ سرورِ عالم حبیب (ﷺ) کو اپنے
خدا نے بھیجا ہے بندوں کے تزکیے کے لیے

تھے حکمِ رب سے دو رویہ ملائکہ کے پرے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

کھلا ہے راز یہ معراج کے حوالے سے
وہ جس پہ چاہے، حقیقت کے سارے در کھولے

جو اپنے نفس میں محمودؔ تو ذرا جھانکے
تو اپنے آپ میں رب کی نشانیاں پائے

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعتِ رسولِ جمیل (صلی اللہ علیہ وسلم)

"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
ملائکہ بھی جِلَو میں بہ صد تپاک چلے

نجوم و شمس و قمر کو بھی اُن پہ رشک آیا
مَلے ہوئے جو بدن پر حجازی خاک چلے

وہاں نشان بھی غُربت کا رہ نہیں سکتا
جہاں پہ ذکرِ عطائے رسولِ پاک (ﷺ) چلے

غلامیٔ شہِ کونین (ﷺ) کی عنایت سے
صحابہؓ سارے جہاں پر بٹھا کے دھاک چلے

فضائیں نور سے لبریز ہو گئیں نازشؔ
فرشتے جب بھی درودوں کی لے کے ڈاک چلے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

خلا کا سینہ بہر گام کر کے چاک چلے
خدائے پاک سے ملنے رسولِ پاک (ﷺ) چلے

ہمارے آگے اُجالے بہ صد تپاک چلے
لگا کے آنکھوں میں شہرِ نبی (ﷺ) کی خاک چلے

حُنین و بدْر کے منظر ہمیں بتاتے ہیں
بٹھا کے دشمنِ دیں پر وہ اپنی دھاک چلے

کرم ہے مہرِ رسالت کا مجھ سے ذرے پر
خدا کرے کہ اسی طرح دل کی ڈاک چلے

میں اپنے آپ کو پاتا ہوں اُن کے قدموں میں
خوشا کہ تا بہ قیامت یہ انہماک چلے

صدائے "صَلِّ عَلیٰ الْمُصْطَفٰی" نے مجھ سے کہا
خدا کرے کہ سدا قلب کا کلاک چلے
بجا، خدا کی خدائی میں اشتراک نہیں
مگر درود رسانی میں اشتراک چلے
یہاں تو ذرے بہم اتفاق رکھتے ہیں
کوئی مدینے میں کیوں راہِ انفکاک چلے
کہیں ستارے، کہیں مہر و ماہ ابھرے ہیں
جہاں جہاں بھی وہ رکھ کر قدومِ پاک چلے
ہر ایک چیز کا مخصوص رزق ہوتا ہے
درودِ پاک مری سانس کی خوراک چلے
ہمارے فکر و سخن تابناک ہیں رزمیؔ
کہ ان میں شام و سحر ذکر تابناک چلے

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

خدا کے حکم سے جبریلؑ پرتپاک چلے
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
سفر نبی (ﷺ) کا، کرشمہ قدیر و قادر کا
خرد کو چاہیے ہمراہِ انہماک چلے
رسا شعورِ ابوبکرؓ، نارسا بوجہل
فتورِ عقل کا افعی تھا، آگے خاک چلے
جو دیکھا خواب میں شہ (ﷺ) کو، چلے مدینہ بلالؓ!
فراقِ شاہ (ﷺ) میں ہو کر گریباں چاک چلے
نبی (ﷺ) کے فیض سے فاروقؓ بن گئے پل میں
عمرؓ جو کعبے میں آئے، بٹھا کے دھاک چلے

سمند پھول کا جولانگاہ نعت میں ہے
دعا ہے رخشِ قلم اس کا ٹھیک ٹھاک چلے

تنویر پھولؔ

لیے دلوں میں تمنائے ارضِ پاک چلے
حرم کی سمت مسافر بصد تپاک چلے
بہ ذوق و شوق و حضوری و انہماک چلے
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
حروفِ نعت کا ممنون میں رہوں گا سدا
جو قلب و روح کو فرما کے تابناک چلے
جہاں کی خاک سے ہو کہکشاں بھی شرمندہ
وہاں پہ مہر و نجوم و قمر کی خاک چلے
کمال شوق سے آئے تھے جو سلامی کو
درِ نبی سے پلٹ کر وہ سینہ چاک چلے
بہر نفس جو رہے ان کے در سے وابستہ
جناں کی سمت وہی اہلِ انسلاک چلے
عجیب شان سے شہزادؔ ان کے در کے گدا
بٹھا کے سارے زمانے پہ اپنی دھاک چلے

شہزادؔ مجددی

وہ نور ہو کے، پہن کے لباسِ خاک چلے
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
ہمیں جہاں کے غموں سے نجات دیتا ہے
نبی (ﷺ) کا پیار جونہی دل میں تابناک چلے
ہُوا چلے جو مرے غم کی داستاں لے کر
تو اُس کے ساتھ سفارش کو ذکرِ پاک چلے

نبی (ﷺ) کے عشق میں ہم نے سرور پایا ہے
کبھی نہ پھر بھی گریبان کر کے چاک چلے

نبی (ﷺ) کے جشنِ ولادت میں ذکر جاری ہے
اُٹھے نہ کوئی بھی، ایسا ہی انہماک چلے

نظرِ کرم کی ادھر بھی حضور (ﷺ) ہو جائے
کبھی نہ آندھی یہاں کوئی خوفناک چلے

رسولِ پاک (ﷺ) پہ میں نے درود بھیجا ہے
ملائکہ مرے جذبوں کی لے کے ڈاک چلے

یہ اعظمیؔ کے لیے تو کرم کا باعث ہے
کہ اس کے لب پہ ہمیشہ درودِ پاک چلے

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

جو ہو کے ان کی محبّت میں سینہ چاک چلے
درود پڑھتے مدینہ وہ تابناک چلے

ہوائے طیبہ و بطحا حیات بخشے گی
جو سانس ذکرِ نبی (ﷺ) میں بہ انہماک چلے

جو دل میں ان کی محبّت ہو، اُن سے نسبت ہو
بتاؤ! کفر سے اپنا پھر اشتراک چلے؟

حضور (ﷺ)! اب تو توجّہ کی بھیک مل جائے
کہ ہم تو اپنے ہی ہاتھوں سے ہو ہلاک چلے

تو ہاتھ باندھ کے جبریلؑ ساتھ ساتھ ہوئے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

غبارِ راہ بنوں، لے اُڑیں بگولے مجھے
اسی طرح سُوئے طیبہ مری بھی خاک چلے

خدا نے قلب یوں پھیرے حضور (ﷺ) کی جانب
مدینہ بیٹھے ہی ہر سمت اُن کی دھاک چلے

زمیں پہ تاروں کی صورت وجود تھا ان کا
صحابہؓ راہِ شریعت پہ ٹھیک ٹھاک چلے

عقیلؔ ان کی نگاہوں کے جو اسیر ہوئے
تمام عمر وہ راہِ رسولِ پاک (ﷺ) چلے

عقیلؔ اختر ترنگزئی (لاہور)

وہ جن کے ایک اشارے پہ چل پڑے خورشید
وہاں پہ اہلِ خرد کی، بتاؤ خاک چلے

جہاں پہ جنّ و ملائک ہیں گوش بر آواز
بڑے بڑوں کی وہاں پر نہ کوئی دھاک چلے

زمانہ ششدر و حیران آج تک ہے ایازؔ
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

ایاز الغنی (لاہور)

کہیں گے ہجر کے احوال اُن کے روضے پر
دیارِ عشق کو ان کے جو سینہ چاک چلے

خدا کے پیارے نبی (ﷺ)! لو خبر غلاموں کی
ہَوائے ظلم کے پنجے اڑائے خاک چلے

بابو رمضان شاہد (گوجرانوالا)

"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
تو ساتھ ان کے نہ جبریلؑ تابناک چلے

وہ آگے سدرہ سے خود ہی تھے راہبر اپنے
اکیلے اپنے سفر پر وہ ٹھیک ٹھاک چلے

حضور (ﷺ) نور تھے، ملنے وہ نور سے پہنچے
اُدھر کو ہو نہیں سکتا کہ مُشتِ خاک چلے
سرِ نشور جو چاہے قبلۂ بخشش
صراطِ سرورِ کُل (ﷺ) پر بہ انہماک چلے
بہ رزمِ بدر صحابہؓ مُڑے جو طیبہ کو
بٹھا کے کافروں کے دل پہ اپنی دھاک چلے
مری طرف سے عقیدت، مدینے سے رافت
میں چاہتا ہوں، میری موت تک یہ ڈاک چلے
خدا کرے کہ دیارِ نبی (ﷺ) کو اب کے تو
اجل بھی ساتھ ہمارے بہ اشتراک چلے
جو پہنچا طیبہ سے واپس ہوائی اڈّے پر
تو میری اور سب احباب پُرتپاک چلے

راجا رشید محمودؔ

وہی زمانے میں اچھے، وہی جہاں میں بھلے
جو زندگی میں پیمبر (ﷺ) کے راستے پہ چلے
اسی یقین سے راحت پذیر ہوتا ہوں
درود پڑھنے سے کتنے ہی حادثات ٹلے
خوشی کی بات یہی ہے کہ روزِ محشر ہم
رہیں گے آپ (ﷺ) کی رحمت کے سائبان تلے
ہمیں بھی آپ (ﷺ) کے آغوش کی تمنا ہے
حسنؓ حسینؓ علیؓ فاطمہؓ، اسی میں پلے
تمام صحنِ تمنا مہک اُٹھا ان سے
نظر کی شاخ پہ اثمارِ دید پھولے پھلے

سنو! کہ اور بھی شدت سے دل دھڑکنے لگا
خیال پائے نبی (ﷺ) اس کو بار بار مِلے
نبی (ﷺ) کی یاد میں رزمیؔ ہے شبنمی چہرہ
اُنھی کے ذکر سے پلکوں پہ صد چراغ چلے

محمد بشیر رزمیؔ

ہر ایک سمت ذکیؔ! نور کے چراغ جلے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
حسد جو رکھتے تھے اُن سے، اُنھی کے دل تھے جلے
جو آیا قتل کی نیت سے دشمنِ جاں بھی
اُسے بھی رحمتِ کُل (ﷺ) نے لگا لیا تھا گلے
جو اپنے دل میں ولائے نبی (ﷺ) بسائے رہے
اُسی کے دل میں خوشی کا سدا چراغ جلے
ہو جس کے گھر میں بھی نافذ نظامِ شاہِ اُمم (ﷺ)
تو اُس کے گھر میں جہالت کی دال کیسے گلے
میں گیت گاؤں نہ کیوں رحمتِ دو عالم (ﷺ) کے
عطا پہ جن کی ہیں اَجداد میرے سارے پلے
پھر ایک بار نگاہِ کرم ہو ان پہ حضور (ﷺ)!
جو دید روضہ کے ارماں ہیں آنسوؤں میں ڈھلے
مرے وطن پہ مسلّط ہے آج کل جو حضور (ﷺ)
وہ درد و رنج کا، مہنگائی کا عذاب ٹلے
ذکیؔ! یہ سورۂ "تبّت یدا" سے ہے ثابت
بُرا نبی (ﷺ) کو جو کہتے تھے وہ نہ پھولے پھلے

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

رسولِ پاک (ﷺ) کے ٹکڑوں پہ ہر زمانہ پلے
انھی کے فضل و کرم سے عذاب سارے ٹلے

ادب سے رُک گیا ہر ایک نظم و ضبطِ حیات
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

کھڑے تھے سارے نبی رہ میں پیشوائی کو
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

زمانہ بھر میں جنھیں کوئی پوچھتا ہی نہ تھا
رسولِ خیر (ﷺ) لگاتے تھے ان سبھی کو گلے

جو تحفے ان کو درودوں کے بھیجتا ہے سدا
ہر ایک رنج و مصیبت پھر اس سے کیوں نہ ٹلے

نبی (ﷺ) کی عظمتیں ظاہر ہُوئیں شبِ معراج
ورائے عرش وہی تھے، سبھی تھے اُن کے تلے

غم و الم کی دوا ہے جب اسمِ پاک حضور (ﷺ)
طفیل اس کے مصیبت سروں سے کیوں نہ ٹلے

درودِ پاک سے اس کی جو آبیاری کرے
وہی عمل کا شجر بالیقین پھولے پھلے

نصیب ہو گا اسے قربِ ربِّ کون و مکاں
نبی (ﷺ) کے سیرت و کردار میں جو شخص ڈھلے

حضور (ﷺ) ایسی ہو عاجزؔ پہ بھی نگاہِ کرم
تمام زندگی کرتا رہے یہ کام بھلے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

جو چاہتے ہو، ہر اک ابتلا و رنج ٹلے
ہو بعدِ فجر درود اور نعت شام ڈھلے

رہیں گے موت تک ہم لوگ نعت کے شائق
ہیں خوش نصیب کہ نعتوں کی گونج ہی میں پلے

یہ لازمی ہے مُحبِّ حضور (ﷺ) کو کہ اسے
خلافِ دینِ پیمبر (ﷺ) ہر ایک بات کھَلے

وہ لوگ مایۂ اُنسِ حضور (ﷺ) پائیں گے
وہی جو رکھتے ہیں مال و منال پاؤں تلے

نہیں جو حُبِّ پیمبر (ﷺ) تو زُہد بھی بے سود
تمھارے ماتھے پہ گٹّا بہت بڑا ہو بھلے

عجیب دورِ سیاست ہے، اہلِ الفت بھی
معاندینِ پیمبر (ﷺ) سے مل رہے ہیں گلے

خدائے قادر و قیّوم انتظار میں تھا
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

نبی (ﷺ) کا ذکر جو محمودؔ لب پہ جاری ہو
تو طاقِ دل میں دیا بھی عقیدتوں کا جلے

راجا رشید محمودؔ

کلامِ سرورِ عالم (ﷺ) کی جب بھی بات چھڑے
تو شہد ایسی حلاوت دہن میں گھُل جائے

جو حفظِ حُرمتِ محبوبِ کبریا (ﷺ) میں مَرے
جبینِ دہر پہ نام اس کا تا ابد چمکے

حقیقتوں کے نظارے کی تاب مشکل ہے
رُخِ حضور (ﷺ) سے پردہ اگر سَرک جائے

سراپا رحمت و رافت ہیں، پھر نہ کیونکر ہوں
رحیم آقا (ﷺ) کی رحمت کے چار سُو چرچے

خدا نے گہ کے "رَفَعْنَا" یہ کر دیا ہے طے
ہمیشہ ذکرِ نبی (ﷺ) کا لوا بلند رہے
سماں تھا جشنِ مسرت کا، نور و نکہت کا
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
تقاضا غیرتِ ایمانی کا ہے مُسلم سے
جیے تو ان کے لیے، اور مرے تو ان کے لیے
زہے نصیب، اسے مل گئی حیاتِ ابد
دیارِ سرورِ عالم (ﷺ) میں جس کو موت آئے
وظیفہ جس کا ہو نوریؔ ہمیشہ صَلِّ عَلٰی
کوئی بلا، کوئی آفت اسے ڈرا نہ سکے

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

چراغِ نور سے لینے لگے ضیا تارے
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
چلے تھے مکّے سے معراج کے سفر پہ حضور (ﷺ)
خدا نے چاہا کہ سائے غموں کے ہوں ہلکے
جُدا ہوئے تھے ابوطالبؓ و خدیجہؓ جو
نبی (ﷺ) کے دل پہ جدائی کے نقش تھے گہرے
کہا حضور (ﷺ) نے اس کو ملال و حُزن کا سال
پھر اس کے بعد ہی طائف میں زخم بھی کھائے
رسولِ پاک (ﷺ) کی دل جُوئی کرنی تھی رب کو
نبی (ﷺ) کو اُس نے بُلایا بڑی محبّت سے
مقامِ سدرہ سے آگے تھی منزلِ احمد (ﷺ)
رسولِ حق (ﷺ) نے مناظر نئے نئے دیکھے

کسی پہ کُھل نہ سکا پھولؔ! راز "مَا اَوْحٰی"
فقط حبیب (ﷺ) کو معلوم یا خدا جانے!

تنویر پھولؔ (نیویارک)

حضور (ﷺ) جب شبِ اسرا خدا سے ملنے گئے
طویل فاصلے لمحوں میں ہو گئے تھے طے
"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
تو ذرے راہِ سفر کے سبھی ستارے بنے
رسولِ خیر (ﷺ) ہی تنہا ورائے عرش گئے
مگر نہ جا سکے جبریلؑ سدرہ سے آگے
حبیبِ رب (ﷺ) جو سرِ بزمِ لامکاں پہنچے
جو درمیاں کے تھے پردے، وہ حکمِ رب سے ہٹے
اگرچہ دورِ نبی (ﷺ) میں ہزار فتنے اُٹھے
مگر وہ سارے نبی (ﷺ) ہی کی حکمتوں سے دبے
تمام عمر نبی (ﷺ) سے جو پیار کرتے رہے
وہی تو لوگ مُحبِّ نبی (ﷺ) کو پیارے لگے
بس ایک پل میں مقدر سنور گیا اُس کا
کسی بھی شے پہ قدم جیسے ہی نبی (ﷺ) کے پڑے
ہو جس کو حاجتِ درمانِ درد و رنج و الم
نبی (ﷺ) کی بارگہِ قدس ہی میں عرض کرے
نجات دیں گے ذکیؔ! حشر کی وہ گرمی سے
جو اشک ہائے ندامت درِ نبی (ﷺ) پہ بہے

رفیع الدین ذکی قریشی

مرے حضور (ﷺ) حضورِ الٰہ میں جو گئے
قدم قدم پہ فرشتے نیاز مند ملے

تمام رات جلاتے ہیں بندگی کے چراغ
رسولِ خیر (ﷺ) کے عاشق کبھی نہیں سوتے
نبی (ﷺ) نے جس پہ کرم کی نگاہ ڈالی ہے
شعور و فہم کے اُس پر کُھلے ہیں دروازے
شہِ زماں (ﷺ) نے دکھایا جو عشق کا منظر
پہن لیے ہیں دل و جاں نے حسن کے جلوے
دریچہ حسنِ کرم کا جو آپ (ﷺ) نے کھولا
بدل گئے ہیں بہر طور جبر کے لہجے
چلا ہے ربِّ جہاں بھی حضور (ﷺ) کی جانب
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
بہ فیضِ عشق ملے مجھ کو آستانِ رسول (ﷺ)
مری جبینِ طلب بھی ادا کرے سجدے
مری نگاہ پہن لے جو مصطفیٰ (ﷺ) کا جمال
مثالِ نُورِ حرا، میرا بخت بھی چمکے
مرے خیال کی جنّت میں آ گئی ہے بہار
کبھی حضور (ﷺ) کے جلوے جو خواب میں دیکھے
کرم ہو مجھ پہ بھی نورِ رسولِ اکرم (ﷺ) کا
مرے وجود کے اندر بھی روشنی اُترے
گزر گیا ہوں رہِ کفر کے ستم سے بشیرؔ
مرے حضور (ﷺ) نے مجھ کو وہ حوصلے بخشے

بشیر رحمانی (لاہور)

"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
خدا کا نور مسلسل تھا ان پہ سایہ کیے

حصولِ منزلِ مقصود ہو گیا آساں
نقوشِ پائے نبی (ﷺ) جب نشانِ راہ بنے
مقامِ سدرہ سے آگے نہ بڑھ سکا جبریلؑ
مگر حضور (ﷺ) بلا روک لامکاں پہ گئے
جو ذکر آپ کا چھڑ جائے بر سرِ محفل
درود آپ (ﷺ) پہ کیونکر نہ ہر بشر ہی پڑھے
حضور (ﷺ) کتمِ عدم سے جو دہر میں آئے
سکون و امن کے باغِ جہاں میں پھول کھلے
حضور (ﷺ) نورِ خدا تھے جب آپ آئے تو
اندھیرے کفر و ضلالت کے سب جہاں سے چھٹے
جو راہِ حق پہ چلایا نبی (ﷺ) نے دُنیا کو
چراغِ نورِ ہدایت ہر ایک دل میں جلے
جو رنج و غم تھے ملے مجھ کو دستِ دُنیا سے
لیا جو نامِ نبی (ﷺ)، آن میں وہ سارے ٹلے
شعار کر لی جو طاعت رسولِ دوراں (ﷺ) کی
جو کام بگڑے ہوئے تھے، وہ سارے بنے
غلام ان کے بنو، ہوگے کامراں فوراً
کہ جن کی ذات کی خاطر ہیں دو جہان سجے
درِ حضور (ﷺ) پہ پہنچوں گا سر کے بل حافظ
کریں جو اذنِ حضوری عطا حضور (ﷺ) مجھے

حافظ محمد صادق

جو لفظ سرورِ عالم (ﷺ) نے اپنے لب سے کہے
وہ سب تھے شیریں مقالی کے زاویوں میں ڈھلے

تمام عالمِ انوار ساتھ تھے ان کے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
خدا کا شکر، میں نعتِ حضور (ﷺ) کہتا ہوں
نبی (ﷺ) کی نعت کے نغمے ہیں میرے دل میں بسے
خدایا! مجھ کو ملے نعتِ پاک کی دولت
درودِ پاک ہمیشہ مِرے لبوں پہ سجے
وہ چند موتی ہی میرا تمام سرمایہ
نبی (ﷺ) کے در پہ ہیں جو میری چشمِ تر سے بہے
جو چاہتا ہے کہ جائے حضور (ﷺ) کے در پر
وہ پہلے اشکوں سے پیارے نبی (ﷺ) کی نعت لکھے
وہی وسیلہ بنیں گے ہماری بخشش کا
ریّاض نعت کے نغمے جو زندگی میں سنے

پروفیسر ریّاض احمد قادری (فیصل آباد)

پیام خیر کا خیر البشر (ﷺ) وہیں لائے
تباہ امن جہاں بھی کیا گیا شر سے
نظر جو آئے رسولِ انام (ﷺ) کے جلوے
تو آفتاب نے پاؤں حضور (ﷺ) کے چومے
نبی (ﷺ) کا عشق پہن کر جو گھر سے نکلا ہوں
ڈرے ہیں سایے سے میرے، جہان کے خطرے
صبا کے دوش پہ آئے ہیں جب حبیبِ اِلٰہ (ﷺ)
رسولِ خیر (ﷺ) کی خوشبو سے گلستاں مہکے
دیا جو ہادیٔ دوراں (ﷺ) نے روشنی کا پیام
تو آندھیوں کے جگر میں نئے چراغ جلے

جسے ہوں رحمتِ عالم (ﷺ) کی رحمتیں درکار
ہدایتوں کے سفیروں کی زندگی پہنے
بَرس رہی تھیں اندھیروں کی بارشیں جس دم
شبِ سیاہ میں انوارِ مصطفیٰ (ﷺ) چمکے
ہمیں جو عمرِ خضر کی کہیں عطا ہوتی
تمام عمر نبی (ﷺ) کے حضور میں رہتے
چراغ مہر و وفا کے جلائے روحوں میں
نبی (ﷺ) نے جوڑ دیئے ہیں شکستہ سب شیشے
فدا حضور (ﷺ) پہ ہو جائے زندگی اُس کی
جمالِ سرورِ عالم (ﷺ) جو آنکھوں سے دیکھے
جو شوقؔ اُڑ گئیں آنکھوں سے نیند کی پریاں
تو نعت کہنے کے جذبوں سے رات بھر جاگے

فرزند علی شوقؔ چیمہ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)

حبیبِ پاک (ﷺ) کی خاطر خدا نے پیدا کیے
یہ صبح و شام، یہ افلاک و فرش، یہ تارے
یقینِ خلد کی کیفیّتوں میں مست رہے
جو جام بادۂ حُبِّ رسولِ پاک (ﷺ) پیے
ہمیں نشُورؔ کی گرمی سے کیا کہ ہم ہوں گے
درودِ آقا و مولا (ﷺ) کے سائباں کے تلے
مدیحِ سرورِ عالم (ﷺ) میں شعر جب لکھّے
گئے مصائب و آلام، درد و رنج ٹلے
پیام حاضری کے جب حضور (ﷺ) نے بھیجے
مسرتوں کے مِرے صحنِ دل میں پھول کھِلے

فقط وہ چہرہ ہی آماجگاہِ نور بنے
غبارِ شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں جو اَٹے

جو اب کے پھر مرے کچھ دن مدینے میں گزرے
تمام عمر کروں گا مَیں شُکر کے سجدے

کوئی جو حشر میں غُفرانِ معصیت چاہے
نبی (ﷺ) کا ذکر کرے اور درودِ پاک پڑھے

پہنچ کے طیبہ میں چھو لے گا اوجِ عظمت کو
وہ خوش نصیب جو آگے مُواجَہَہ کے جُھکے

عطائے ربِّ جہاں ہے یہ اختیار نبی (ﷺ)
وہ (ﷺ) جس کی بات بنائیں، اُسی کی بات بنے

نبی (ﷺ) و رب کا رہا ہے تعلُّق خاطر
اِدھر سے سجدے، اُدھر سے درود کے تحفے

وہی ہے اُمّتی میرے حضور (ﷺ) کا سچّا
جدھر کہیں وہ، چلے۔ روکیں جس طرف سے، رُکے

ملا جو تاج سرِ حشر نعت گُستر کو
نگینے اس میں تھے یادِ حبیبِ حق (ﷺ) کے جڑے

کبھی جو ابرِ عطائے حضور (ﷺ) یاد آیا
تو ہجرِ شہرِ نبی (ﷺ) میں سرشکِ چشم بہے

وہ شخص اُمّتی آقا (ﷺ) کا ہے، خدا کا ولی
وہ جس کسی پہ کئی راز آگہی کے کُھلے

رسولِ پاک (ﷺ) کی اُمّت جو سب سے بہتر تھی
بٹی ہے فرقوں میں کیوں، اس کے کیوں ہوئے ہیں دھڑے

وہ بدنصیب ہے، ذلّت مآب انساں ہے
کرے جو ذکرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کے دام کھرے

نہ ہوتا بند کیوں یہ کارخانۂ عالم
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

اُسی چمک میں تو محمودؔ نعت لکھتا ہے
جلے ہیں یادِ نبی (ﷺ) کے جو طاقِ دل میں دیے

راجا رشید محمودؔ

بروئے اصلِ تجلّا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
خدا کا کرنے نظارہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے

دَنا کے قصرِ پُرعظمت کی سمت اک شب کو
زِ شہرِ نادرِ مکّہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے

جو حُسنِ ذات نے خود عشق کی قبا پہنی
تو حسنِ ذات کے شیدا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

بشر کو اشرفُ المخلوق کرنے کی خاطر
بشر کا لے کے سراپا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

سفر جو رات کو اپنے خدا کی سمت کیا
جلو میں لے کے اُجالا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

خدا سے اُمّتِ عاصی کو بخشوائیں گے
لیے ہوئے یہ تمنّا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

بٹھانے دھاک زمانے پہ اپنی عظمت کی
اُٹھانے حُسن کا پردہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے

جہاں پہ حضرتِ جبریلؑ تھک کے بیٹھ گئے
وہاں سے آگے تو تنہا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

جہاں کو چھوڑ کے بے جان، سُوئے عرشِ خدا
جہاں کے آقا و مولا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

راجا رشید محمودؔ

زمانہ ہو گیا ساکت، ٹھہر گئے لمحے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

فرشتے ہو گئے حیران بر عروجِ بشر
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

ازل کے نور سے ہفت آسماں ہوئے روشن
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

خدا نے کہ دیا، تحفہ نماز کا دوں گا
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

پکارا آسماں، میں آسماں بنوں گا ابھی
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

پہنچ کے سدرہ پہ روح الامیںؑ ہوئے ششدر
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

اے پھولؔ! ہو گیا سامانِ بخشش اُمّت
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

تنویر پھولؔ (نیویارک)

☆☆☆☆☆

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۸۴ واں
(آٹھویں سال کا پہلا) ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ
۳ جنوری ۲۰۰۹ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

....

صاحبِ صدارت: پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)
مہمانِ خصوصی: صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوریؔ (بصیرپور شریف)
مہمانِ اعزاز: سید منیر رضا (مسلم کتابوی)
قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری
نعت خواں: محمد ارشد قادری
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ (چیئرمین سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل)

....

مصرعِ طرح:
"پۓ تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
شاعر:
ضیا محمد ضیاؔ
(وفات: ۱۰ جنوری ۲۰۰۸ء)

جنوری ۲۰۰۹ء کا مشاعرہ

"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیمبر (ﷺ) کی اطاعت ربِّ اکبر کی اطاعت ہے
یہ ہے ارشادِ ربّانی جو بُنیادِ شریعت ہے

حدیثِ مصطفیٰ (ﷺ) تفصیل ہے اِجمالِ قرآں کی
نبی (ﷺ) کا ہر عمل فرمودۂ حق کی وضاحت ہے

یہ قرآں ایک دعوت ہے، پیمبر (ﷺ) جس کا ہے داعی
یہ نقشہ ہے عمارت کا، نبی (ﷺ) میرِ عمارت ہے

رُکو تم اس سے، ملتی ہو نہ سُنّت سے سَنَد جس کی
گرہ میں باندھ لو اس کو جو ارشادِ نبُوّت ہے

نبی (ﷺ) کا قولِ فیصل ہے اُمورِ دین و دُنیا میں
یہ وہ نقطہ ہے جس پر دائمی اِجماعِ اُمّت ہے

فقط توحید پر ایمان لانا ہی نہیں کافی
ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے

کتابِ حق نے سمجھایا مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہم کو
ہے وہ قرآن کا مُنکر، جسے انکارِ سُنّت ہے

ضیا محمد ضیاؔ

حمدِ ربّ العزت

وہی خالق ہمارا ہے جسے ہم سے محبّت ہے
درود اُس کو ہی کہتے ہیں، اسی کی ہم پہ رحمت ہے

ملا نامِ محمد (ﷺ) نام سے اُس کے ہے کلمے میں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

جسے رحمٰن کہتے ہیں، اُسی کا ہے کرم سب پر
نہیں ہے کوئی شک اِس میں، اُسے بندوں سے الفت ہے

کھلائے پھول بوٹے، جگمگائے اُس نے تارے ہیں
بنائی اُس نے دھرتی جس پہ دی آکاش کی چھت ہے

جسے چاہے وہ عزّت دے، جسے چاہے وہ ذلت دے
وہی مالک ہے مُلکوں کا، اُسی کی بس حکومت ہے

بنایا ہے بشر کو نُطفہٗ مخلوط سے اُس نے
اُسی نے دی سماعت ہے، اسی نے دی بصارت ہے

اُسی کا ہے یہ احساں، جو رسولِ بے بدل (ﷺ) بھیجا
مکمل دین بخشا اور کیا اِتمامِ نعمت ہے

وہ ہے رحمٰنِ دُنیا اور رحیمُ الآخرت ہے وہ
یہاں دیتا ہے وہ سب کو، تحمل اُس کی عادت ہے

گلستانِ سُخن میں اس کو توفیقِ ثنا بخشی
گرا ہے پھولؔ سجدے میں کہ یہ اُس کی عنایت ہے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

وہی ہے خالقِ کُل، اُس کی حامد ہے یہاں ہر شے
عیاں ہے نعرہٗ "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" سے اُسی کی جے

عطا کی سُورۂ فتحِ مبیں کی آخری آیت
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

وہی دیتا ہے ذلّت اور وہی ہے بخشتا عزّت
عطا کر دے جسے چاہے شکوہِ جم یا شانِ کے

بنایا نُطفہٗ بے قدر سے انسان کو اُس نے
مگر انسان سرکش بھول بیٹھا ہے اُسے، ہے ہے!

فنا فی الذاتِ حق منصور، لا موجود اِلّا اللہ
"اَنَا الْحق" کہہ کے نفیِ ذاتِ خود کرتی تھی اُس کی نے

خدا کا حکم چلتا ہے جہاں کے کارخانے میں
منازلِ وقت کی ہر دم زمانہ کر رہا ہے طے

یقیں ہے، صدقہٗ محبوب (ﷺ) میں سن لے گا وہ میری
کہ طوفانِ مصائب میں اُسے دل نے پکارا ہے

کرم ہے ذاتِ باری کا کہ توفیقِ ثنا بخشی
لبوں پر ہے زبُورِ حمدِ خالق کی نئی اک لے

اسی کو پھولؔ تم بھرتے رہو ہر کُوزۂ دل میں
کہ پیمانِ "بلیٰ" کے ظرف میں ہے معرفت کی مے

تنویر پھولؔ

بچاتی ہے جو کفر و شرک سے، خالق کی وحدت ہے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

محیط کوہ و گلشن میں خدا کی شان و شوکت ہے
زمیں سے آسماں تک ہر جگہ اس کی حکومت ہے

اسی خوش بخت کو ہوتا ہے عرفانِ خداوندی
جسے حاصل دل و جاں سے شہِ دوراں (ﷺ) سے الفت ہے

گُل و لالہ، مَہ و انجُم، محیط و گلشن و سبزہ
جو دیکھیں اس کی ہم صنعت تو ہوتی ہم کو حیرت ہے
کبھی ذاتِ خداوندی سے تم مایوس مت ہونا
جو سب کو گھیرے رحمت میں، اسی کی اتنی وسعت ہے
سیانوں نے اسے ڈھونڈا محیط و کوہ و جنگل میں
کوئی سمجھا نہ لیکن یہ کہ اس کی کیا حقیقت ہے
ستارے دل نشین ٹانکے فلک کی نیلی چادر میں
کشیدہ کاری یہ دیکھو، عجب خالق کی قدرت ہے
خدا محنت کسی کی بھی کبھی ضائع نہیں کرتا
بشر پاتا ہے پھل اتنا، وہ کرتا جتنی محنت ہے
کبھی تم ماسوا کے سامنے دامن نہ پھیلاؤ
سدا مانگو خدا سے، دے گا وہ تم کو، جو حاجت ہے

حافظ محمد صادق (لاہور)

خدائے ہر جہاں کا ذکر کرنا جن کی عادت ہے
مصائب میں سدا کرتا وہی اُن کی حفاظت ہے
وہی ہے خالق و رازق، وہی ہے حاکمِ مُطلق
ہمیشہ کے لیے قائم اسی کی بادشاہت ہے
خدا اس پر کرم فرمائے گا دونوں جہانوں میں
کہ جس بندے کو بھی اس کے پیمبر (ﷺ) سے ارادت ہے
پڑھے جو بھی دعا سے اوّل و آخر درودِ پاک
دعا پر اس کی ہی کُھلتا سدا بابِ اجابت ہے
عقیدہ ہے یہی میرا کہ توحیدِ خدا کے ساتھ
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

ہمارے حکمراں کب حکمراں ہیں، یہ ہیں سوداگر
اِلٰہ العالمیں! تیرے حضور ان کی شکایت ہے
ترے دربارِ عالی میں سبھی کے سرخمیدہ ہیں
الٰہی! یہ ترے دربار کی شانِ جلالت ہے
نبی (ﷺ) کے دامنِ رحمت سے وابستہ رکھا ہم کو
خدایا! اہلِ ایماں پر تری بے حد عنایت ہے
خدائے لم یزل فرمائے گا بے حد غضب اُس پر
امام الانبیاء (ﷺ) سے دل میں جو رکھتا عداوت ہے
الٰہی! بخش دے بہرِ نبی (ﷺ) سارے گناہوں کو
ہمیں تیرے حضور اپنے گناہوں پر ندامت ہے
خدایا مرحمت فرما ہمیں اپنی ہی خوشنودی
کہ ناراضی میں تیری تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے
خدا جب جانتا ہے جو بھی ہم کرتے ہیں اے عاجزؔ!
پھر اس کو بھول جانا تو حماقت ہی حماقت ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

فسانہ ماسوا ہے، بس خدا ہی اِک حقیقت ہے
فَقَط وہ ذاتِ والا ہی سزاوارِ عبادت ہے
اَساسِ دین و ایماں جانچنے کا ہے یہ پیمانہ
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
شریعت کا یہ فرماں ہے، یہی اُس کا تقاضا ہے
زباں اقرارِ باری ہے تو دِل تصدیقِ وحدت ہے
اسی کی حکمرانی ہے مشارق پر، مغارب پر
دو عالم میں حقیقی بس اُسی کی بادشاہت ہے

کتابِ زندہ یعنی وہ پیامِ آخری اُس کا
برائے نوعِ انسانی جو سر تا پا ہدایت ہے
وہ ہے مصداق حرفِ کُن فکاں کا اوّل و آخر
وہ صانع ہے کہ ہر صنعت میں اُس کا دستِ قدرت ہے
مقرّر ضابطے اُسکے ازل سے تا ابد نیّرؔ
کسی کے واسطے بدلے نہ وہ آئینِ فطرت ہے

ضیا نیّرؔ (لاہور)

ہمارے سر پہ یہ جو نیلگوں افلاک کی چھت ہے
خدا کی رحمت و رأفت کی اک زندہ علامت ہے
جو یہ سایہ فگن قُدّوس کا ابرِ عنایت ہے
معاوِن اِس کرامت میں مِرا اشکِ ندامت ہے
جو قرآں ربِّ ہر عالم کے حُکموں سے عبارت ہے
تو کردارِ نبی (ﷺ) ہر حرفِ خالق کی وضاحت ہے
ہر ایک عالَم کی خاطر رب کا جو حرفِ سکینت ہے
وہی تو رحمتؐ للعالمیں کی معنویّت ہے
خدا ہے دینے والا عزت و ذلت ہر اک شے کو
یہی دیں کی وضاحت ہے، یہی سرِّ حقیقت ہے
اُسی صنّاع کی تخلیق کردہ ہے ہر ایک صنعت
ہر اک قرطاس پر، ہر اک زباں پر یہ حکایت ہے
وہی نورِ ازل ہے، اس سے ہے ہر روشنی قائم
تجلّی طور پر جس کی، دَنَا میں جس کی رُویت ہے
ہے قربت ایک حد تک سب تعلّق دار لوگوں سے
قریب شہ رگِ جاں تو فقط اک ربِّ العزّت ہے

پسِ مُردن جلائے گا وہی، جو پیدا کرتا ہے
وہ خلّاقِ عوالم، مالکِ روزِ قیامت ہے
اسی کے ہاتھ میں ہے فیصلے کی طاقت و قدرت
کلامِ ربِّ عالم میں بیاں یہ بالصّراحت ہے
مرتّب شکل جو دیتی ہے نظمِ ہر دو عالم کو
وہی تو مالک و مختار کی نادیدہ قوت ہے
مکمل شکل میں دیکھیں گے جس کو لوگ محشر میں
وہ سب ربِّ دو عالم ہی کی جبروت و جلالت ہے
کبھی ہم غور اپنے آپ میں کر لیں تو سمجھیں گے
کہ ربِّ لم یزل کی بے نہایت ہر عنایت ہے
جو ہم تسبیحِ اسماءِ خدا کرتے ہیں روزانہ
برائے مغفرت اک مشغلہ یہ بھی غنیمت ہے
خدا کی اک صفت تک کو سمجھ سکنا ہے ناممکن
جو ہم سے حمد ہوتی ہے، بقدرِ استطاعت ہے
تم ارشاداتِ مالک کی حقیقت کو اگر سمجھو
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
نگاہِ لطف ہے محمودؔ خالق کی مِری جانب
مجھے حاصل جو حمد و نعت کی خدمت کا خِلعت ہے

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

حمد و نعت

خدائے قادرِ مطلق کی یہ ساری عنایت ہے
کہیں خلقِ محمد (ﷺ) ہے، کہیں نورِ ہدایت ہے
حرم میں نور کی بارش سدا ہوتی ہی رہتی ہے
رسولِ ہاشمی (ﷺ) کے شہر میں ہر سو محبّت ہے
جمالِ گلشنِ بطحا دلوں کو جگمگاتا ہے
جمالِ گنبدِ سرکار (ﷺ) آنکھوں کی طراوت ہے
چمن میں، چشمہ و کہسار میں فطرت ہے رخشندہ
مدینے کے گلستاں میں صباحت ہے، لطافت ہے
خدا محشر میں فرمائے گا، اے جِنّ و بشر، سن لو!
جنابِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہاتھ میں جامِ شفاعت ہے
اِلٰہ العالمیں جو اک خدا کو مانتا ہے تو
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
خدا ہی نے اتارا ہے صحیفہ سرورِ دیں (ﷺ) پر
اسی میں رحمتُ للعالمیں (ﷺ) کی نعت و مدحت ہے
جہاں میں رحمتِ باری سُرورِ قلب دیتی ہے
درخشاں سرورِ کونین (ﷺ) کا نورِ صداقت ہے
اگرچہ لذّتِ کام و دہن بخشی ہے خالق ہے
مگر یہ لذّتِ ایماں محمد (ﷺ) کی امانت ہے
خدا کے آخری پیغام بر ہیں رحمتِ عالم (ﷺ)
قیامت تک اطاعت کے لیے ان کی نبوّت ہے
خدا ہی کی عطا ہے، آج گوہر نعت کہتا ہے
حدیثِ دل ہے جو، لبریز از جوشِ عقیدت ہے

گوہر ملسیانی (صادق آباد)

نعتِ شہنشاہِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم)

ثنا ہونٹوں پہ، دل میں جاگزیں ان کی محبّت ہے
وظیفہ ہے یہی میرا، یہی میری عبادت ہے
ذرا حسّانؓ سے پوچھو، یہ کیا انمول نعمت ہے
ثنا خوانی محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی، اک سعادت ہے
رُخِ "وَالشَّمس" ان کا مطلعِ نورِ رسالت ہے
قدِ زیبا انھی کا مقطعِ ختمِ نبوّت ہے
مری خوش بختیاں دیکھو، مَیں ان کا نام لیوا ہوں
سہارا عاصیوں کا حشر میں جن کی شفاعت ہے
نہیں ہوتا یہ ثابت صرف "اِلَّا اللّٰہ" کی رَٹ سے
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
گواہی وحدہٗ کی زیب دیتی ہے شہِ دیں (ﷺ) کو
مؤذّن کی گواہی تو شہادت پر شہادت ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے اذاں میں نعت کا پہلو
کہ تکبیرِ خدا کے ساتھ ہی آقا (ﷺ) کی مدحت ہے
بفیضِ نعت اے شہزادؔ وابستہ ہوں مَیں ان سے
رسولُ اللہ (ﷺ) سے بالواسطہ میری بھی بیعت ہے

شہزادؔ مجدّدی (لاہور)

زمین و آسماں کیا، عرش پر جس کی حکومت ہے
رسولِ رحمت و رافت (ﷺ) ہے، وہ شہکارِ قدرت ہے
یہ فرما کر خدا نے اہلِ ایماں پر کیا واضح
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرار رسالت ہے"

نبی (ﷺ) نے جو کہا ہے، جو کیا ہے، ہنس دیے جس پر
اُسی کو اہلِ ایماں نے کیا تسلیم حُجّت ہے

جو اُن کے در پہ آتا ہے، کبھی خالی نہیں جاتا
نبی (ﷺ) کی پاک فطرت میں سخاوت ہی سخاوت ہے

بجے گا، بج رہا ہے اور بجا جس کا سدا ڈنکا
رسولِ ہر جہاں (ﷺ) ہی کی شرافت ہے، عدالت ہے

سکینہ ہو، علی اصغر ہو یا وہ ہو علی اکبر
نبی (ﷺ) کے خونِ اطہر میں شجاعت ہی شجاعت ہے

رہے ہیں عمر بھر صدّیقؓ جیسے ساتھ ساتھ اُن کے
نبی (ﷺ) کی آج بھی حاصل انھیں ویسی رفاقت ہے

ہیں اُن کی جان کے دُشمن بھی اب تک مُعترِف جس کے
فقط وہ سرورِ دیں (ﷺ) کی صداقت ہے، دیانت ہے

ذکی! مجھ پر کرم ہے خاص یہ دونوں کریموں کا
مِرے لب پر جو حمدِ رب ہے اور آقا (ﷺ) کی مدحت ہے

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

اطاعت سرورِ دیں (ﷺ) کی خدا ہی کی اطاعت ہے
بغاوت اُن سے کرنا بھی خدا ہی سے بغاوت ہے

اُسی کا دین کامل ہے، نبی (ﷺ) نے ہے یہ فرمایا
کہ جس کے دل میں سب سے بڑھ کے مجھ ہی سے محبّت ہے

ہر اک دشمن کو سینے سے لگا لینا، دعا دینا
شہنشاہِ زمین و آسماں (ﷺ) ہی کی یہ عادت ہے

پہنچ کر اُن کے در پر جو بھی مانگو گے، وہ پاؤ گے
کہ دہلیزِ رسولِ خیر (ﷺ) بھی جائے اجابت ہے

یہی ہے دین بھی میرا، یہی ایمان بھی میرا
ہے جا وہ عرش سے افضل جہاں آقا (ﷺ) کی تُربت ہے

جو بدخواہِ نبی (ﷺ) ہیں، وہ جلیں گے نارِ دوزخ میں
اور اُن کے چاہنے والوں کی ہی قسمت میں جنّت ہے

مِری جلتی ہوئی آنکھوں کو حاصل ہو گئی ٹھنڈک
کہ دیدِ گنبدِ سرسبز ہی وجہِ طراوت ہے

میں بے علم و ہنر ہو کر بھی لکھ لیتا ہوں جو نعتیں
یہ مجھ پر رحمۃٌ للعالمیں کی خاص رحمت ہے

ذکی! آتی ہے دُنیا اس لیے بھی دیکھنے اس کو
میانِ منبر و بیتِ نبی (ﷺ) اک باغِ جنّت ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

محمد مصطفیٰ (ﷺ) نورِ خدا سے ہم کو الفت ہے
جسے بھی ان سے نسبت ہے، ہمیں اس سے عقیدت ہے

جو اُن کا چہرۂ اقدس ہے مرآتِ خداوندی
تو تفسیر "رَاءَ الْحَقّ" میرے آقا (ﷺ) کی زیارت ہے

کِیا دو نیم ماہِ نیم مَہ، سورج کو لوٹایا
تعالیٰ اللہ، کیا سرکار (ﷺ) کی قدرت ہے، طاقت ہے

"رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" اعلامیہ ہے خالقِ کُل کا
کہ سب اونچوں سے اونچی مصطفیٰ (ﷺ) کی شانِ رفعت ہے

خدا نے چابیاں سارے خزانوں کی اُنھیں سونپیں
عوالم پر مسلّم میرے آقا (ﷺ) کی حکومت ہے

بلا کی گرمیِ محشر جو ہے، اپنی بلا سے ہو
کہ آقا (ﷺ) کے محبّوں کے سروں پر ظلِّ رحمت ہے

گنہگارو! تمھیں کیا خوف ہے روزِ قیامت کا
ملا جب حق تعالیٰ سے انھیں اذنِ شفاعت ہے

درِ خیر الوریٰ (ﷺ) کی حاضری باعث ہے تسکیں کا
تو دوری اور مجبوری قیامت سی قیامت ہے

خصوصیّاتِ رنگ و نسل کی وُقعت نہیں کچھ بھی
نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) میں اِتّقا وجہِ فضیلت ہے

محبّتِ مصطفیٰ (ﷺ) کی سطوت و عظمت کا کیا کہنا
خدا کے ہاں اِک اِس جذبے کی ساری قدر و قیمت ہے

ہیں دن عیدوں کے، یومِ فطر و اضحیٰ، یومِ جمعہ بھی
مگر سب سے فزوں سرکار (ﷺ) کا یومِ ولادت ہے

فقط توحیدِ خالص کا عقیدہ ہی نہیں کافی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

رہِ فردوس کیا زُہّاد نوریؔ کو دکھاتے ہیں
نبی (ﷺ) کے شہر کا جب ذرہ ذرہ رشکِ جنّت ہے

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

حدیثِ "مَنْ رَاٰنِی" سے کھلی ہم پر حقیقت ہے
نبی (ﷺ) کی دید ہی دراصل مولا کی زیارت ہے

بسا لو اپنے دل کی دھڑکنوں میں یاد آقا (ﷺ) کی
یہی دارین میں امن و سکون کی ایک صورت ہے

انھی کے ذکر سے جانِ حزیں تسکین پاتی ہے
انھی کے نام سے دل پر نزولِ خیر و برکت ہے

ہیں جتنے بھی صحابہؓ، صورتِ انجم چمکتے ہیں
تعالیٰ اللہ! یہ فیضِ دبستانِ رسالت ہے

بچھا ہے زیرِ پا فرشِ زمیں اُن کی عنایت سے
سروں پر مرحبا سایہ فگن افلاک کی چھت ہے

زباں پر ہے جو ذکرِ خیر توحید و رسالت کا
کرم کی یہ نشانی ہے، عطا کی یہ علامت ہے

دل و دیدہ، بصارت اور بصیرت کے جو حامل ہیں
یہ احسانِ نبُوّت ہے، یہ فیضانِ رسالت ہے

مُعطّر جس سے ہے دُنیا، مُعنبر جس سے ہے عقبیٰ
گُلِ توصیفِ سلطانِ دو عالم (ﷺ) کی یہ نکہت ہے

درودِ پاک پر صدقے دل و جاں ہم غلاموں کے
درودِ پاک کے صدقے دل و جاں کو سکینت ہے

کوئی مانے نہ مانے، بات یہ سچ ہے، خدا شاہد
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

زہے تقدیر! دل میں یاد ہے محبوبِ داور (ﷺ) کی
خوشا قسمت! کہ سر پر سایۂ دامانِ رحمت ہے

تر و تازہ رہے گی وادیٔ جاں تا ابد نازشؔ
مرے دل میں مکیں بادِ مدینہ کی محبّت ہے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
نبی (ﷺ) کی یاد سے ہوتی مکمل ہر عبادت ہے

خدا کے بعد تم آقا (ﷺ) ہی کو سب سے بڑا جانو
یہ تعلیمِ شریعت ہے، بتاتی یہ طریقت ہے

وہ دشمن سے بھی پیش آتے رہے نرمی سے ہر ساعت
کرو تم اِتّباع اُن (ﷺ) کی، اگر اُن سے محبّت ہے

نبی (ﷺ) کے نام پر تم ایک ہو جاؤ مسلمانو!
مٹا دو فرقہ بندی کو، اگر ان سے عقیدت ہے
سراجِ نور جس کو رب نے ہے قرآں میں فرمایا
اُفُق پر ضوفشاں تا حشر وہ ماہِ نبوّت ہے
مکیں ہیں قلب میں آقاؐ خدا کا ہے کرم ہم پر
وہ دل ہے گلشنِ فردوس جس میں اُن کی الفت ہے
مبارک ہو سخنورا کیا سعادت ہے ملی تجھ کو
معطّر نعت کی خوشبو سے تیرا باغِ مدحت ہے
کرم تنویرؔ پھولؔ آقاؐ کا ہے، طیبہ میں تو آیا
ملا قسمت سے تجھ کو یہ دیارِ نور و نکہت ہے

تنویر پھولؔ

نبی (ﷺ) کی سلطنت ہے اور خدا کی بادشاہت ہے
جو قصدِ سرورِ دیں (ﷺ) ہے وہ مقصودِ مشیّت ہے
رفاقت کے مہکتے پھول دے دو خار زاروں کو
یہی ہے خلقِ انسانی، یہی حکمِ رسالت ہے
رسولِ خیر (ﷺ) کا فرمان ہے درسِ محبّت میں
بشیرؔ امن پرور کی محبّانہ بشارت ہے

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

بھلا اس مسئلے میں بھی دلائل کی ضرورت ہے؟
عمل کرنا نبی (ﷺ) کی سُنّتوں پر راہِ جنت ہے
کسی بھی اور پیغمبرؑ نے یہ رُتبہ نہیں پایا
رسولِ پاک (ﷺ) کا اعزاز ہی ختمِ نبوّت ہے
ہمیشہ باوضو ہو کر نبی (ﷺ) کی نعت لکھتے ہیں
ہمارے واسطے آقا (ﷺ) کی مدحت بھی عبادت ہے

قسم رب کی، وہی اک شخص رشکِ صد ملائک ہے
خدا نے جس کی قسمت میں لکھی آقا (ﷺ) کی مدحت ہے
ورودِ اسلام کا ممکن ہوا آقا (ﷺ) کی آمد سے
نبی (ﷺ) کے فیض کا صدقہ یہ ایماں کی سعادت ہے
بصیرت آپ (ﷺ) کے اقوال سے پائی زمانے نے
نبی (ﷺ) کی خاکِ پا کا صدقہ آنکھوں کی بصارت ہے
حقیقت سے خدا کی، صرف واقف ہیں مرے آقا (ﷺ)
خدا ہی جانتا ہے، کیا مرے آقا (ﷺ) کی عظمت ہے
ریاضؔ اپنا عقیدہ دُنیا و عقبیٰ میں یہ ٹھہرا
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

نبی (ﷺ) کے سبز روضے میں طراوت ہی طراوت ہے
وہاں ہر سو فضاؤں میں لطافت ہی لطافت ہے
یقیں جانو، غلامِ سرورِ کونین (ﷺ) ہونے میں
شرافت ہی شرافت ہے، سعادت ہی سعادت ہے
نبی (ﷺ) کے دشمنوں کے واسطے دونوں جہانوں میں
ذلالت ہی ذلالت ہے، رذالت ہی رذالت ہے
شہِ کون و مکاں (ﷺ) دستور ایسا لائے ہیں جس میں
صداقت ہی صداقت ہے، عدالت ہی عدالت ہے
قسم اللہ کی، سرکارِ والا (ﷺ) کی طبیعت میں
لطافت ہی لطافت ہے، نفاست ہی نفاست ہے
حبیبِ کبریا (ﷺ) کے چہرۂ "والشمس" میں لاریب
ملاحت ہی ملاحت ہے، صباحت ہی صباحت ہے

امام الانبیاء (ﷺ) کو اپنے جیسا ہی بشر کہنا
اہانت ہی اہانت ہے، حماقت ہی حماقت ہے
حبیبِ رب (ﷺ) کے علمِ غیب کا انکار کر دینا
شقاوت ہی شقاوت ہے، جہالت ہی جہالت ہے
درِ سرکار (ﷺ) وہ در ہے جہاں آٹھوں پہر عاجزؔ
سخاوت ہی سخاوت ہے، عنایت ہی عنایت ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

نبی (ﷺ) کی سُنّتوں کی پیروی کرنے میں عظمت ہے
انھی کے دین پر چلنا حقیقت میں عبادت ہے
شرف اللہ نے بخشا جسے ختمِ نُبوّت کا
وہی ماہِ رسالت ہے، وہی مہرِ ہدایت ہے
خدا کے سب خزانوں کے نبی (ﷺ) ہیں مالک و مختار
انھی کے ہاتھ میں ہر نعمت و فیض و کرامت ہے
وہ کب مرعوب ہوتا ہے کسی طاغوتی قوت سے
کہ جس خوش بخت کو حاصل پیمبر (ﷺ) کی حمایت ہے
فقط توحید کو تسلیم کر لینا نہیں کافی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
مظالم سہ کے بھی سرکارِ والا (ﷺ) نے دعائیں دیں
قسم اللہ کی، ان کی یہ عظمت ہے، عنایت ہے
ہزاروں دشمنوں میں جا کے جو تبلیغ فرمائی
رسولِ خیر (ﷺ) کی بے شک یہ ہمّت ہے، شجاعت ہے
جلن ہو جن کی آنکھوں میں وہ دیکھیں گنبدِ خضرا
نبی (ﷺ) کے سبز روضہ کی زیارت میں طراوت ہے

مدد کُن یا رسولَ اللہ! اغثنی یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ ہم نرغے میں ہیں کُفّار کے، وقتِ اعانت ہے
غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہونے پہ رب کا شکر کر عاجزؔ
غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہونا سعادت ہی سعادت ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

بنا دینِ مبیں کی بالیقیں ختمِ نُبوّت ہے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
وہ مؤمن ہے، غلامانہ جسے آقا (ﷺ) سے نسبت ہے
جو ذاتِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ٹوٹ کر کرتا محبّت ہے
ادائے شکر جتنا بھی کریں کم ہے، کہ اُمّت پر
کرم جو آپ (ﷺ) نے فرمایا، بے حد، بے نہایت ہے
عمل سے اُس پہ ہی ہو گا جہاں خوشیوں کا گہوارہ
کہ پیغامِ رسولِ ہاشمی (ﷺ) مہر و اُخوّت ہے
دکھایا جائے گا نظّارہ جملہ اہلِ محشر کو
کہ جلوہ گاہِ دیدِ مصطفیٰ (ﷺ) روزِ قیامت ہے
سراپا آئنہ ہے زندگانی آپ (ﷺ) کی گویا
ہدایت کا پیامی آپ (ﷺ) کا ہر نقشِ سیرت ہے
عطا کر کے جسے خود حق نے ہے احسان جتلایا
بڑی سب سے ملی وہ نوعِ انسانی کو نعمت ہے
ہے ضامن امنِ عالم کا نفاذِ دینِ پیغمبر (ﷺ)
فقط یہ دینِ حق میں داعیِ صُلح و مودّت ہے
سخی سرکار (ﷺ) کے جود و سخا کا کیا ہو اندازہ
خجل جو ابرِ باراں کو کرے، ایسی سخاوت ہے

رسا) تا ذاتِ باری ہے انھی کا راستہ نیرؔ
دکھائے منزلِ عرفاں انھی کی راہِ سنّت ہے
ضیا نیرؔ (لاہور)

عداوت مصطفیٰ (ﷺ) سے کی تو پھر رب سے عدات ہے
مدارِ بندگی دراصل آقا (ﷺ) سے محبّت ہے
قریب مصطفیٰ (ﷺ) ہوں گے وہی تو لوگ جنت میں
جنھیں آقا (ﷺ) سے اُلفت ہے، عقیدت ہے، ارادت ہے
بہت سے جلوے پوشیدہ ہیں اب تک چشمِ انساں سے
اسے بس سُرمۂ خاکِ مدینہ کی ضرورت ہے
چلے تھے بے سرو ساماں، ملی تھیں منزلیں پھر بھی
حقیقت میں یہ ارضِ پاک آقا (ﷺ) کی عنایت ہے
مِرے اعمال کا دفتر تو لے کر ڈوبتا مجھ کو
خدا کا شکر ہے کہ آپ (ﷺ) کی نسبت سلامت ہے
ہے منشورِ ہدایت آپ کا وہ آخری خطبہ
کہ جس کی آدمیّت کو قیامت تک ضرورت ہے
قیامِ امن ہے مقصد اگر اَقوامِ عالم کا
تو اپنا لیں شہِ بطحا (ﷺ) کا جو طرزِ سیاست ہے
سفر معراج کا اس بات سے پردہ اُٹھاتا ہے
زمیں سے آسماں تک آپ کی پھیلی ریاست ہے
نظیر اُن کے غلاموں کی نہیں ملتی زمانے میں
پھر اُن کی مثل ڈھونڈو تو یہ حد درجہ حماقت ہے
نہ جانے کب بُلائیں گے مجھے آقا (ﷺ) مدینے میں
یہاں پر سانس بھی لینا عقیلؔ اب اک قیامت ہے

عقیلؔ اختر (لاہور)

جو خالق ہے، جو مالک ہے، اسی کی یہ ہدایت ہے
اطاعت سب کریں احمد (ﷺ) کی جو میری اطاعت ہے
نہیں ہے کِذب اس میں کچھ، حقیقت ہی حقیقت ہے
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''
سبب کون و مکاں کا ذاتِ والا ہے پیمبر (ﷺ) کی
یہ ہے ارشادِ ربّ، قرآن میں اس کی وضاحت ہے
انھی کے حضرتِ آدمؑ سے تا عیسیٰؑ پیامی ہیں
انھی کی ابتدا تا انتہا قائم نبُوّت ہے
رُخِ شمسُ الضُحیٰ کے نور سے روشن ہوئی ہر شے
کہ ان کی ذاتِ اقدس میں سمویا نورِ وحدت ہے
گُلِ باغِ محمد مصطفیٰ (ﷺ) وہ ہیں حقیقت میں
زمیں) کا ذکر کیا، عرشِ بریں تک جن کی نکہت ہے
خدارا احمدِ مختار (ﷺ) کی سیرت کو اپناؤ
مسلمانو تمھیں ہر دور میں اس کی ضرورت ہے
سبب کر دیجیے پیدا کوئی در پر بلانے کا
شفیقؔ بے نوا سرکار (ﷺ)! مشتاقِ زیارت ہے
شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی)

''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''
حصولِ الفتِ یزداں شہِ دوراں (ﷺ) کی طاعت ہے
محبّت سے عداوت دشمنوں کی ختم کر ڈالو
عمل یہ رنگ لائے گا کہ یہ آقا (ﷺ) کی سُنّت ہے
بہت سی نعمتیں خالق نے دیں مخلوق کو اپنی
مگر سب سے بڑی جو ہے، محمد (ﷺ) کی وہ نعمت ہے

لگا لوں کیوں نہ آنکھوں میں مَیں خاکِ شہرِ طیبہ کو
کہ نظروں میں مِری وہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
نبی (ﷺ) کے حسن کا صدقہ ضیا ہے چاند تاروں کی
انھی کے فیض سے سبزہ ہرا ہے، گُل میں نکہت ہے
خدا نے رحمۃٌ للعالمیں ان (ﷺ) کو بنایا ہے
لہٰذا ان کو ہر اپنے پرائے سے محبّت ہے
زمیں و آسماں ہوتے، جہاں ہوتا، نہ ہم ہوتے
یہ سب موجود ہے تو سرورِ دیں (ﷺ) کی بدولت ہے
سرِ مُو بھی بیاں لفظوں میں ہرگز ہو نہیں سکتی
مدینے میں جو تسکیں ہے، مدینے میں جو راحت ہے
گدائے شاہِ دیں (ﷺ) کی کوئی عظمت پا نہیں سکتا
جم و قیصر کی اس کے سامنے کیا شان و شوکت ہے

حافظ محمد صادق (لاہور)

میں پھر دیکھوں درِ خیر الوریٰ (ﷺ)، دل میں یہ حسرت ہے
یہی حسنِ عقیدت ہے، یہی ذوقِ عبادت ہے
ہمیں کیوں فکر ہو ربِّ دو عالم سے محبّت کی
نبی (ﷺ) کی پیروی خوشنودیٔ رب کی ضمانت ہے
اگر توحید ہو بھی جزوِ ایماں تو بھی کیا حاصل
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
خدا خود بولتا ہے مصطفٰی (ﷺ) کے نُطقِ اقدس سے
یہی رازِ حقیقت ہے، یہی شانِ رسالت ہے
میں کرتا ہوں اگر مدحت سرائی شاہِ دوراں (ﷺ) کی
یہ خود میری ضرورت ہے، یہی وجہِ شفاعت ہے

انھیں فکرِ حسابِ یومِ محشر ہو تو کیوں قیصرؔ
دل و جاں سے جنھیں توحید و سُنّت سے محبّت ہے

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

محبّت سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کی، اصل دولت ہے
یہی کنزِ شریعت ہے، یہی کنزِ طریقت ہے
جہاں مدحِ رسولُ اللہ (ﷺ) وجہِ صد مسرّت ہے
وہاں مجھ کو پئے اعمال خِفّت ہے، خجالت ہے
بقیعِ پاک میں تدفین بخشش کی ضمانت ہے
یہ میرے واسطے سرکار (ﷺ) کا حرفِ بشارت ہے
خدا نے جس کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا
وہ ایسا نور ہے جو وجہِ حُسنِ آدمیّت ہے
جو اِسرا میں خدا بھی چاہتا ہے دیکھنا ان (ﷺ) کو
تو مقصد ان کا بھی ذاتِ خدا کی دید و رُویت ہے
اُسے دیکھا تو متحیّر ہیں شاعر نغز گو سارے
سرِ ہر نعت گُستر پر جو ایک طُغرائے عظمت ہے
یدِ قیّوم و قادر ہاتھ ہے سرکارِ والا (ﷺ) کا
لبِ قرآنِ خالق پر یہ ایک حرفِ حقیقت ہے
محافظ حُرمتِ سرکار (ﷺ) کا، افضل ہے بندوں میں
اگر تم سن سکو تو یہ سروشِ کِلکِ قدرت ہے
گنہگارو! نہ گھبراؤ، رکھو مضبوط گھٹنوں کو
وہ دیکھو، مصطفٰی (ﷺ) کے فرق پر تاجِ شفاعت ہے
فقط عقبیٰ نہیں، دُنیا بھی سنورے گی اِسی صورت
تتبُّعِ مصطفٰی (ﷺ) کا باعثِ صد خیر و برکت ہے

زبانیں کیوں درودِ پاک سے محروم رہ جائیں
برائے اہلِ ایماں ربِّ عالم کی یہ سنت ہے
سفینہ ان (ﷺ) کی عترت کا' بچائے غرق ہونے سے
صحابی ان (ﷺ) کا اک اک' راہ نمائے ہدایت ہے
کہا جو کچھ نبی (ﷺ) نے' جب وہ سب وحیِ خدا ٹھہرا
تو جو بھی قول ہے سرکار (ﷺ) کا' وہ گنجِ حکمت ہے
وہ کچھ کرتے نہیں خود سے' وہ کچھ کہتے نہیں خود سے
ہر اک قول و عمل پر ان کے' خالق کی صیانت ہے
لرزتا ہے قدم رکھتے ہوئے اس پر دلِ زائر
سرِ ہر ذرۂ طیبہ پہ وہ وفرِ لطافت ہے
مجھے بھی حکم کی تعمیل پر رہنا ہے آمادہ
جو وا میرے لیے سرکار (ﷺ) کی آغوشِ رحمت ہے
فقط اللہ کو تسلیم کرنا تو ہے سکھیّت
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
جسے احسان فرمایا ہے رب نے اہلِ ایماں پر
وہ ہے محمودؔ تو سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی بعثت ہے

راجا رشید محمودؔ

میانِ تیرگی و نور دیوارِ رسالت ہے
ادھر بوجہل ہے' اس سمت دربارِ رسالت (ﷺ) ہے
خدا کو مان لینے سے مسلمانی نہیں آتی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
شبِ معراج تھی اظہار گویا اس حقیقت کا
بشر کی ہو نہیں سکتی' یہ رفتارِ رسالت ہے

کوئی انسان تو انساں کے حق میں بول سکتا ہے
گواہی دیں اگر پتھرؔ یہ معیارِ رسالت ہے
کمال اس میں نہیں' کوئی اگر اپنے کہیں اچھا
گواہی غیر دیں جس کی' وہ کردارِ رسالت ہے
تبسّمؔ' جاذبیّتؔ' حسن' زیبائی و رعنائی
گلوں نے پائی ہے جس سے' وہ شہکار رسالت ہے
علیؓ و فاطمہؓ' حسنینؓ اور خود سرورِ عالم (ﷺ)
خزاں آتی نہیں اس پر' یہ گلزارِ رسالت ہے

صادق جمیلؔ (لاہور)

رسالت کے فلک پر مہرِ انوارِ رسالت ہے
وجودِ مصطفیٰ (ﷺ) بے شبہ شہکارِ رسالت ہے
ہوئی تکمیلِ دیں اُن (ﷺ) پر' نہیں ہے کوئی شک اس میں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
نبی (ﷺ) کے نام پر یکجا ہو' فرقے مت بناؤ تم
ہمارے دائرے کی اصل پرکارِ رسالت ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ' عثمانؓ' علیؓ' حسنینؓ اور زہراؓ
انھی پھولوں سے مہکا کُنجِ گلزارِ رسالت ہے
وہ (ﷺ) ختم الانبیاء ہیں اور امام الانبیاء ہیں وہ
نبی (ﷺ) کے فرقِ اقدس پر ہی دستارِ رسالت ہے
"نفس گم کردہ می آید جنیدؔ و بایزیدؔ ایں جا"
سنبھل کر زائرو چلنا' یہ دربارِ رسالت ہے
نبی (ﷺ) سے ان کو نسبت ہے' یہ خود پر ناز کرتے ہیں
حرا' ثور و اُحُد' ہر ایک سرشارِ رسالت ہے

مدینہ ایسا گلشن ہے، کھلے ہیں پھول رحمت کے
یہاں کا کوچہ کوچہ باغِ بے خارِ رسالت ہے
لیے نورِ مدینہ دل میں ہے تنویرِ پھولؔ آیا
مدینہ آج بھی دیکھو ضیا بارِ رسالت ہے

تنویر پھولؔ

مُزیّن نطقِ ربّانی سے گفتارِ رسالت ہے
یہ قرآنِ مبیں تفسیرِ کردارِ رسالت ہے
نبی (ﷺ) جس میں قدم رکھ دیں وہ جنگل بھی گلستاں ہے
جہانِ رنگ و بو کی روح مہکارِ رسالت ہے
دلِ بیتاب سے کہہ دو، ذرا دھڑکے قرینے سے
یہ دربارِ رسالت ہے، یہ دربارِ رسالت ہے
فقط توحید سے حاصل مسلمانی نہیں ہوتی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
جو پہنچا جنبشِ ابرو سے پہلے عرشِ اعظم پر
وہ رفرف ہے محمد (ﷺ) کا، وہ رہوارِ رسالت ہے
درخشاں ہے مرے ایوانِ دل میں دین کا سورج
یہ احسانِ نبوّت ہے، یہ کردارِ رسالت ہے
وہ آقا (ﷺ) عاشقوں کے درمیاں تشریف لاتے ہیں
سحر یہ نعتیہ محفل بھی دربارِ رسالت ہے

سحرؔ فارانی (کامونکی)

ضمانت بخششِ زائر کی جب کارِ رسالت ہے
کھلا سب کے لیے طیبہ میں دربارِ رسالت ہے
ہے "اَوْ اَدْنیٰ" کے اعلانِ خدائے پاک سے ظاہر
جُڑا وحدانیت کے تار سے تارِ رسالت ہے

بہت ہیں لطف و احسان و مروّت کے یہاں موتی
کرم آثار اتنا بحرِ زخّارِ رسالت ہے
ہے دستارِ فضیلت ارض کی قُبّہ مدینے کا
سرِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) پہ دستارِ رسالت ہے
سنور جائے گی دُنیا اِس سے، ہو گی عاقبت اچھی
برائے طاعت و تقلید کردارِ رسالت ہے
عدم کے سایے چھائے ہیں ہر اک اقلیمِ ظلمت پر
سرِ انسانیت پر لطفِ ضَو بارِ رسالت ہے
نبی (ﷺ) کے ہاتھ کو خالق جب اپنا ہاتھ کہتا ہے
تو حامل وحی رب کی ہے جو گفتارِ رسالت ہے
ہر اک مومن کو ہے محمودؔ یوں تو اُنس حضرت (ﷺ) سے
جُدا سب سے ولیکن، ذوقِ انصارِ رسالت ہے

راجا رشید محمودؔ

یقیناً دین کی جاں شرطِ اقرارِ رسالت ہے
فروزاں اور تاباں شرطِ اقرارِ رسالت ہے
الستِ رب، وہ اقرارِ "بَلیٰ" میثاقِ نبیوںؑ کا
بنائے عہد و پیماں شرطِ اقرارِ رسالت ہے
اذاں میں، کلمہ، توحید میں، قرآن میں دیکھو
ہر اک میں ہی نمایاں شرطِ اقرارِ رسالت ہے
قسم قرآن کی، تم ہو رسولوں میں، کہا رب نے
سمجھ مقصودِ قرآں شرطِ اقرارِ رسالت ہے
ہر اک مُرسَل کو، ختم الانبیاء (ﷺ) کو ماننا لازم
"ہے تکمیلِ ایماں شرطِ اقرارِ رسالت ہے"

پڑھو تم غور سے اَحزاب کی چالیسویں آیت
برائے ہر مسلمان شرطِ اقرارِ رسالت ہے

نہیں جو مانتا اُن (ﷺ) کو، نہیں وہ صاحبِ ایماں!
کہ ہر مومن کا ایقاں شرطِ اقرار رسالت ہے

جہاں میں آنے والا ہے نہ بعد اُن (ﷺ) کے نبی کوئی
کہ اس کا ردِّ امکاں شرطِ اقرارِ رسالت ہے

چلا ہے پھولؔ اس کو ساتھ لے کر بزمِ ہستی سے
جوازِ باغِ رضواں شرطِ اقرارِ رسالت ہے

تنویر پھولؔ

بہ حسنِ رحمِ رحماں شرط اقرارِ رسالت ہے
پئے غُفرانِ میزاں شرط اقرارِ رسالت ہے

پئے تغلیطِ عصیاں شرط اقرارِ رسالت ہے
برائے لُطفِ رضواں شرط اقرارِ رسالت ہے

عنایاتِ اُلُوہی سے تمتّع کے لیے، لوگو!
جو سوچو تو اِک آساں شرط اقرارِ رسالت ہے

پہنچنا رُتبۂ حقّ الیقیں تک خوب ہے لیکن
برائے حِفظِ ایقاں شرط اقرارِ رسالت ہے

خدا بندے پہ سَتّر ماؤں سے بڑھ کر ہے پُر شفقت
مگر اس میں بھی ہاں ہاں، شرط اقرارِ رسالت ہے

شرائط دین پر چلنے کی کچھ کم تو نہیں، یارو!
پُر ان سب میں نمایاں شرط، اقرارِ رسالت ہے

جو ہے اقرارِ توحید خدا شرطِ مسلمانی
تو اس کے ساتھ یکساں شرط، اقرارِ رسالت ہے

بچانا چاہتا ہے رب جہنم سے جو بندوں کو
زِ رُوئے حرفِ قرآں شرط اقرارِ رسالت ہے

جو تُو خوشیوں کا شیدا ہے، اگر ہے یہ تری خواہش
کہ ہو دل میں چراغاں، شرط اقرارِ رسالت ہے

مدینے میں پہنچنے کی تمنّا ہے کسی کو بھی
تو اس کی ایک نمایاں شرط، اقرارِ رسالت ہے

تجھے اشعار پڑھنے کی اجازت حشر میں ہو گی
مگر سوچ اے سخنداں! شرط اقرارِ رسالت ہے

یہی محمودؔ مترشّح ہے قرآنِ مقدّس سے
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

راجا رشید محمودؔ

محمد (ﷺ) کے وسیلے سے ملی دُنیا کو ہر اک شے
وہی ہیں قاسمِ نعمت، دو عالم میں ہے اُن (ﷺ) کی جے

مِرے خُمِ خانۂ دل میں وِلائے ساقیِ کوثر (ﷺ)
اسی میخانے سے پیتا ہوں مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کی مے

رسولِ حق (ﷺ) کو جب اللہ نے فتحِ مبیں بخشی
ہُوا تھا سرنگوں طاغوت اور لرزا تھا تختِ کَے

صحابہؓ تھے ہزاروں جب رمی تھی آخری حج کی
شیاطیں سر میں ڈالے خاک، چلّانے لگے ہے ہے

سُرودِ حُبِّ احمد (ﷺ) بس گیا ہے دل کے تاروں میں
یہ وہ نغمہ ہے جو عشقِ نبی (ﷺ) کی مانگتا ہے نَے

رسولوں کے ہیں وہ (ﷺ) سردار اور ہیں محسنِ نسواں
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

حدیثِ پاک ہے جو دے طلاق اور مال واپس لے
وہ ہے اُس کُتّے جیسا، چاٹتا خود ہو جو اپنی قے
خدا کا شکر ہے، مدّاحِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) ہوں
ہے میرے بربطِ دل پر سدا صَلِّ عَلٰی کی لے
سخن کے گلستاں میں پھول کی ہر دم دعا ہے یہ
ثنا و حمد میں ہی زندگانی کا سفر ہو طے

تنویر پھولؔ

خدا کے فضل و احساں نے مری خاطر کیا ہے طے
کہ دُھن ایسی لگے مجھ کو کہ ہو نعتِ نبی (ﷺ) ہر لے
سراپا رحمت و رافت بنایا رب نے سرور (ﷺ) کو
برائے رحمت و رافت اُدھر دیکھے نہ کیوں ہر شے
تشخّص جو مسلمانوں کا تھا، تھی غیرت و عزّت
نبی (ﷺ) کے دشمنوں کے پاس ہے مرہُونہ کیا کیا شے
سیاست بینَ الاقوامی نہیں آقا (ﷺ) سے پوشیدہ
شیاطینِ یہودیّت مسلمانوں کے ہیں درپے
نبی جی (ﷺ)! کافروں کے آگے سے ہم چاٹتے کیوں ہیں
وہ اِستفراغِ سُوئے ہضم کو کرتے ہیں اب جو قے
نکالیں ملک کو سرکارِ والا (ﷺ)! اُس کو چُنگل سے
رہیں گے تابعِ فرمان امریکا کے ہم تا کے
شرائط ابجدِ ایماں کی ہیں توحید پر قائم
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
گدائے کوئے سرور (ﷺ) نے رکھا محمودؔ ٹھوکر پر
جو دیکھا جاہِ کسریٰ، تاجِ قیصر اور تختِ کے

راجا رشید محمودؔ

نبی (ﷺ) کے فیض سے دیکھو، مٹی ہر ایک ظلمت ہے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
بغیر اُن (ﷺ) کے رہِ حق کی نہیں ہے آگہی ممکن
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
ہدایت کے لیے اب تا ابد ہے ذات آقا (ﷺ) کی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
ضیائے کلمۂ توحید آتی ہے نظر اس میں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
اذاں میں ساتھ وحدت کے، گواہی ہے رسالت کی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
دلوں میں مشعلِ ایماں ہے اُن (ﷺ) کے نام سے روشن
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
یہ کہتا پھولؔ ہے ہر عندلیبِ باغِ ہستی سے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

تنویر پھولؔ

☆☆☆☆☆

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۸۵ واں

آٹھویں سال کا دوسرا ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

۷ فروری ۲۰۰۹ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

صاحبِ صدارت: عزیز کاملؔ

مہمانِ خصوصی: بشیرؔ رحمانی

مہمانِ اعزاز: تسنیم الدین احمد

مہمان شاعر: محمد اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی)

قاریٔ قرآن / ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

(چیئرمین سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل / مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور / صدر ''ایوانِ نعت'' رجسٹرڈ / معتمد عمومی ''انجمن خادمانِ اُردو'' / رکنِ مجلس عاملہ ''مجلسِ قائدِ اعظمؒ پاکستان'')

مصرعِ طرح:

''ذرّے کے آفتاب کرے پرتوِ کرم''

شاعر:

مرزا محمد منوّرؔ

(وفات: ۷ فروری ۲۰۰۰ء)

فروری ۲۰۰۹ء کا مشاعرہ

''ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم''

حمدِ باری تعالیٰ

نعتِ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء

غیر مردّف نعتیں

''پرتوِ کرم'' ردیف ۔ ''کرے، پڑے، لبے'' قوافی

''کرے پرتوِ کرم'' ردیف ۔ ''آفتاب، باب، شتاب'' قوافی

گرہ بند نعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبت ہو اُستوار اگر اُن (ﷺ) کی ذات سے
اُٹھیں نہ کیوں حجاب رُخِ ممکنات سے

ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم
قطرہ ہو بحر اک نظرِ التفات سے

جلوے جمال کے ہیں صفات آپ (ﷺ) کی مگر
ذاتِ جمال برتر و بالا صفات سے

ظلمت شعورِ بُعد ہے، احساسِ قُرب نور
وابستہ ذوقِ حال نہ دن سے، نہ رات سے

رحمت محیط ان (ﷺ) کی، احاطے میں ہر جہت
وارستہ اہلِ شوق ہیں بندِ جہات سے

منزل ہے اہلِ درد کی سرشاریٔ جنوں
مطلوب اور کیا ہو ممات و حیات سے

ہم پرتوِ نگاہِ کرم کے ہیں مُلتجی
برتر شرف یہ سلطنتِ کائنات سے

مرزا محمد منوّر

حمدِ باری تعالیٰ

رحمت سے تیری آس ہے دَر منزلِ عدم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

فتحِ مُبیں ہے تُو نے عطا کی حضور (ﷺ) کو
اُن کو بنایا تُو نے ہی شاہنشہِ اُمم

رحمٰن ہے، رحیم ہے، واحد، الٰہ تُو
سجدے میں گر کے کہتا تھا کعبے کا ہر صنم

بندوں کو آسرا ہے فَقط تیری ذات کا
غمگیں دلوں کے تُو ہی مٹاتا ہے سارے غم

"لَا تَقنَطُوا" سے ہم کو سہارا ملا عظیم
دل میں ہے تیری یاد تو آنکھیں ہیں اپنی نم

دُنیا نے ظلم ڈھائے ہیں، فریاد سُن لے تُو
صدقے میں مُصطفیٰ (ﷺ) کے سبھی دُور ہوں الم

ستّار! پردہ ڈال ہمارے عیُوب پر
ہم عاصیوں کا ہاتھ میں تیرے ہی ہے بھرم

سر خم ہُوا ہے سامنے ہر کج کُلاہ کا
اعلیٰ ہے تُو عظیم ہے، تُو ہی ہے ذی حشم

اس آستاں پہ تُو نے بُلایا فقیر کو
سجدے میں تیرا پھُول ہے، آگے ہے مُلتزم

تنویر پھُول (نیویارک)

یارب! ہے مجھ پہ بھی ترا بے انتہا کرم
کرتا جو رہتا ہوں تری حمد و ثنا رقم.

دیتا ہے ذکر تیرا ہی غمگیں دلوں کو چین
کرتا ہے نام تیرا ہی سب دُور رنج و غم

حور و ملک ہوں، جنّ و بشر ہوں کہ جانور
مولیٰ! ترے حضور ہی اک اک کا سر ہے خم

یارب! تری عطا سے ہی تیرے حبیب (ﷺ) کا
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

یارب! دکھا دے پھر سے مجھے روضۂ رسول (ﷺ)
فریاد کر رہی ہے مری تجھ سے چشمِ نم

میں ہوں گناہگار بھی، عصیاں شعار بھی
یارب! معاف کر دے پئے شافعِ اُمم (ﷺ)

بخشے نہ جائیں گے کسی صورت وہ حشر میں
اللہ کے بجائے جو ہیں پوجتے صنم

دیتا خدا ازل سے ہے اور دے گا تا ابد
اس کے خزانے تو کبھی ہوتے نہیں ہیں کم

جب ماورائے عقل ہے ذات و صفاتِ رب
پھر اُس کی عظمتوں کا بیاں کیا کریں گے ہم

بہرِ بلالؓ و کعبؓ و اویسؓ و حنین و زیدؓ
مولیٰ! عطا ہو مجھ کو بھی حُبِّ شہِ امم (ﷺ)

عاجزؔ کی ہو قبول دعا از پئے حضور (ﷺ)
یارب! دکھا دے پھر سے تو اپنا اسے حرم

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

دیتا ہے جس کو چاہے وہ مال و زر و نِعم
اس کی نوازشات کا ہے بے کنار یَم

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
پتّی کو ابرِ فیض کرے پھول تازہ دم

سارے جہاں کے کلمہ گو ہوں مُتّحد بہم
تاکہ مٹا دیں دہر سے کُفّار کا ستم

چاہے خدا تو جگمگا دیتا ہے شہرِ دل
تابش ہے اس کے نور کی رشکِ مہِ اُتم

سکّہ رواں اسی کا ہے ماہی سے تا سما
زیرِ نگیں اسیؐ کے ہے یورپ ہے یا عجم

ظلم و ستم مٹا دیں یہود و ہنود کا
پیدا ہو دل میں حوصلہ لے کر نیا جنم

غلبہ یہودیوں پہ دے ربِّ جہاں! ہمیں
اُمّت ترے حبیب (ﷺ) کی، بندے ترے ہیں ہم

فضلِ خدائے پاک سے حافظؔ جہان میں
ہے نغمۂ حیات کا جاری یہ زیر و بم

حافظؔ محمد صادق

ڈوبے ہوئے ہیں سر بسر بحرِ گنہ میں ہم
جاری ہے پھر بھی اے خدا، ہم پر ترا کرم

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
کرنیں ہیں مہرِ لطف کی رشکِ گُلِ اِرم

نعتِ رسولِ پاک (ﷺ) بھی معمول ہے مرا
حمدِ خدا بھی بارہا کرتا ہوں میں رقم

کرتا ہے دو جہاں میں اسے سرفراز وہ
آگے جو رب کے عجز سے ہوتا ہے سر بخم

لکھتا ہوں نعت اس لیے آقا حضور (ﷺ) کی
کرتا خدا پسند ہے نعتِ شہِ حرم (ﷺ)

جو حکم مانتا ہے خدا و رسول (ﷺ) کا
پاتا ہے عقل و فہم کی انسان وہ نِعَم
مانے گا جو خدا کو' وہ جنّت میں جائے گا
ہو گا مگر وہ دوزخی' پُوجے گا جو صنم
جو آن پر رسول ﷺ کی ہو جائے گا فدا
خالق بنائے گا اسے ممتاز و محترم
حافظؔ مطیعِ سرورِ دوراں (ﷺ) جو ہے' اسے
رکھتا خدائے پاک ہے' خوشحال و محتشم

حافظ محمد صادق

دے وہ گدائے رہ نشیں کو تاج و تختِ جم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
عالم شہود و غیب کی ہے ذاتِ کبریا
لاریب جانتا ہے وہ ہر چیز بیش و کم
اس کی نوازشات ہیں انمول و بے طلب
کرتا عطا ہے نعمتیں بے دام و بے درم
سچائیوں کا ملتا ہے اس سے ہی ہر سراغ
پندار و جبر و کبر کے جھوٹے ہیں سب صنم
کرتا ہے دستگیری ہر اِک ابتلا میں وہ
تھامے ہے گام گام ہمیں اس کا ہی کرم
نیّرؔ ظلامِ جہل سے دیتا ہے وہ نجات
تیرہ شبی میں روشنی پہنچائے ہے بہم

ضیا نیّرؔ (لاہور)

ہر سال دیدِ کعبۂ رحمان ہے اہَم
ہے احقرُ العباد پر یہ لطف مُغتنم
پیشِ درِ غفور کھڑا دیکھیے مجھے
خاموش' سر خمیدہ' بندھے ہاتھ' آنکھ نم
اُمید التفات ہے دونوں ہی سے مجھے
رب مُعطیٔ نِعَم' ہے' نبی (ﷺ) قاسمِ نِعَم
یوں بھی ہُوا ہوں دید درِ رب سے مُستفید
دل میں بسائے آ گیا اللہ کا حرم
تخلیق سب ہے مالک و معبود کی فقط
اِقلیم ہو عرب کی کہ ہو کشورِ عجم
فرمایا مصطفیٰ (ﷺ) نے کہ اللہ ہے' تو ہے
اپنے لیے تو بس یہی اک بات ہے اَہَم
جب تک نہ رُوئے سرورِ کونین (ﷺ) دیکھ لوں
اُس وقت تک نکالنا مالک! نہ میرا دم
محمودؔ مُفتخر ہے اِس اعزازِ خاص پر
اِس کو ملا ہے حامدِ حمدِ خدا قلم

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعتِ سیّدُ الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء

کافی ہے مجھ کو دولتِ لطفِ شہِ اُمم (ﷺ)
دُنیا ہزار کرتی رہے فکرِ بیش و کم

قرطاس خوش نصیب ہے، خوش بخت ہے قلم
دونوں ہیں وقف بہرِ ثنائے شہِ اُمم (ﷺ)

سب سے زیادہ اُن کی عطاؤں کا ذکر ہو
ہم اپنی مفلسی کا کریں ذکر کم سے کم

آنکھوں میں اپنی اشکِ ندامت لیے ہوئے
محتاجِ چشمِ لطف ہیں عصیاں شعار ہم

کونین کے وجود کا باعث حضور (ﷺ) ہیں
قبضے میں جس کے جان ہے، اُس ذات کی قسم

مجھ کو یقیں ہے روزِ جزا نعت کے طفیل
میں بھی ملوں گا زیرِ لوائے شہِ امم (ﷺ)

ہر ذرّہ اُس کا رُوکشِ نجم و قمر ہوا
خاکِ حجاز پر جو لگے آپ (ﷺ) کے قدم

اے رحمتِ خدا! تیری رحمت کی خیر ہو
ہم بھی ہیں ملتجی عطا، سائلِ کرم

یادِ نبی (ﷺ) ہے فرحتِ روح و دل و نظر
ذکرِ نبی (ﷺ) ہے دافعِ رنج و غم و الم

آقا (ﷺ) کا ذکر و فکر ہی جس کا شعار ہو
وہ روح بھی عظیم ہے، وہ تن بھی محترم

انوار کا نزول ہوا آسمان سے
جب بھی ثنائے سرورِ عالم (ﷺ) ہوئی رقم

وَالشّمس کا ہو رنگ کہ ہو وَالضُّحٰی کی باس
دونوں میں ہے نہاں رُخِ محبوب (ﷺ) کی قسم

ناچیز کو شرف سے مُشرّف کرے وہ ذات
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

رہتی ہیں مجھ سے جُملہ بلائیں گریز پا
پڑھ کر درودِ پاک میں کرتا ہوں خود کو دَم

نازشؔ بہ فیضِ حضرتِ حسّانؓ مرحبا
محوِ ثنائے سرورِ دیں (ﷺ) ہے مرا قلم

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

ہم پر نظر کرم کی ہو شاہنشہِ اُمم (ﷺ)
دُنیا نے ہم پہ توڑے ہیں آقا (ﷺ)! بڑے ستم

احسانِ حق تعالیٰ ہے تخلیق آپ (ﷺ) کی
مخلوقِ کائنات پہ یہ لُطف ہے اہم

رحمت بنایا آپ (ﷺ) کو سب عالمین کی
ہے موجزن جہانوں میں لُطف و کرم کا یم

دونوں جہاں میں دے دیا رستہ فلاح کا
سُلجھا دیے ہیں آپ (ﷺ) نے اس رہ کے پیچ و خم

تشریف آپ (ﷺ) لائے تو آتش کدہ بُجھا
نوروز میں بدل گئی دُنیا کی شامِ غم

نُور الہُدیٰ (ﷺ) کے نُور سے دل مستنیر ہے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

دل کو سکون مل گیا دربارِ شاہ (ﷺ) میں
طیبہ میں جا کے مٹ گئے سب رنج، ہر الم

یہ مرتبہ ملا نہ کسی اور کو یہاں
عرشِ علیٰ پہ پہنچے ہیں سرکار (ﷺ) کے قدم

صبح و مسا میں گنبدِ خضرا کو دیکھ لوں
آنکھوں کے سامنے ہو مرے، ایسا جامِ جم

بے شک حضور (ﷺ) صاحبِ خُلقِ عظیم ہیں
قرآں میں دیکھو کہتی ہے یہ سُورۂ قلم

کرتا ثنا ہے آپ (ﷺ) کی خُود خالقِ جہاں
کیا کوئی مدح آپ کی اب کر سکے رقم

باغِ جہاں میں پھول ہے پامال ہو گیا
آیا ہے در پہ آپ (ﷺ) کے، اس کی ہے آنکھ نم

تنویر پھول

سب انبیاء سے بڑھ کے ہے وہ ذاتِ محترم
جس کی ہر اک ادا کی اُٹھاتا ہے رب قسم

اِیمان ہے یہ میرا کہ میرے حضور (ﷺ) کا
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

جس کو خدا نے شافعِ روزِ جزا کہا
ہم عاصیوں کا ہاتھ میں ہے اُس کے ہی بھرم

پڑھ کر درود اُن پہ جو مانگی گئی دُعا
بھاگے ہیں دُم دبا کے سبھی درد و رنج و غم

ہٹ جائیں وہ حضور (ﷺ) کے صدقے میں اے خدا!
حائل جو میری رہ میں ہیں کوہِ غم و اَلم

صُورت کوئی حضور (ﷺ)! کہ پھر آ کے طیبہ میں
آنکھوں سے اپنی کر لوں میں نظارۂ حرم

طیبہ میں آ کے آپ کا دریوزہ گر بنوں
پوری یہ آرزو مری ہو اے شہِ اُمم (ﷺ)!

لکھنے جو شب کو نعتِ نبی (ﷺ) بیٹھتا ہوں میں
لو دینے لگتے ہیں مرے قرطاس اور قلم

ہے دست بستہ تجھ سے خدایا! مری دُعا
کرتا رہوں حضور (ﷺ) کی نعتیں سدا رقم

چمکے وہ ذرّے شمس و قمر کی طرح ذکیؔ!
جن پر بھی پڑ گئے مرے سرکار (ﷺ) کے قدم

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

توفیق اے خدا! مجھے پہنچا دے یہ بہم
لکھتا رہوں مَیں مدحتِ سرکار (ﷺ) دم بہ دم

آتے ہی در پہ آپ کے اے شاہِ ذی حشم (ﷺ)
ہر شاہ سر کو کرتا ہے با صد نیاز خم

بے حد جو اپنی اُمّتِ عاصی پہ ہیں کریم
درکار مجھ سے عاصی کو بھی اُن کا ہے کرم

قُدسی بھی آ کے چومتے ہیں اُس کو بار بار
ہو جائے جو جبیں درِ سرکار (ﷺ) ہی میں ضم

حائل جو راہ میں ہیں تو کثرت سے پڑھ درود
ہو جائیں گے وہ سارے زمیں بوس کوہِ غم

بُجھتی سی میری آنکھوں کو مل جائے گی ضیا
سرکار (ﷺ)! آ کے دیکھ لوں گر آپ کا حرم

اِک بار پھر میں جاؤں گا در پر حضور (ﷺ) کے
فرما دیا جو آپ نے اِک بار پھر کرم

روزِ حساب نعت نگاری کے فیض سے
اُس رحمتِ تمام (ﷺ) کے سایے میں ہوں گے ہم

یا رب! زباں پہ ہو مِری جاری درودِ پاک
رُکنے لگے جو میرے تنفّس کا زیر و بم

دنیا میں بھی حضور (ﷺ) نے رکھّا سدا خیال
عقبیٰ میں بھی رکھیں گے وہ میرا ذکی بھرم

رفیع الدین ذکی قریشی

درکار مجھ کو مال، نہ کچھ خواہشِ حشم
میں چاہتا ہوں پیرویِ شاہِ محترم (ﷺ)

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
گلشن بنے، جہاں پہ پڑے آپ (ﷺ) کا قدم

مل جائے گر اقامتِ شہرِ شہِ حرم (ﷺ)
مجھ کو نہ ہو گی آرزوئے جنّتِ ارم

لکھتا رہوں گا اس گھڑی تک نعت آپ (ﷺ) کی
جب تک رواں رہے گا مرا نعت میں قلم

صَلِّ عَلیٰ کا ورد جب کر کے وضو کیا
کافور ہو گئے مِرے یک لخت رنج و غم

دنیا میں سرخروئی کی تم کو طلب ہے گر
اُسوہ کی پیروی کرو یہ کام ہے اَہم

شانِ نبی (ﷺ) کے سامنے حیثیّت اس کی کیا
قیصر ہو یا کہ دارا ہو، فغفور ہو کہ جم

نقشِ قدم پہ ان کے چلو، پاؤ گے نجات
ہے رہبری رسولِ مکرم (ﷺ) کی پُرحکم

دریوزہ گر ہو یا کہ ہو سلطانِ کج کُلاہ
ہوتا ہے در پر آپ (ﷺ) کے باعجز سر بخم

برکت رسولِ پاک (ﷺ) کی ہے یہ کہ ہر گھڑی
سازِ حیات کا رواں حافظ ہے زیروبم

حافظ محمد صادق

خُلقِ نبی (ﷺ) کا گر کریں چرچا جہاں میں ہم
اسلام نشر ہو گا زمانے میں دم بہ دم

ڈھاتے تھے جو حضور (ﷺ) کے اصحابؓ پر ستم
نارِ سقر میں جل کے وہ ہو جائیں گے بھسم

دشمن نبی (ﷺ) کے ہو گئے نابود اور عدم
کونین میں رہیں گے سدا آپ (ﷺ) محتشم

فوزِ مبیں ہے، آپ (ﷺ) کا رشکِ مہِ اُتم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

لازم ہے یہ کہ اس کی سبھی پیروی کریں
بے شک رہِ نجات ہے سرکار (ﷺ) کا قدم

دم ناک میں کیا ہے یہود و ہنود نے
چشمِ کرم اے شمعِ درخشندۂ حرم (ﷺ)!

جو حُرمتِ رسول (ﷺ) پہ قربان ہو گئے
دنیا میں اونچا کر گئے اسلام کا عَلَم

سینے سے دشمنوں کو لگا کر حضور (ﷺ) نے
تاریخِ دہر میں کیا باب اک نیا رقم

اسلام کے دفاع و تحفّظ کے واسطے
اُمّت رسولِ پاک (ﷺ) کی ہو مُتّحد بہم

جھگڑا کھڑا ہو گر کوئی اُمّت میں باہمی
لازم ہے یہ کہ ہم بنائیں آپ (ﷺ) کو حَکم

حاجت سے بڑھ کے دیتے تھے محتاج کو نبی (ﷺ)
جود و سخا کا آپ (ﷺ) تھے اک بے کنار یم

غزووں میں رہتے آپ (ﷺ) صفِ اوّلین میں
اتنے جری تھے اور تھے وہ صاحبِ ہمم

چرچا رسولِ پاک (ﷺ) کا حافظؔ ہے ہر جگہ
ملکِ عرب ہو یا کہ ہو وہ کشورِ عجم

حافظ محمد صادق

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ سے ہو جس کی آنکھ نم
سمجھے کہ اس پہ ہو گیا سرکار (ﷺ) کا کرم

دل عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہو سرشار اور قلم
کرتا رہے ثنائے حبیبِ خدا (ﷺ) رقم

وہ دن بھی آئے جلد کہ طیبہ کو جائیں ہم
مل جائے شادمانی، مٹیں سارے رنج و غم

لب پر درود پاک ہو، گردن تری ہو خم
یوں عجز اور نیاز سے ہو حاضرِ حرم

فیضِ نظر سے قطرہ بنے بے کنارِ یم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

قطرے کو دُرِّ ناب کرے ان کی اِک جھلک
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

کھاری کنوئیں کو میٹھا کرے آپ کا لُعاب
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

کوثر کی نہر سے وہ مٹائیں گے تشنگی
مُعطی خدا نے جن کو کیا قاسمِ نِعَم

اللہ کی عطا سے خبر رکھتے ہیں تمام
اپنے غلاموں کی وہ شہنشاہِ ذُوالکرم (ﷺ)

محشر میں ہو گا دیدنی منظر کہ جب حضور (ﷺ)
محمُود کے مقام پہ ہوں گے بصد حشم

فردِ عمل میں کچھ نہیں، دامن ہے داغ داغ
پھر بھی حضور ﷺ رکھیں گے محشر کے دن بھرم

مانا کہ طیبہ دور ہے اور زادِ رہ نہیں
ہے التفات ان کا تو منزل ہے دو قدم

نوریؔ نبی ﷺ جو ایک کرم کی نظر کریں
عصیاں مُعاف اور خطائیں ہوں کالعدم

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور شریف)

بیتاب دل ہے اور تخیُّل کا سَر ہے خم
آنکھیں نبی (ﷺ) کے ہجر میں رہنے لگی ہیں نم

لکھّا ہے نام آپ کا نامِ خدا کے بعد
کس درجہ با اَدب ہے مرا سرنگوں قلم

وہ رحمتِ تمام ہیں، وہ مُشفقِ جہاں
رکھتے ہیں مشکلات میں عاصی کا وہ بھرم

سورج اُگے ہیں رُشد و ہدایت کے اُس جگہ
ظلمت کدے میں آپ (ﷺ) نے رکھے جہاں قدم

وہ مہربان ہو کے اگر ڈال دیں نظر
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

دوشِ صبا پہ آئے ہیں گلشن میں جب حضور (ﷺ)
نظروں کا نور بن گئی نرگس کی چشمِ نم

عشقِ رسولِ پاک (ﷺ) میں جو ہو گیا شہید
اُس کے لیے سجائی گئی ہے رہِ ارم

آئی ہیں لینے گنبدِ خضرا سے رحمتیں
لے کر چلے جو ہاتھ میں ہم دین کا عَلم

اے رہبرِ زمانہ! کرم کی ہو اِک نظر
آفت کی رہگوار میں ہر سمت ہیں ستم

جس دل کو گھر بنا لیا ذاتِ کریم نے
اُس دل کو مل گئی ہے سحرؔ عظمتِ حرم

سحرؔ فارانی (کامونکی)

مَیں ہُوں غلام آپ کا اے سرورِ اُمم (ﷺ)!
لُطفِ نگاہ کیجیے ذُوالمجد والکرم

تُم حُسنِ باکمال ہو، تُم نُورِ لازوال
اللہ کی نظر میں نہ کیوں کر ہوں محترم

فرمان اُن پہ عرش سے آتے ہیں پَے در پَے
جبریلؑ کیوں نہ آئیں حضوری میں دم بدم

قُرباں کروں خوشی سے زمانے کی سرخوشی
مل جائے میرے دل کو اگر شاہِ دیں (ﷺ) کا غم

ایسے میں کیجیے گا کرم رحمتِ تمام (ﷺ)!
اُمت کو ڈس رہے ہیں نئے دَور کے سِتم

جنگل میں جسم و جاں کے مہکتی ہے خُلدِ شوق
طیبہ کی سمت جب بھی اُٹھاتا ہوں میں قدم

طُوفاں میں حادثات کے، جب گھر گیا ہوں میں
مجھ کو بچانے آئے ہیں سرکار (ﷺ) یم بہ یم

اے رحمتِ زمانہ! بچا لیجیے مجھے
دُنیا تو گھولتی ہے مرے جسم و جاں میں سم

اللہ کی طرف سے مجھے آئے ہیں سلام
ہجرِ نبی (ﷺ) میں جب بھی ہُوئی میری آنکھ نم

میرے قریب دردِ مصائب ہو، کیا مجال
میرے حریمِ دل میں محمد (ﷺ) کا ہے حرم

اے کاش! تا بہ خُلد رہو مُجھ پہ مہرباں
تم سے ہی آبرو ہے، تمھی سے مرا بھرم

دُنیا کی اُلجھنوں سے نکلتا ہوں جب بشیرؔ
لکھتا ہے نعت عشقِ نبی (ﷺ) میں مرا قلم

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

کرتا ہے جو بھی نعتِ حبیبِ خدا (ﷺ) رقم
ان (ﷺ) کے ہی ساتھ جائے گا وہ جانبِ ارم

جس نے درِ حضور (ﷺ) پہ خود کو جھکا دیا
شاہوں کے سامنے نہیں کرتا وہ سر کو خم

سایہ نصیب ہو گا جسے بھی حضور (ﷺ) کا
خورشیدِ حشر کا اسے ہو گا نہ کوئی غم

جود و سخائے قاسمِ نعمت ہے دیدنی
''ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم''

ملتا ہے جو بھی کچھ جسے اس کائنات میں
ملتا ہے بالیقیں اسے بہرِ شہِ امم (ﷺ)

رکھے گا لاج میری بھی میدانِ حشر میں
ہے آپ ہی کے ہاتھ میں آقا (ﷺ) مرا بھرم

لکھتا رہوں میں شام و سحر جس سے حمد و نعت
سرکار (ﷺ)! مرحمت ہو مجھے ایسا ہی قلم

دنیا و آخرت میں بھلائی کے واسطے
درکار ہے حضور (ﷺ) ہمیں آپ کا کرم

فرمائے گا اس کی شفاعت بروزِ حشر
عاجز کی التجا ہے یہ اے شافعِ امم!

محمد ابراہیم عاجز قادری

محبوبِ ربِّ عرش کا ہے فیض کیا یہ کم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

ہر کائنات نور سے معمور ہو گئی
جب آمنہؓ کے گھر میں نبی (ﷺ) نے لیا جنم

قسمت پہ ناز کیوں نہ کرے عرشِ پاک بھی
رکھے جو اس پہ ہیں شہِ کونین (ﷺ) نے قدم

آ جائیں بے دھڑک وہ درِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ سب
کر بیٹھے اپنی جانوں پہ جو لوگ ہیں ستم

ظاہر نہ ہوتا کچھ بھی، جو آتے نہیں حضور (ﷺ)
قائم ہمیشہ رہتا ہر ایک چیز پر عدم

تحت الثریٰ سے عرشِ خدائے مجید تک
کرتے ہیں بالیقیں سبھی ذکرِ شہِ امم (ﷺ)

ہم کیوں نہ صبح و شام کریں ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ)
جب ذکرِ پاک ان کا ہے درمانِ رنج و غم

دربارِ شاہِ دیں (ﷺ) سے ہمیں نعت کے لیے
مضمون اور قافیے ہوتے ہیں سب بہم

عاجز کی التجا ہے یہی آپ سے حضور (ﷺ)!
ہر دم کرے یہ آپ کی نعت و ثنا رقم

محمد ابراہیم عاجز قادری

ان پر کرم ہے رب کا تو لطفِ شہِ اُمم (ﷺ)
جن کے لبوں پہ ذکرِ پیمبر (ﷺ) ہے دم بہ دم

وہ کیوں کریں نہ مدحِ رسولِ خدا (ﷺ) رقم
اللہ نے کیا ہو عطا جن کو بھی قلم

ایمان بھی، عقیدہ بھی، مسلک بھی یہ مرا
جاتی ہے شہرِ طیبہ سے ہو کر رہِ ارم

عجز و نیاز و شوق کے ہیں راہرو وہ لوگ
ہاتھوں میں جن کے مدحِ پیمبر (ﷺ) کا ہے عَلَم

ضبطِ بیاں میں آئیں نہ ان کی عنایتیں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

مامور اُن (ﷺ) کے ایک اشارے پہ ماہتاب
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

گر اک نگاہِ لطف کریں اس پہ بھی حضور ﷺ
قیصر گناہگار کا رہ جائے گا بھرم

عبدالحمید قیصر (لاہور)

قرطاسِ دل پہ نعتِ پیمبر (ﷺ) کریں رقم
ذکرِ جمیلِ سرورِ عالم (ﷺ) ہو دم بہ دم

مقصود اس سے توشۂ عقبیٰ کا ہے حصول
مدحت طرازِ خواجہ (ﷺ) ہوا یوں مرا قلم
قطرہ نگاہِ فیض سے دریا مثال ہے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
یادِ حضور (ﷺ) وجہِ سکوں ہے نفَس نفَس
ذکرِ رسولِ محتشم (ﷺ) ہی سے ہے دم میں دم
سرشاریِ قلب و روح کی درکار ہے اگر
ہے بادۂ حجاز کا اِک گھونٹ مُغتنم
ملتے ہیں ہونٹ جس طرح نامِ حضور (ﷺ) سے
ہو جائے ویسے ملّتِ اسلامیہ بہم!
کشمیر ہے ہُنُود کے ہاتھوں لہو لہو
کب ختم ہو گی یا نبی (ﷺ) یہ داستانِ غم
نیّرؔ خدائے مصطفیٰ (ﷺ) سے ہے مری دُعا
رکھیں بروزِ حشر بھی آقا (ﷺ) مرا بھرم!

ضیا نیّرؔ

جب بھی سنبھالیں شوق سے ہم شہپرِ قلم
محبوبِ ذوالجلال (ﷺ) کی مدحت کریں رقم
نقشِ قدم پہ سرورِ کونین (ﷺ) کے چلیں
منزل سے دور کر نہ سکے لغزشِ قدم
ایسے میں خوش نظر کہ جدھر بھی اُٹھے نظر
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
شاہِ عرب (ﷺ) کی شانِ کریمی کا فیض ہے
جو گونجتا درود سے ہے خطۂ عجم

آنکھوں کی روشنی ہے تو دل کا سُرور ہے
مکّے کا ہو حرم یا مدینے کا ہو حرم
الفاظ پُر بہار ہوں، افکار بے مثال
گوہرؔ جو بزمِ نعت میں قائم رہے بھرم

گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد، خانیوال)

ہونٹوں پہ ذکر اُن (ﷺ) کا ہی جاری ہو دم بدم
وقتِ قضا نصیب ہو دیدِ شہِ اُمم (ﷺ)
قابل کہاں میں، پھر بھی یہ دل میں ہے آرزو
رکھ دوں جبیں جہاں پہ رکھا آپ (ﷺ) نے قدم
اُن (ﷺ) کی نگاہِ لطف کا فیضان چاہیے
کُھل جائیں قلب و ذہن پہ اَسرارِ کیف و کم
جود و کرم ہے آپ (ﷺ) کا بے حدّ و بے حساب
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
تاریک دل کو حاملِ انوار کیجیے
میرے کریم (ﷺ)، خاک بسر کا رکھیں بھرم
ہم پر سحابِ جود برستا رہے سدا
دُھلتے رہیں گناہ، مٹیں سارے رنج و غم
جس کو ملا ہے، قاسمِ نعمت سے ہی ملا
اس میں نہیں کلام، ملا کس کو بیش و کم
جب خود خدائے پاک ہے مدّاحِ مصطفیٰ (ﷺ)
پھر ہم عقیلؔ نعتِ نبی (ﷺ) کیا کریں رقم

عقیلؔ اختر (لاہور)

دونوں مقام پر رہیں سب لوگ سر بخم
عقبہ نبی (ﷺ) کا ہو کہ درِ رب کا مُلتزم

ہجرِ دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) کی قسم
لگتا ہے خوب زِشت مجھے اور شہد سم

نعتوں میں بھی ہے مدح خداوندِ ذُوالجلال
کرتا ہوں حمد میں بھی مَیں نعتِ نبی (ﷺ) کو ضم

سوچے کوئی تو ربّ جہاں کا ہے گھر وہی
اسمِ حضور (ﷺ) ہو گیا جس دل پہ مُرتسم

یہ جو نظامِ زیست نبی (ﷺ) لے کے آئے ہیں
ہر اک نظامِ دہر ہُوا اِس سے کالعدم

گزرے حضورِ پاک (ﷺ) سرِ کہکشان و چرخ
اور عرشِ کبریا نے بھی اُن کے لیے قدم

لے ہوش کی، اے زائرِ شہرِ رسولِ پاک (ﷺ)!
گردن جھکی ہوئی ہو تو آنکھیں ہوں تیری نم

ہو گی نہ حشر تک بھی اُسے اشتہا کبھی
کھا کر تمورِ طیبہ ہُوا ہو جو پُر شکم

کیا فائدہ جو راہِ نبی (ﷺ) میں نہ خرچ ہو
جتنی بھی چاہے رکھّی رہے جیب میں رقم

بھیجے زمیں پہ انبیاءؑ رب نے بہت، مگر
یہ سلسلہ ہے آقا و مولا (ﷺ) پہ مُختتم

یہ وجہِ افتخار ہے، یہ باعثِ سکوں
پڑھتا نہیں درود مِرے گھر میں کوئی کم

محمود میرا داعیہ یہ ہے بہ فضلِ رب
کرتا رہوں گا حشر تک مدحِ نبی (ﷺ) رقم

راجا رشید محمود

مشکل ترین کام کرے، پرتوِ کرم!
زندہ لہو بدن میں بھرے، پرتوِ کرم!

شاخوں پہ برگ و بار سجا دے وہ آن میں
سُوکھے ببول کر دے ہرے، پرتوِ کرم

ہر صبح گلستاں میں نسیمِ سحر کے ساتھ
پھولوں پہ اوس قطرے دھرے پرتوِ کرم

ظالم کا بھی غرور ملا دے وہ خاک میں
مظلوم کی مدد بھی کرے پرتوِ کرم

ناچیز کو بھی چیز بنا دے وہ دفعتاً
"ذرّے کو آفتاب کرے، پرتوِ کرم"

کاملؔ کسی کے بس میں نہیں ہیں تمام کام
کاملؔ ہر ایک کام کرے پرتوِ کرم

عزیز کاملؔ (لاہور)

اک بار جو نبی (ﷺ) کا پڑے پرتوِ کرم
کیوں میرا ہر نَفَس نہ بنے پرتوِ کرم

وہ عکسِ ذاتِ نورِ خدا ہیں اور ان کا ہی
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

محبوبِ ذوالجلال (ﷺ) کا سایہ نصیب ہو
تقدیر میں ہماری لکھے پرتوِ کرم

صدّیقؓ اور عمرؓ بھی ہیں پہلو میں آپ (ﷺ) کے
تا حشر دے گا ان کو مزے پرتوِ کرم

ہو جائے جو تصوّرِ محبوبِ رب (ﷺ) میں گم
اس کی حیات خود ہی لگے پرتوِ کرم
تم گر درود اپنے نبی (ﷺ) پر پڑھا کرو
چھایا تمھارے سر پہ رہے پرتوِ کرم

شفیق احمد شفیق بریلوی (کراچی)

قُبّہ کے عکس کی طرح سے پرتوِ کرم
آقا (ﷺ) کا میرے دل میں بسے پرتوِ کرم
یادِ مدینہ جب بھی بنے پرتوِ کرم
احقر کو اذنِ حاضری دے پرتوِ کرم
اسمِ حضور (ﷺ) سے ہُوا اَحوال پر مرے
عکسِ عطا گہے تو گہے پرتوِ کرم
خالق کرے کہ آقا و مولا (ﷺ) کا صبح و شام
خُدّام کے سروں پہ رہے پرتوِ کرم
دیکھا جو سُوئے شہرِ پیمبر (ﷺ) تو پا لیا
گاہے پرے تو گاہے ورے پرتوِ کرم
امداد کو پکارے جو آقا حضور (ﷺ) کو
اس کی طرف مدد کو بڑھے پرتوِ کرم
یہ کہہ رہی ہے زندگی بوذرؓ و بلالؓ
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
محمود یہ جو نعت میں لیتا ہے لطف تُو
یہ پرتوِ کرم ہے، ارے! پرتوِ کرم

راجا رشید محمود

وَا جُودِ شہ (ﷺ) کا باب کرے پرتوِ کرم
طیبہ میں باریاب کرے پرتوِ کرم
بے بال و پر ہُوں، آبلہ پائی کا خوف کیا
ہر خار کو گُلاب کرے پرتوِ کرم
اُن (ﷺ) کی عطا کو دیکھ کے حاتم ہے مُنفعل
ہر لُطف بے حساب کرے پرتوِ کرم
یہ التجا ہے مُجھ کو بھی دو گز زمیں ملے
طیبہ میں محوِ خواب کرے پرتوِ کرم
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"
سورج کو بھی سحاب کرے پرتوِ کرم
کوثر پہ اُن (ﷺ) کو دیکھ لُوں، بس دیکھتا رہوں
جب خُود کو بے نقاب کرے پرتوِ کرم
اِک اُمّتی حقیر پہ اتنی نوازشیں
غرقِ یمِ حجاب کرے پرتوِ کرم
شافع بنایا رب نے انھیں مُذنبین کا
عاصی کو آب آب کرے پرتوِ کرم
آقا (ﷺ)! نوازا آپ (ﷺ) نے تنویرؔ پھولؔ کو
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

تنویرؔ پھولؔ

اس طرح فیضیاب کرے پرتوِ کرم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
ممکن ہے عین خار مغیلاں کہ ایک دن
پیکر ترا گُلاب کرے پرتوِ کرم

شب خیزیاں بھی رشک کریں اُس کی نیند پر
سیراب جس کے خواب کرے پرتوِ کرم

قطرے میں بند کر دے سمندر کی وسعتیں
جب وا عطا کا باب کرے پرتو کرم

اے بحرِ منجمد! تری ہر ایک لہر کو
تصویرِ اضطراب کرے پرتوِ کرم

ہم عمرِ خضر کر دے تجھے اک نگاہ سے
تجھ پر کرم حُبابؔ کرے پرتوِ کرم

آتا نہیں بلالؓ سا کوئی نظر جمیلؔ
جب چشمِ انتخاب کرے پرتوِ کرم

صادق جمیلؔ (لاہور)

پتھر کو ماہتاب کرے پرتوِ کرم
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

نکہت نبی (ﷺ) کے آنے سے صحرا کو مل گئی
کانٹے کو بھی گلاب کرے پرتوِ کرم

ان کی نگاہِ لطف کا کیسا ہے معجزہ
قطرے کو بھی سحاب کرے پرتوِ کرم

جو رُویتِ حضور (ﷺ) کا طالب ہے دہر میں
کب اس سے پھر نقاب کرے پرتوِ کرم

اس شہرِ علم و نور و ہدایت کے فیض سے
ہر لفظ کو کتاب کرے پرتوِ کرم

ہے حرف حرف جس کا ہدایت کی روشنی
تشکیل وہ نصاب کرے پرتوِ کرم

ہے یہ دعا ریاضؔ کی بابِ حضور (ﷺ) پر
وا اس کے دل کا باب کرے پرتوِ کرم

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

طیبہ میں باریاب کرے پرتوِ کرم
وا رحمتوں کے باب کرے پرتوِ کرم

پرتَو ہی جب ہے لطفِ رسولِ کریم (ﷺ) کا
ہر عرض مُستجاب کرے پرتوِ کرم

آقا (ﷺ) کی شفقتوں پہ تمھیں گر یقین ہو
رادفاعِ اضطراب کرے پرتوِ کرم

سایہ فگن ہے ہم پہ کرم آنحضور (ﷺ) کا
ہم سے کب اجتناب کرے پرتوِ کرم

دنیا و آخرت کے ہر اک امتحان میں
مومن کو کامیاب کرے پرتوِ کرم

رکھتی ہیں ٹھنڈکیں وہ عطا ہائے مصطفیٰ (ﷺ)
دوزخ کو آب آب کرے پرتوِ کرم

جس سمت ہوں جہان کی بے اعتنائیاں
رُخ اُس طرف شتاب کرے پرتوِ کرم

خاطی نوازی اس کو کہو جب رشیدؔ کے
احساس سے خطاب کرے پرتوِ کرم

جو خوف میرے دل میں تھا یوم الحساب کا
اس کو خیال و خواب کرے پرتوِ کرم

سرکار (ﷺ) کے کرم نے دیا خاک کو عروج
بھائی کو بوترابؓ کرے پرتوِ کرم

دیکھو نبی (ﷺ) کی غور سے مُعجز نمائیاں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

نعتِ نبی (ﷺ) کا ملنے لگے رب سے جب صلہ
محمود انتخاب کرے پرتوِ کرم

راجا رشید محمود

تھل نُوں وی آب آب کرے پرتوِ کرم
ریجھاں نوں وی گلاب کرے پرتوِ کرم

ہر سکھ دے دُکھ تے کیہڑا رکھیا سو ایس توں
دُکھاں دے رُخ نقاب کرے پرتوِ کرم

کپڑے پوا دے حمد نوں مِٹھی اواز دے
اِتہاس دا وی باب کرے پرتوِ کرم

چمکار جہڑا ویکھ لئے خالق دی دید دا
ہر دل نوں آب تاب کرے پرتوِ کرم

نسبت نبی (ﷺ) دی تک کے ایہ آکھن حساب دان
ماضی دا نہ حساب کرے پرتوِ کرم

ریہڑے جیہے بشیر نوں باوا بنا کے' اِنج
"ذرّے نوں آفتاب کرے پرتوِ کرم"

بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)

رکھے بھرم ہمارا ہیں آقائے محترم (ﷺ)
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

فضلِ خدا ہے' سرورِ عالم (ﷺ) کا فیض ہے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

رحمت ہے عالمین پہ سرکار (ﷺ) کا وجود
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

صدقے میں اُن (ﷺ) کے بن گئی دُنیائے آب و گِل
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

تخلیقِ کائنات کا حاصل وہی تو ہیں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

دستِ کرم میں آپ (ﷺ) کے احقر کی لاج ہے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

ماہِ حرا کے نُور سے اندھیرے مٹ گئے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

سُلطانِ انبیاء (ﷺ) کا کرم ہے جہان پر
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

صُحبت کا وہ اثر تھا کہ دُنیا سنور گئی
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

اُن (ﷺ) کی نگاہِ لُطف کا اعجاز دیکھیے
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

قدموں کی اُن (ﷺ) کے دُھول ہیں ناہید و کہکشاں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

وُہ (ﷺ) نُورِ اوّلیں ہیں' اسی نُور کے طفیل
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

دُنیا میں آپ (ﷺ) آئے تو برسی ہیں رحمتیں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

ہے آپ (ﷺ) ہی کے فیض سے نکھرا یہ رُوئے زیست
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

اُن (ﷺ) کی عطا سے شاد ہے تنویر پھول بھی
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
(تنویر پھول)

یہ بھی ہے فیضِ جود و سخائے شہِ امم (ﷺ)
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
یہ بھی ہے ایک سرورِ عالم ﷺ کا معجزہ
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
ہے دیدنی کمال یہ نورِ حضور (ﷺ) کا
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
رب نے کمال یہ انھیں بخشا کہ ان کا ہی
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
ثانی کہاں ملے گا تمھیں ان کا، جن کا تو
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

☆☆☆☆☆

سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۸۶واں
آٹھویں سال کا تیسرا ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ
۷ مارچ ۲۰۰۹ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

صاحبِ صدارت: غضنفر جاوؔد چشتی (گجرات)
مہمانِ خصوصی: صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)
قاریٔ قرآن: قاری صادق جمیلؔ
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ (مدیر "نعت")

مصرعِ طرح:
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
شاعر:
سید علی اکبر سلیمؔ
(وفات: ۲۱ مارچ ۱۹۸۵ء)

☆☆☆☆☆

مارچ ۲۰۰۹ء کا مشاعرہ
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

"درود و سلام کا" ردیف ـ "باندھا' سراپا' تھا" قوافی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلدِ بریں میں جشنِ بہاراں کا تھا سماں
تشریف لا رہے تھے یہاں سرورِ جہاں (ﷺ)

منظر تھا اک عجیب نگاہوں کے روبرو
خیمے گڑے ہوئے تھے مسرّت کے چار سُو

کلیوں کے رُخ پہ آج غضب کا نکھار تھا
ہر گل جمالِ حُسن کا آئینہ دار تھا

تھی اشتیاقِ دید کی ہر لب پہ داستاں
سرگوشیاں تھیں سُنبل و ریحاں کے درمیاں

سرو و سمن کی سانس تھی جیسے رُکی ہوئی
ہر شاخ کی ادب سے تھی گردن جھکی ہوئی

جاری تھا ہر زبان پہ چرچا حضور (ﷺ) کا
نرگس کی آنکھ تکتی تھی چہرہ حضور (ﷺ) کا

سبزہ اِس آرزو میں تھا بے تاب و بے قرار
مہمانِ ذی وقار کے قدموں پہ ہو نثار

حوروں کے لب پہ ذکر تھا خیرُ الانام (ﷺ) کا
اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا

محفل جمی تھی مدحِ رسولِ کریم (ﷺ) کی
سب کی زباں پہ نعت تھی اکبر سلیم کی

سید علی اکبر سلیم

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

قرآن ارمغان ہے تیرے پیام کا
کیا لا سکے جواب کوئی اس کلام کا

تیرے کرم کا کر نہیں سکتا کوئی شُمار
اِک بحرِ بیکراں ہے ترے لُطفِ عام کا

جاں دے جو تیری راہ میں، مُردہ نہیں ہے وہ
مُژدہ ملا ہے اس کو بقائے دوام کا

اللہ تیرا نام ہے، رحمٰن تیرا نام
جلوہ ہمارے دل میں ہے تیرے ہی نام کا

مادر کو دُودھ بخشا ہے بچے کے واسطے
کیا خُوب سلسلہ ہے ترے انتظام کا

قرآں میں اس کا نام ہے، انعام ہے ترا
تحفہ دیا ہے تُو نے ہی ماہِ صیام کا

تُو نے بُلایا عرش پہ اپنے حبیب (ﷺ) کو
"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

لوح و قلم سے علمِ لدُنّی مُجھے ملے
حامد ہُوں تیرا اور ہُوں شاہِ انام (ﷺ) کا

صد شُکر! پھُولؔ پہنچا ہے درِ باغِ مُلتزم
پایا ہے اس نے لُطف سجود و قیام کا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

لاریب بندہ ہے وہی ربِّ سلام کا
جو شخص بھی غلام ہے شاہِ انام (ﷺ) کا

کیسے بیاں کرے گا کوئی رب کی عظمتیں
رکھتا نہیں شعور جو اس کے مقام کا

ہیں لا شریک ذات و صفاتِ خدائے پاک
ہے یہ عقیدہ بندۂ نائل مرام کا

ہر کائنات میں وہی ہوتا ہے بالیقیں
ہوتا ہے جو ارادہ بھی ربِّ انام کا

پَل بھر میں صاف کر دے سیاہی جو کفر کی
لاریب یہ اثر ہے خدا کے کلام کا

جِنّ و بشر، وحوش و طیور و ملائکہ
گاتے ہیں گیت یہ سبھی ربِّ انام کا

جس نے بھی لَو لگائی ہے ربِّ کریم سے
ادراک کون رکھتا ہے اُس کے مقام کا

رب کے حضور ہوگا پشیماں وہ حشر میں
جس کو نہیں خیال حلال و حرام کا

عاجزؔ نصیب ہو گا اسے ہی سکونِ دل
جس کا ہے ورد ذکرِ خدا صبح و شام کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

تو آفریدگار ہے سارے انام کا
ڈنکا جہاں میں بج رہا ہے تیرے نام کا

ہم شکر کیا ادا کریں اس فیضِ عام کا
پیرو بنا دیا ہمیں خیرالانام (ﷺ) کا

کرتے ہیں قتل جا بجا مسلم عوام کا
چارہ ہو کچھ یہودیانِ بد لگام کا

لکھتا تری میں حمد کَمَا حَقُّہٗ مگر
معیار اس قدر نہیں میرے کلام کا

خلقِ خدا کے واسطے ہے وجہِ زندگی
جھونکا ہَوا کے نرم و ملائم خرام کا

ہر آن ہے رواں دواں ہر ذرّۂ جہاں
کوئی جواب ہی نہیں تیرے نظام کا

نعمت عظیم تر تری بادِ سحر ہے جو
پھولوں کے واسطے ہے پیامِ ابتسام کا

کرتا ہے ساری خلق کی تو حاجتیں روا
کچھ امتیاز اس میں نہیں خاص و عام کا

تیری، ترے حبیب (ﷺ) کی لکھتا ہوں میں ثنا
یا رب! مرا یہ کام ہے ہر صبح و شام کا

موجود ہے تو ہر جگہ، ملتا نہیں مگر
کوئی پتا نہ پا سکا تیرے قیام کا

اللہ اور رسول (ﷺ) کے ہر دم رہو مطیع
باعث ہے یہ جہاں میں حصولِ مَرام کا

دنیا میں مَیں جہاں جہاں حافظؔ گیا، وہاں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

حافظ محمد صادق (لاہور)

مالک زمیں و آسماں کے ہر مقام کا
پروردگار خالقِ کُل خاص و عام کا

تھامے ہوئے ہے ارض و سما کے معاملات
ضامن ہے کائنات کے ہر انتظام کا

ہر چیز مستعار ہے فانی جہان کی
مظہر فقط خدا ہے ثبات و دوام کا

نغماتِ حمد جاری و ساری رکھے ہوئے
اِک جمگھٹا تھا طائرانِ صبح و شام کا

کیف و نشاطِ شوق کا تھا زمزمہ رواں
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

بھیجیں درود مصطفیٰ (ﷺ) پہ اہلِ دیں تمام
سب کے لیے یہ حکم ہے ربِّ انام کا

ضیا نیر (لاہور)

دربارِ کبریا میں جو بندہ رسا ہُوا
امن و سلامتی میں وہ محصور ہو گیا

بندے کی عاجزی ہے پسندیدۂ خدا
یہ کیا کہ رب کے گھر کو چلو، ساتھ ہو انا

آئے گا آخر سامنے سارا کیا دھرا
دے گا قدیر حشر میں سب کو جزا، سزا

میں نے جو بار بار عرب کا سفر کیا
حمدِ خدا و نعتِ نبی (ﷺ) کا ملا صلہ

اُس نے جو ہم کو نعتِ نبی (ﷺ) پر لگا دیا
ہم پر بہت کریم ہے محمودِ کبریا

خلّاقِ ہر جہاں نہیں اس کے سوا کوئی
تخلیق کبریا کی ہیں، کیا ارض، کیا سما

آئے جو کام سامنے آنکھوں کے، مومنو!
پیشِ نظر ہو آپ کے، اللہ کی رضا

جو چاہے، وہ بنائے، جو چاہے بگاڑ دے
ہر چیز کی ہے دستِ خدا میں فنا، بقا

دنیا میں سربلند ہیں، عقبیٰ میں کامیاب
غیرِ خدا کے آگے نہ جس جس کا سر جھکا

پہلے وہ بندہ ہو درِ سرور (ﷺ) پہ سر بخم
کرنا جو چاہے خالق ہر شے سے رابطہ

پڑھتا ہوں یوں بھی سُورۂ اَحزاب بیش تر
"صلِّ علیٰ" کا اس نے قرینہ سکھا دیا

خوشنودیٔ خدائے جہاں سامنے رہے
جو کچھ کرو، نہ اُس میں ریا کا ہو شائبہ

حکمِ خدا پہ سارے ملائک تھے مجتمع
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

پارس ہے ذرّہ ذرّہ وہاں کا بہ فضلِ رب
محمود خاکِ مکّہ و طیبہ ہے کیمیا

راجا رشید محمود

☆☆☆☆☆

نعتِ حبیبِ خالقِ عوالِم صلی اللہ علیہ وسلم

دل نے سماں جو باندھا درود و سلام کا
آنکھوں سے رنگ ٹپکا درود و سلام کا

شب بھر دیے سے جلتے رہے لب سے روح تک
عالم بھی کیا عجب تھا درود و سلام کا

لمحے کچھ ایسے اترے درود و سلام کے
میں ہو گیا سراپا درود و سلام کا

گوشے تمام قلب و نظر کے مہک اٹھے
چوما جو لب نے ماتھا درود و سلام کا

قابو رہا نہ دل پہ، نہ اشکوں پہ اختیار
نغمہ کچھ ایسا گونجا درود و سلام کا

یوں تو ہے اک سرُور خیالِ نبی (ﷺ) میں بھی
لیکن ہے کیف اپنا درود و سلام کا

سب کچھ بہا کے لے گیا، کیا ہوش، کیا خرد
مجھ پر جو بند ٹوٹا درود و سلام کا

دیکھا ہے اُس کو دامنِ رحمت کے سایے میں
شیدائی جس کو دیکھا درود و سلام کا

اُن محفلوں کی رونقیں کیا پوچھیے قمر
پھیلے جہاں اجالا درود و سلام کا

قمر وارثی (کراچی)

لب پر نہ کیوں ہو نعرہ درود و سلام کا
دل پر ہُوا ہے قبضہ درود و سلام کا

سنّت ہے جب یہ خالقِ ہر کائنات کی
یوں ہے وظیفہ اچھا درود و سلام کا

"صَلُّوا" کے ساتھ "سَلِّمُوا" فرما دیا گیا
یوں ہم نے حکم مانا درود و سلام کا

اُس بزم پر ہوں ربِّ جہاں کی عنایتیں
جس بزم میں ہو چرچا درود و سلام کا

الفاظ نُور زا ہیں تو فقرے سُرور زا
ہر حرف ہے سنہرا درود و سلام کا

چشمِ بصیرت اس کو جو دیکھے تو پائے گی
دلکش ہر ایک صیغہ درود و سلام کا

خواہش جو دیدِ آقا و مولا (ﷺ) کی ہے تمھیں
منزل نُما ہے رستہ درود و سلام کا

دستار ہو عبادتِ ربِّ غفور کی
دستار پر ہو طُرّہ درود و سلام کا

ملبوسِ اُنس و عشقِ نبی (ﷺ) زیبِ تن کیا
لفظوں نے پہنا جامہ درود و سلام کا

اونچا کیا ہے رب نے پیمبر (ﷺ) کے ذکر کو
مومن نہ کیوں ہو شیدا درود و سلام کا

بالائے عرشِ پاک بھی، احقر کے دل میں بھی
رقاص ہے پھریرا درود و سلام کا

جب تیسرا سوال لحد میں کیا گیا
میں نے دیا حوالہ درود و سلام کا

لَے میں ملائی قدسیانِ عرش نے بھی لَے
نغمہ جو میں نے گایا درود و سلام کا

آقا (ﷺ) کی پیشوائی کو دو رویہ تھے مَلک
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمودؔ دیکھ ربِّ جہاں کے کلام کو
خُلدِ بریں ہے صدقہ درود و سلام کا

راجا رشید محمودؔ

رحمت کا سلسلہ تھا درود و سلام کا
روشن جو اِک دیا تھا درود و سلام کا

بندوں کے ساتھ ساتھ ملائک بھی آ گئے
"اِک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

عُقدے بھی وا کرے گا، طلسمِ حیات بھی
اعلان برملا تھا درود و سلام کا

آفات بِن چھوئے ہی نہ جانے کدھر گئیں
پہرہ لگا ہُوا تھا درود و سلام کا

پھر خوشبوئیں ہمیشہ مجھے چومتی رہیں
گلشن سجا لیا تھا درود و سلام کا

کامران ناشطؔ (لاہور)

"اِک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
چشمہ اُبل رہا تھا درود و سلام کا

بیعت کو اُس کی آ گئے شمس و قمر تمام
جو دیپ جل رہا تھا درود و سلام کا

سینے میں کر رہا تھا رفو زخم ہجر کے
نغمہ جو پَل رہا تھا درود و سلام کا

ہونٹوں سے لفظ آنکھ کی جانب تھے سب رواں
رستہ بدل رہا تھا درود و سلام کا

اک سمت شامِ جہل تھی اور دوسری طرف
سورج نکل رہا تھا درود و سلام کا

باندھی گئی تھی فصلِ خزاں سبز ڈور سے
جب پیڑ پھل رہا تھا درود و سلام کا

یکبار نور آ گیا چہرے پہ جب جمیلؔ
غازہ میں مل رہا تھا درود و سلام کا

صادق جمیلؔ (لاہور)

ہوتا نہ آسرا جو مجھے تیرے نام کا
مشکل تھا صبح کرنا مصائب کی شام کا

جب تک اذاں نہ دے تو سحر پھوٹتی نہیں
اللہ رے، کیا مقام ہے تیرے غلام کا

روشن ہر ایک دخترِ نجّار کا ہے نام
کیا گیت گایا طیبہ کے ماہِ تمام (ﷺ) کا

ہو جائیں کیوں نہ اُس کے اکارت سبھی عمل
رکھّے نہ جو خیال ترے احترام کا

خالق کو تیرے شہر کی کھانی پڑی قسم
انداز مرحبا ترے حُسنِ خرام کا

آگے مُواجہہ کے ادب سے تھے سرنگوں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

قرآن بھی، حدیث بھی، ہر اک سُخن ترا
کوئی بدل نہیں تری طرزِ کلام کا

تابندہ آفتاب کی ذرّے میں خوبیاں
نسبت سے تیری مجھ سا نکمّا بھی کام کا

پھر یوں ہوا کہ کرب کا منظر بدل گیا
یہ معجزہ بھی دیکھا درود و سلام کا

جاوِؔد نہ چمکا دیدۂ تر کے سوا کبھی
اُسلوب کوئی مدحتِ خیر الانام (ﷺ) کا

غضنفر جاوِد چشتی (گجرات)

ممکن نہیں علاج یہاں دردِ خام کا
ہاں! ذکرِ خیر کیجیے خیر الانام (ﷺ) کا

کچھ اور مدّعا نہیں اپنے کلام کا
دیدار ہو نصیب میں خیر الانام (ﷺ) کا

کتنا عظیم نکتہ ملا احترام کا
میں کر رہا ہوں ورد علیہ السّلام کا

آسان اس پہ جادۂ دشوار ہو گیا
جس کو رہا خیال نبی (ﷺ) کے پیام کا

ہم نے انھی (ﷺ) کے ہونے سے پائی ہے زندگی
ہم کھا رہے ہیں صدقہ محمد (ﷺ) کے نام کا

میرے دل و دماغ سے تاریکیاں چھٹیں
روشن ہُوا چراغ نبی (ﷺ) پر سلام کا

میری زباں پہ "اَنْتَ حَبِیْبِیْ" کا ورد ہے
ہر سانس نغمہ زن ہے "عَلَیْکَ السَّلَام" کا

گھیرے ہوئے ہے عالمِ امکاں کی وسعتیں
بس ایک حلقہ آپ (ﷺ) کے کاکُل کے لام کا

رزمیؔ ہزار رنگ سے جلوہ نظر میں ہے
رحمت نگاہ میں لیے جنّت خرام کا

محمد بشیر رزمی (لاہور)

دیکھا جو رُخ حلیمہؓ نے خیر الانام (ﷺ) کا
اچھا لگا نہ حُسن اُسے ماہِ تام کا
کرتا ہے احترام جو بھی اُن کے نام کا
ہے دوست بالیقیں وہی ربِ اَنام کا
تشریف لائے آپ (ﷺ) تو وہ روشنی ہوئی
مکّہ میں دیکھا آمنہؓ نے قصرِ شام کا
اقصیٰ میں انبیاءؑ کا بنا جو امام تھا
اللہ رُتبہ جانتا ہے اُس امام کا
محشر میں ہو گا اُن کے لبوں پر ''اَنَا لَھَا''
پیشِ خدا یہ جذبہ رسولِ اَنام (ﷺ) کا
اے زائرِ مدینہ! مجھے یہ بتا ذرا
منظر تھا کیسا طیبہ کی ہر صبح و شام کا
لکھے، پڑھے، سُنے، جو سدا نعتِ مصطفےٰ (ﷺ)
میری نظر میں تو وہی ہے شخص کام کا
ہر بزمِ نعت میں مجھے محسوس یوں ہُوا
''اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا''
لکھتا کبھی میں حمد ہوں، لکھتا کبھی ہوں نعت
معمول ہے ذکی! مرا یہ صبح و شام کا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

کیا رُتبہ ہو گا اُس شہِ عالی مقام (ﷺ) کا
شاہوں سے بڑھ کے رُتبہ ہے جس کے غلام کا
لکھتا جو ہے قصیدہ رسولِ اَنام (ﷺ) کا
حقدار شخص ہے وہی کوثر کے جام کا

جن کے کلام کو کہے رب اپنا ہی کلام
نعم البدل نہیں کوئی اُن کے کلام کا
ہنس دیں جو شب میں آپ (ﷺ) تو گھر جگمگا اُٹھے
دنیا میں ہے بدل کوئی اس ابتسام کا؟
بعد از خدا بُزُرگی میں آتا ہے کِس کا نام؟
محبوبِ کبریا کا، رسولِ اَنام (ﷺ) کا!
کھولیں گے حشر میں بھی شفاعت کا در وہی
اعزاز ہے یہ سیّدِ ذی احترام (ﷺ) کا
پوچھا جو عارفوں سے ہے اسم شفیعِ حشر
ہر لب پہ نام تھا شہِ خیر الانام (ﷺ) کا
اُس کی نظر سے گر گئی پیرس کی شام بھی
جس نے کیا نظارہ ہو طیبہ کی شام کا
ہوتی ہیں مستجاب انھی کی دعائیں سب
دیتے ہیں رب کو واسطہ جو اُن کے نام کا
ہر بار جا کے روضہ پہ دیکھا یہی ذکی!
''اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا''

رفیع الدین ذکی قریشی

ہے آج جشن، مولدِ خیر الانام (ﷺ) کا
لب پر سجا ہے ورد درود و سلام کا
تحفہ دُرود کا ہو یا ہدیہ سلام کا
ہے حق یہ خاص سرورِ ذی احتشام (ﷺ) کا
ہوں گے بروزِ حشر جہاں شافعِ الوریٰ (ﷺ)
''محمود'' نام ہے اسی ارفع مقام کا

ان کے ادب کا پاس ہے ایمان کی دلیل
یہ حتمی فیصلہ ہے خدا کے کلام کا

کندہ ہے عرشِ حق پہ پیمبر (ﷺ) کا اسمِ پاک
ہے اِرتفاع قابلِ دید ان کے نام کا

صبحِ ولادت ایسی تھی آقا (ﷺ) کی کیف زا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

عرشِ بریں کہ فرش، مکاں ہو کہ لامکاں
ہر سُو ہے چرچا آقا علیہ السلام کا

پیشِ مُواجہہ ہمہ اوقات دیکھ لو
"اک دور چل رہا ہے درود و سلام کا"

روح الامیںؑ ہیں ان کی غلامی پہ مُفتخر
کیا پوچھتے ہو سرورِ کُل (ﷺ) کے مقام کا

گزرا جو بارگاہِ رسول کریم (ﷺ) میں
ہے حاصلِ حیات وہی وقت کام کا

آدمؑ ہوں، نوحؑ ہوں کہ خلیلؑ و مسیحؑ ہوں
پڑھتے رہے وظیفہ محمد (ﷺ) کے نام کا

رشکِ سحر ہے، مشک بو ہے، کیف زا فضا
منظر ہے کیا حسین مدینے کی شام کا

پھولوں کی نُزہت اور بہاروں کا بانکپن
پرتو ہے حسنِ سرورِ عالی مقام (ﷺ) کا

آنکھوں میں بس گیا ہے جمالِ حبیبِ حق (ﷺ)
دل آشنا ہے لذتِ کیفِ دوام کا

نوریؔ ہے ماہِ مولدِ سرکار (ﷺ) نور بار
ہر لمحہ اس مہینے کا ہے جشنِ عام کا

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

آیا لبوں پہ نام رسولِ انام (ﷺ) کا
سچ پوچھیے تو بس یہی لمحہ ہے کام کا

آتے ہیں بادشاہ بھی ہونے کو مستفید
رتبہ بہت بلند ہے اِن کے غلام کا

مخلوق نے بھری ہیں اِسی در سے جھولیاں
چرچا ہے کُل جہاں میں ترے فیضِ عام کا

رہنے کو ہوں گے اور بھی راحت فزا مقام
ہے لُطف ہی کچھ اور مدینے قیام کا

ہو گا نہ خوار حشر میں کوئی ادب شناس
پائے گا حق سے اجر ترے احترام کا

دیکھے تو کوئی بھیج کے دل سے حضور (ﷺ) پر
ممکن نہیں جواب نہ آئے سلام کا

نیکی کی اور بدی کی سکھائی ہمیں تمیز
اُس نے بتایا فرق حلال و حرام کا

بہرِ حسنؓ حُسینؓ ملے پیاس سے اماں
طالب ہوں میں حضور (ﷺ) سے کوثر کے جام کا

سرکار (ﷺ) اک نگاہِ توجُّہ کا ہے سوال
ابتر بہت ہے حال تمھارے غلام کا

عارفؔ ہے جس کا نُور عیاں شرق و غرب میں
دیدار چاہیے اُسی ماہِ تمام کا

محمد عارف قادری (واہ کینٹ)

تسکینِ جاں بنا ہے قرینہ کلام کا
سوچا ہے جب بھی لہجہ رسولِ انام (ﷺ) کا

ملتی ہیں اس کو عظمتیں ربِّ قدیر سے
رکھتا ہے شوق جس نے مدینے قیام کا

باغِ نبی (ﷺ) میں جا کے گلِ آگہی چُنیں
پورا کرے خدا یہ ارادہ غلام کا

روشن تھے لفظ لفظ وہاں مثلِ کہکشاں
''اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا''

میرے خیال و فکر میں اس کا ہی نور ہے
جلوہ ہے جو مدینہ میں نورِ مدام کا

گوہرؔ خدا کا حکم سنا کر حضور (ﷺ) نے
جھگڑا مٹا دیا ہے حلال و حرام کا

گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)

لکھنا ہے وصف سیّدِ عالی مقام (ﷺ) کا
لائیں کہاں سے رنگ، خدا کے کلام کا

سوغات ہم نے بھیجیں دُرود و سلام کی
ہے انتظار ہم کو نبی (ﷺ) کے پیام کا

جو بھی شہیدِ حُبِّ نبی (ﷺ) ہے، اَمر ہے وہ
مُضمر ہے اس میں راز بقائے دوام کا

اس نام سے خُدا نے کی تشکیل کائنات
کیا مرتبہ ہے دیکھو محمد (ﷺ) کے نام کا

دستور زندگی کا بتایا ہے آپ (ﷺ) نے
ہم کو شعور بخش دیا گام گام کا

جلوہ نبی (ﷺ) کا دیکھیں گے رب کی رضا سے ہم
یُوں انتظار ہم کو ہے کوثر کے جام کا

ہر اُمتی کو آپ (ﷺ) کا ارشاد ہے یہی
ملحوظ فرق رکھنا حلال و حرام کا

ہر شاہِ کج کُلاہ کھڑا تھا گدا کے ساتھ
منظر ہے یاد طیبہ کے دربارِ عام کا

قُدسی ہمارے ساتھ تھے جالی کے سامنے
''اک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا''

رب نے دُعا قبول کی صدقے میں آپ کی
آیا لبوں پہ نام جو خیر الانام (ﷺ) کا

بیمار ہم ہیں نسخۂ قرآں کو چھوڑ کر
آقا (ﷺ)! یہ حال اپنے خواص و عوام کا!

ہستی کے اس چمن میں سُنیں پھوؔل کا فغاں
ہے استغاثہ آپ (ﷺ) کے ادنیٰ غلام کا!

تنویر پھوؔل

مل جائے اِذن، مکّے مدینے قیام کا
یہ ہے ارادہ آپ (ﷺ) کے ادنیٰ غلام کا

پھر یوں ہُوا کہ نیند نہ آئی تمام رات
''اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا''

بے جان دل ہے جس میں بھی حُبِّ نبی (ﷺ) نہیں
حُبِّ رسول جس میں ہے، وہ دِل ہے کام کا

بیکار ہیں یہود و نصاریٰ کی قدغنیں
سکّہ جہاں میں جاری ہے اُن (ﷺ) کے نظام کا

اللہ کے سوا تو کسی کو پتا نہیں
کیا پوچھتے ہو میرے نبی (ﷺ) کے مقام کا

کوئی نبیؐ رسول تو خود بولتا نہیں
قرآن ہی حوالہ ہے اُن (ﷺ) کے کلام کا

جب وہ درخت بن گیا' جڑ بھی مہک اُٹھی
پودا لگا جو حتمی رسالت کے نام کا

پابند جو رہے گا تُو ارکانِ دین کا
پھر فائدہ بھی ہو گا درود و سلام کا

کاملؔ اذان دی تو نظر آ گیا مجھے
محمُود جو مقام ہے خیر الانام (ﷺ) کا

عزیز کاملؔ (لاہور)

آقا (ﷺ) کو ہے خیال ہر اک تشنہ کام کا
چشمہ رواں دواں ہے سَدا فیضِ عام کا

پتھر بھی سُن کے موم کی صورت پگھل گئے
اعجاز ہے یہ آپ (ﷺ) کے حُسنِ کلام کا

رنج و غم و الم سے رہائی کے واسطے
ڈالو گلے میں نقش محمد (ﷺ) کے نام کا

محبوبِ کبریا (ﷺ) کی ولادت کی دیر تھی
پھیلا جہاں میں نور درود و سلام کا

یُوسُفؑ کی دل رُبائی بھی ہے جس سے فیضیاب
وہ حُسنِ پاک ہے رُخِ خیر الانام (ﷺ) کا

جس نے سنا' وہ آپ (ﷺ) کا گرویدہ ہو گیا
یہ معجزہ ہے آپ کے شیریں کلام کا

کون و مکان آپ (ﷺ) کے در کے فقیر ہیں
چرچا بہ ہر زمان ہے فیضانِ عام کا

تابندہ ہے جہان کی صبحوں سے بالیقیں
منظر نبی (ﷺ) کے شہر کی پُرنور شام کا

ایک ایک لفظ مخزنِ عرفان و آگہی
اُس ہادیِ حجاز (ﷺ) کے برحق پیام کا

دارین کا ہے محور و مرکز' خدا گواہ
دربار آنحضور علیہ السّلام کا

دیکھیں درود پڑھتے ہوئے اُن کا آستاں
اِک یہ بھی ہے قرینہ ادب' احترام کا

ہے حُسن و دلکشی کا مُرقّع مرا کلام
فیضان ہے یہ مدحتِ خیر الانام (ﷺ) کا

کرتے ہیں جس پہ رشک زمانے کے تاجور
وہ مرتبہ ہے شاہِ امم (ﷺ) کے غلام کا

ہوتے اگر نہ صاحبِ کوثر (ﷺ) بروزِ حشر
پُرسان تھا کوئی نہ کسی تشنہ کام کا

گر آرزو ہے آپ کا دیدار ہو نصیب
نقشہ بناؤ دل پہ محمد (ﷺ) کے نام کا

ایمان تازہ کرتا ہے نظارۂ جمیل
شہرِ شہِ حجاز (ﷺ) کی ہر صبح و شام کا

سُن میری بات' چھوڑ یہ غفلت شعاریاں
کر وِرد صبح و شام درود و سلام کا

سیرت کے فیض سے سَدا ثابت قدم رہو
نازشؔ ہو جب بھی سامنا مشکل مقام کا

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

اتنا اثر ہُوا شہِ دیں (ﷺ) کے پیام کا
دل آپ پر فدا ہُوا ہر خاص و عام کا

حاضر ہُوا میں خواب میں پیشِ نبی (ﷺ) جہاں
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

دشمن کو رحم کھا کے کیا آپ (ﷺ) نے معاف
لائے خیال بھی نہ دل میں انتقام کا

ترتیب میں تو سب سے ہی آئے ہیں بعد میں
درجہ ہے اوّلین رُسُل کے امام (ﷺ) کا

ہوتے تھے لوگ داخلِ اسلام خودبخود
یہ وصف تھا حضور (ﷺ) کے شیریں کلام کا

عاشق نہیں جو آپ (ﷺ) کا' اس کی نماز کیا
کیا فائدہ ہو کچھ اسے ماہِ صیام کا

واللہ! اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے
طاعت شعار ہے جو رسولِ انام (ﷺ) کا

قرآن سے عیاں ہے' نبی (ﷺ) پر خدائے پاک
کرتا ہے اہتمام درود و سلام کا

حافظؔ کی زندگی ہے رہینِ شہِ ہُدیٰ (ﷺ)
کھاتا ہے رزق بھی تو وہ بس ان کے نام کا

حافظؔ محمد صادق

جاری تھا ذکر شان سے خیر الانام (ﷺ) کا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

آنکھوں میں روشنی ہے تصدُّق میں آپ (ﷺ) کے
اچھا ہے حال میرے دلِ شاد کام کا

دارا ہو' کیقباد ہو' فغفور ہو کہ جم
درجہ بلند سب سے ہے ان (ﷺ) کے غلام کا

خالق ہی جانتا ہے مدارج حضور (ﷺ) کے
انسان کو شعور کیا ان کے مقام کا

شک اس میں کچھ نہیں کہ تصدُّق میں آپ (ﷺ) کے
نور و جمال و حسن ہے ماہِ تمام کا

سائل کو وہ بھی دے دیا اکثر حضور (ﷺ) نے
اپنے لیے رکھا تھا جو حصہ طعام کا

جو اُسوۂ حضور (ﷺ) سے لیتا ہے رہبری
پاتا ہے وہ بشر سکوں ہر صبح و شام کا

حافظؔ رسولِ پاک (ﷺ) ہیں قرآن بولتا
گویا نبی (ﷺ) ظہور ہیں رب کے کلام کا

حافظؔ محمد صادق

یہ مرتبہ ہے سرورِ ذی احتشام (ﷺ) کا
کرتے ہیں انبیاءؑ بھی ادب ان کے نام کا

اپنے ہوں یا پرائے ہوں' دربارِ شاہِ دیں (ﷺ)
حاجت روا ہے بالیقیں ہر خاص و عام کا

اللہ کے ہیں مظہرِ کامل حضور (ﷺ) جب
ادراک کس کو ہو گا پھر اُن کے مقام کا

نازل خدا کی رحمتیں ہوتی ہیں اُس جگہ
ہوتا جہاں ہے ورد درود و سلام کا

اللہ بولتا ہے جب اُن کی زبان پر
یوں بھی نہیں جواب نبی (ﷺ) کے کلام کا

قسمت بدل جو دیتے ہیں اپنی نگاہ سے
ہے یہ مقام و مرتبہ اُن (ﷺ) کے غلام کا

پیچھے سب انبیاء نے پڑھی جس کے ہے نماز
ہو گا مقام و مرتبہ کیا اُس امام کا

بے شک رسولِ خیر (ﷺ) نے ہم کو دیا ہے درس
حسنِ سلوک کا، ادب و احترام کا

پہنچے حضور (ﷺ) مسجدِ اقصیٰ میں جس گھڑی
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

بزمِ دنٰا میں جس گھڑی پہنچے رسولِ پاک (ﷺ)
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

اسرا کی رات فرش سے عرشِ عظیم تک
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

اللہ نے سجائی تھی جب محفلِ الست
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

اس عالمِ شہود سے پہلے بھی بالیقیں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

جو اُسوۂ حضور (ﷺ) پہ رہتا ہے گامزن
میری نظر میں تو وہی بندہ ہے کام کا

کرتا ہے ناز اپنے مقدر پہ اس لیے
عاجزؔ بھی اک غلام ہے خیر الانام (ﷺ) کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

خالق بھی معترف ہے نبی (ﷺ) کے مقام کا
بھیجا ہے ان کو تحفہ درود و سلام کا

ہوتی نہ کیوں غروب زمانے کی ظلمتیں
سورج ہوا طلوع محمد (ﷺ) کے نام کا

فرشِ زمیں سے عرشِ مُعلّیٰ کے بام تک
"اِک دور چل رہا ہے درود و سلام کا"

اب رحمتوں کا سایہ نگہبان ہے مرا
لب پر ہے اَب وظیفہ درود و سلام کا

کیونکر نہ مجھ پہ خیر کی بارش ہو رات دن
میں ہوں غلام حضرتِ خیر الانام (ﷺ) کا

کیا جانے، کب ہو ساقیٔ کوثر (ﷺ) کا التفات
دل منتظر ہے دیر سے کوثر کے جام کا

نظریں ہی سجدہ ریز نہیں ان کے عشق میں
اب دل بھی مقتدی ہے امامُ الامام (ﷺ) کا

چھڑکیں گے ہم جو خون بہارِ حیات پر
گلشن مہک اُٹھے گا نبی (ﷺ) کے نظام کا

مجھ کو سحرؔ ہے شعر کی معراج اَب نصیب
شاعر ہوں میں رسول علیہ السلام کا

اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی)

کرنے لگا ہوں ذکر امامُ الامام (ﷺ) کا
ہونے لگا نزول درود و سلام کا

اِک بے خزاں بہار ہے صحنِ خیال میں
گلشن مہک رہا ہے محمد (ﷺ) کے نام کا

رخشندہ ذہن میں ہے مرے نعتِ مصطفیٰ (ﷺ)
سُورج خیال میں ہے نبی (ﷺ) کے خرام کا

اُمّت پہ آپ کا ہے یہ کس درجہ التفات
"لا تقنطوا" پیام ہے خیرالانام (ﷺ) کا

تفسیر اس کی رحمتِ عالم (ﷺ) کا ہے جمال
قرآن ہے خلاصہ خُدا کے پیام کا

توحید کی اذان پڑھی جب حضور (ﷺ) نے
بیدار ہو گیا ہے مُقدّر عوام کا

دیکھا جسے نبی (ﷺ) نے کرم کی نگاہ سے
وہ شخص ہو گیا ہے بہر طور کام کا

میرا طواف کیوں نہ کرے خلد کی بہار
دل میں ہے میرے کتبہ محمد (ﷺ) کے نام کا

مشہور ہے جو گُنبدِ خضرا کے نام سے
دروازہ ہے حضور (ﷺ) کے دائر العوام کا

اس پاک سر زمیں پہ مہکتی ہیں رحمتیں
جو گلستاں ہے سرورِ دیں ﷺ کے نظام کا

برسائے پھول رحمتِ حق نے بشیر پہ
یہ مرتبہ ہے سرورِ دیں (ﷺ) کے غلام کا

بشیر رحمانی (لاہور)

ہے ہر زمانہ مدحتِ خیر الانام (ﷺ) کا
چرچا جہاں میں سُو بسُو اُن (ﷺ) کے دوام کا

جانے خدائے پاک ہی رُتبہ حضور (ﷺ) کا
اندازہ کون کر سکے اُن (ﷺ) کے مقام کا

لوحِ جبینِ وقت پہ کندہ ہے آج بھی
اِک ایک حرف اُن (ﷺ) کے اُلوہی پیام کا

جو یادِ آنحضور (ﷺ) میں مَیں نے کیا بسر
تھا لمحہ لمحہ وقت وہی میرے کام کا

ہے اِتباعِ سرورِ عالی مقام (ﷺ) میں
جاری جو سلسلہ ہے سجود و قیام کا

انوار سرمدی ہوں نگاہوں کے سامنے
منظر میں دیکھ پاؤں مدینے کی شام کا!

یا رب! ہمیں تو اپنے کرم سے نواز دے!
صدقہ دے ہم کو آقا و مولا (ﷺ) کے نام کا

میلادِ آنحضور (ﷺ) کی آئیں جو ساعتیں
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

کوئی بھی رُت ہو، فصلِ خزاں ہو، بہار ہو
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

مسجد ہو، کُنجِ خانہ ہو یا بزمِ ذکر ہو
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

جلوت کی ساعتیں ہوں کہ خلوت کے روز و شب
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

ضیاء نیّر

کس کو پتا ہے سرورِ کُل (ﷺ) کے مقام کا
واقف خدا ہے رتبۂ خیر الانام (ﷺ) کا

سرکار ﷺ جب رواں تھے سوئے ربِّ دو جہاں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

کرتا ہے پیش جان و دل و روح سے سلام
ہدیہ قبول کیجیے اپنے غلام کا

مجھ کو سوائے "صلِ علٰی" سوجھتا نہیں
نامِ نبی (ﷺ) وظیفہ ہے اب صبح و شام کا

دنیا کے جام و مینا سمائیں نظر میں کیا
درکار ایک گھونٹ ہے طیبہ کے جام کا

خاکِ درِ رسول (ﷺ) میں بن کر پڑا رہوں
ہے عزم ایسے آپ (ﷺ) کے در پر قیام کا

ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

قائل تھا دل سے آپ کے حسن کلام کا
دشمن بھی معترف تھا نبی (ﷺ) کے مقام کا

معراج کی شب عرش پہ پہنچے جب آنحضور (ﷺ)
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محشر میں، بندگانِ پیمبر (ﷺ)! نوید ہو
آقا خیال رکھیں گے ہر اک غلام کا

گفتار آنحضور (ﷺ) کی، تشریح الکتاب
کردار ترجماں ہے خدا کے کلام کا

چربے اسی نظام کے ہیں دُنیوی نظام
نعم البدل نہیں ہے نبی (ﷺ) کے نظام کا

عبدالحمید قیصر (لاہور)

اِک پل درود کا ہے تو اِک پل سلام کا
یہ سلسلہ ہے خوب مدینے قیام کا

بے بس جو در پہ آیا، وہ بے بس نہیں رہا
لطف و کرم یہ خاص ہے خیر الانام (ﷺ) کا

تاریکیاں جہان کی ساری ہی چھٹ گئیں
یہ فیض چاروں اور ہے آقا (ﷺ) کے نام کا

مولا! ترے حبیب (ﷺ) کا دیدار ہو نصیب
ہے مدّعا تو صرف یہ ادنیٰ غلام کا

اِک لہر اُٹھ رہی تھی شرابِ طہور کی
"اِک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محشر میں آج کوئی بھی تنہا نہیں نبیلؔ
دربار سج گیا ہے محمد (ﷺ) کے نام کا

پروفیسر نبیل احمد نبیلؔ (لاہور)

صدقہ ہے یہ حضور علیہ السلام کا
پیتا ہوں کیف ساقیِ کوثر (ﷺ) کے جام کا

میری ہے کیا بساط، فضائل کروں بیاں
مدّاح خود خدا ہے نبی (ﷺ) کے خرام کا

اُن (ﷺ) کا قدم ہے فرش سے عرشِ عظیم تک
کیسے بیاں مقام ہو عالی مقام کا

گلیوں میں چاندنی کا بصد ناز ہے طواف
ماحول نُور بار ہے طیبہ کی شام کا

ہر اِک کی آرزو ہے اُخُوّت کی زندگی
ہر شخص منتظر ہے نبی (ﷺ) کے نظام کا

پھیلا رہا ہوں شمعِ اُخُوّت کی روشنی
ناظم ہوں میں رسول (ﷺ) کے اعلیٰ نظام کا

گھبرائے کیوں نہ مجھ سے شبستاں کی تیرگی
جلوہ ہے میرے سامنے ماہِ تمام (ﷺ) کا

منشا ہے وحشتِ کفر میں اب دین کی بہار
یہ معجزہ ہے سرورِ دیں (ﷺ) کے قیام کا

محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

اعجاز ہے یہ میرے نبی (ﷺ) کے قیام کا
گلشن مہک رہا ہے درود و سلام کا

کتنا کرم ہے مجھ پہ یہ خیر الانام (ﷺ) کا
عاشق ہوں لا کلام خدا کے کلام کا

جب بڑھ گئی ہیں جبر و تشدّد کی ظلمتیں
سورج ہُوا طلوع محمد (ﷺ) کے نام کا

آقا ﷺ بھی محترم ہیں، ضیائیں بھی محترم
روشن ہے بزمِ دل میں دیا احترام کا

رستہ نہیں ملا ہے کسی کی نگاہ کو
سرکارِ کائنات (ﷺ) کے اعلیٰ مقام کا

پڑھتا ہوں میں نماز مُصلّے پہ عشق کے
دل میرا مُقتدی ہے امامُ الامام (ﷺ) کا

برسوں گزر گئے ہیں، تڑپتی ہے آرزو
دل میں ہے میرے شوقِ نبی (ﷺ) کے نظام کا

فرزند علی شوقؔ ایڈووکیٹ (گوجرانوالہ)

جیسے بدل نہیں کوئی رب کے کلام کا
ایسے ہی کون مثل ہے خیر الانام (ﷺ) کا

تب تب ہے کائنات کی آتی گئی سمجھ
جب جب کھلا ہے فلسفہ ان کے پیام کا

اُمڈا سحابِ لطف و عنایت کشاں کشاں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

خطّے کئی جہان میں، منظر ہزار ہا
نعم البدل مگر کہاں طیبہ کی شام کا

ہوں با وضو درود ہو جاری زبان پر
دل کا چمن ہو منتظر ان کے خرام کا

اُن سے ملے گا زائچہ ہر ہست و بود کا
اُن سے رواں ہے سلسلہ سارے نظام کا

تشریف اگر حضور (ﷺ) نہ لاتے جہان میں
بنتا کوئی نقیب نہ صبحِ دوام کا

ہر ہر قدم پہ لطفِ نظر ہو عقیلؔ پر
مولا ہے مُدّعا یہی ادنیٰ غلام کا

عقیلؔ اختر (لاہور)

جاری تھا فیضِ رحمتِ ربِّ انام کا
"جب دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

تاکید ہے خدا کی، ہمیشہ پڑھو درود
کچھ ذکر ہی نہیں ہے میاں، خاص و عام کا

اللہ نے بنا لیا اپنا انھیں حبیب
اندازہ تو کرو ذرا (حُسنِ) تمام کا

پیشِ نظر ہے عرش، مگر ہیں زمیں پر
کیا ہو بیان آقائے کُل (ﷺ) کے مقام کا

یوں جامۂ بشر میں ہے بھیجا انھیں یہاں
مقصد سمجھ لیں بندے خدا کے پیام کا

طاعت ہے رب کی، خاص اطاعت رسول (ﷺ) کی
مفہوم ہے یہی تو خدا کے کلام کا

ذاکر خدا ہے ان کا، ثنا خواں ہے خلق بھی
چرچا ہے دو جہاں میں محمد (ﷺ) کے نام کا

قربان ان کے عشق میں ہو جاؤ مومنو!
اللہ تحفہ دے تمھیں عمرِ دوام کا
قصرِ ارم میں خدمتی بن کر رہے شفیق
ارماں ہے خاص کر یہ تمھارے غلام کا

شفیق بریلوی (کراچی)

یہ دیکھو کیا مقام ہے ان کے غلام کا
روضہ ہے اس کے سامنے خیر الانام (ﷺ) کا
تھا تذکرہ حضور علیہ السلام کا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
میری طرف بھی کیجیے نظرِ کرم حضور (ﷺ)
ہے منتظر غلام بھی کوثر کے جام کا

محمد اسلام شاہ (لاہور)

پوچھیں گے آقا (ﷺ) حال جو اپنے غلام کا
ہو جائے گا مداوا دلِ تشنہ کام کا
مدّاحِ حضور (ﷺ) میں کرتا ہوں رات دن
معمول ہے یہی تو مرا صبح و شام کا
ہمسر نہیں ہے کوئی بھی اُن کا جہان میں
واقف ہے صرف کبریا اُن کے مقام کا
پہنچے جونہی حضور (ﷺ) سرِ عرشِ کبریا
"اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"
میری بصارتوں کی شفا اُن کی خاکِ پا
مل جائے مجھ کو صدقہ محمد (ﷺ) کے نام کا
ملتی نہ اس کو عزت و توقیر کس طرح
شاہد جو مدح گو رہا حسنِ تمام کا

محمد سلیم شاہد (فیصل آباد)

جب نام لینا چاہو رسولِ انام (ﷺ) کا
ہر لحظہ لہجہ اپنا رکھو احترام کا
وہ جاں نثارِ صاحبِ لولاک (ﷺ) تھے سبھی
اصحابؓ کو تھا علم نبی (ﷺ) کے مقام کا
لازم ہے وردِ "صَلِّ عَلٰی" میں ہمیشگی
بینَ السُّطور حکم ہے اس کے دوام کا
اچھے بُرے کی دی ہے خبر اور دے دیا
سرکار (ﷺ) نے شعور حلال و حرام کا
معراج کے حوالے سے کرتا ہوں ذکر میں
بالائے عرشِ پاک نبی (ﷺ) کے خرام کا
دل کی نظر سے دیکھ لو سِتّہ صحاح کو
ہر لفظ دل نشیں ہے نبی (ﷺ) کے کلام کا
پائی تو فتح دشمنوں پر بھی حضور (ﷺ) نے
لیکن نہ نام تک بھی لیا انتقام کا
آقا حضور (ﷺ) ٹھہرے ہیں اللہ کے حبیب
ہے انبیاء میں مرتبہ ان کا امام کا
مقصورۂ رسول (ﷺ) کی دلداریاں نہ پوچھ
دل پر اثر ہے اس کے در و سقف و بام کا
نامِ نبی (ﷺ) کو جب بھی سنا تو پڑھا درود
ہے واعیہ مرا تو اِسی التزام کا
دنیا کے سب نظام نہ لا پائیں گے جواب
آقائے کائنات (ﷺ) کے لائے نظام کا

تدفین چاہتا ہوں بقیع شریف میں
حقا (کہ) مُدّعا ہے یہی میرا کام کا

جو تر زباں رہے نہ مدیح حضور (ﷺ) میں
مومن مجھے آپ اُسے صرف نام کا

دیکھی جو میں نے محفلِ اصحابؓ خواب میں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمود کا ہے نام رشید احمدؔ اور ہے
بندہ خدا کا، مدح گو خیر الانام (ﷺ) کا

راجارشید محمود

طیبہ میں زمزمہ یہ مرے قلب نے سُنا
"اِک دَور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

اَحزاب میں ملا ہے ہمیں رب سے حکم یہ
اَے مومنو! دُرود و سلام اُن (ﷺ) پہ بھیجنا

لَوْلَاکَ سُن لو شان ہے میرے حبیب (ﷺ) کی!
تخلیقِ کائنات کا حاصل ہیں مُصطفےٰ (ﷺ)!

دُنیا بھٹک رہی تھی اندھیروں میں ہر طرف
نُور الہدیٰ (ﷺ) نے راہ پہ چلنا سکھا دیا

شاہِ اُمم (ﷺ) کے اُمتی خیر الامم ہوئے
صد شکر ہم کو مل گئے سردارِ انبیاء (ﷺ)

پیاسے جو تھے لہو کے، بنے بھائی بھائی وہ
سرکار (ﷺ) نے جلایا اُخوّت کا وہ دیا

دل کھنچ رہا ہے عالمِ ناپائیدار سے
آقا (ﷺ)! خدارا طیبہ میں جا ہو ہمیں عطا

غیروں کو بھی نوازنے والے (ﷺ)! کرم کریں!
دُنیا و آخرت میں مدد کیجیے شہا (ﷺ)!

احقر کی لاج آپ (ﷺ) کے دستِ کرم میں ہے
بخشش کی آس دل میں لیے پھولؔ آ گیا

تنویر پھولؔ

جس دم ظہورِ نورِ شہِ انبیاء ﷺ ہُوا
تھے نجم دم بخود، قمر مبہوت رہ گیا

سرکار (ﷺ) نے کیا جو مری اور اعتنا
تھا راست میرے فکر و تخیّل کا زاویہ

پایا جو اپنے ہاتھ میں آقا (ﷺ) کا نقشِ پا
پائی ہے حسنِ لامسہ و باصرہ سوا

متنِ نعوت پر جو ہے حمدوں کا حاشیہ
اِس کو کہوں نہ حُسنِ عقیدت مَیں کیوں بھلا

دیکھو کہاں گیا ہے وفاؤں کا سلسلہ
رب سے تھی ان کی، اپنی ہے سرکار (ﷺ) سے وفا

جس کے لبوں پہ ذکر حبیبِ خدا (ﷺ) کا تھا
بے شبہ اس کے روبرو تھی منزلِ بقا

یکتا و بے مثال ہیں اِس طرح مصطفیٰ (ﷺ)
تخلیق ہی کیا نہیں خالق نے آپ سا

پائیں گے وہ درود پیمبر (ﷺ) پہ بھیجتا
میرا جونہی پڑے گا نکیروں سے سابقہ

آقا (ﷺ) کو مانتے تھے بڑا سارے انبیاءؑ
اقصیٰ میں مقتدی تھے وہ سب، آپ (ﷺ) مقتدا

کرتے ہی رہنا دوستو! سرکار (ﷺ) کی ثنا
اِس کو سمجھنا فہم و فراست کا ارتقا
پہلے ہی رب نے کر دیا تھا اِس کا فیصلہ
ہو گا حضور (ﷺ) ہی پہ نبوّت کا خاتمہ
جذبات کے نگر کا رلیا جب بھی جائزہ
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
ہے سربراہِ بزمِ نعوتِ نبی (ﷺ) خدا
محمود یوں ہے مرتبہ اس کام کا بڑا

راجا رشید محمود

لے کے مدینے شہر چوں روضے دی باشنا
جھولی مری چ خیر دی خشبوُ نسیم پا!
دل اۓ نبی (ﷺ) دی نعت لکھاں یا لکھاں ثنا
پڑھ پڑھ درود لبھدا نہیں دل ہرے دا چاہ
لُوں لُوں ہرا وی موج چ کہندا سی مرحبا
"اِک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
اللہ نے امر بخشیا آدمؑ دی۔ ذات نوں
دنیا طفیل آپ دے جگّاں دی ہے بنا
سب توں بڑا مقام فنا فی الرسول اے
اے دل فنا قبول کےٗ پاویں توں پھر بقا
صورت جمیل سیرتوں افضل بشارتاں
اطہر وجود آپ (ﷺ) دا ساگر ہے نور دا
آقا (ﷺ)! عروج آپ دا اُلفت دا اَنت اے
ہر ہاشمی دا جگت وچ ٹھنڈا ہے تاں سبھا

ہادی گھرانا آپ (ﷺ) دا عظمت دی ہے دلیل
سورج تے چن غلام نیں، ہے چاک وی ہوا
ایہ دوریاں تندوریاں ہردے نوں سیک دین
آقا (ﷺ) جی! ہن تے کنج دیو برہا دا فاصلہ
یورینیم دی کان وی بخشو چا ہادیو!
اِسلام نو وی رحمتوں طاقت کرو عطا!
سارے غریب آپ توں سُکھاں دے طلبگار
منگتے سمے نے یا سخی (ﷺ) ہے مار چھڈی با
جہڑا وی ایس ملک دی منگے دلوں ہی خیر
انج دا رسول پاک (ﷺ) جی! بخشو چا راہنما
کر دے نیں ہت شرارتاں، دریا وی کر کے بند
آقا (ﷺ) جی! ساڈے دُوتیاں پانی ہے کھوہ لیا
حقّ الیقین کر دیو باوا مریڑا
ایہدا کثیف ذہن، یا مرشد کرو صفا!

بشیر باوا (شیخوپورہ)

دربار ہم نے دیکھا جو فخرِ انام (ﷺ) کا
"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"
صَلُّوا عَلٰی نَبِیِّنَا صَلُّوا عَلٰی حَبِیْب (ﷺ)
"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"
تخلیقِ کائنات کی جب ابتدا ہُوئی
"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"
آدمؑ نے دیکھا پہلے پہل مُصطفےٰ (ﷺ) کا نور
"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

ارقم کے گھر پہ پہنچے عمرؓ، دل پگھل گیا

"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

عثمانؓ لائے مال تھے شہ (ﷺ) کی جناب میں

"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

اُن (ﷺ) کی رِدا میں حیدرؓ و حسنینؓ اور بتولؓ

"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

شاداب پھول ہو گیا طیبہ کے باغ میں

"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

تنویر پھول

اللہ نے رسول (ﷺ) کو تخلیق جب کیا

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

آدمؑ نے آنکھ کھول کے دیکھا تو ہر طرف

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

سب قُدسیان خُلد میں مصروف کار تھے

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

دنیا میں ہر نبیؑ نے محمد (ﷺ) کی مدح کی

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

مکہ میں آپ (ﷺ) کی تو ولادت کے وقت بھی

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

بچپن سے لے کے آپ (ﷺ) کے وصلِ خدا تلک

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

اقصیٰ میں جب گئے تو وہاں پر بھی ہر طرف

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

طیبہ میں جا کے تازؔ نے دیکھا ہے آج بھی

"اک دور چل رہا ہے درود و سلام کا"

محمد اقبال تازؔ (فیصل آباد)

فخرِ چمن ستاں گلِ انوار فام کا

ممدوحِ کائنات کا عالی مقام کا

شیریں مقال لؤلوئے حسنِ کلام کا

کل شب کہ ذکرِ خیر تھا خیر الانام (ﷺ) کا

"اک دَور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

رقصاں فضا عجیب تھی کیف و سرُور کی

رحمت کا تھا وفور تھی تنزیل نُور کی

بزمِ ثنا میں دھوم تھی نعتِ حضور (ﷺ) کی

لفظوں میں ہو بیان کیا اس اہتمام کا

"اک دَور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

گردش میں بزمِ نُور میں جامِ طہور تھا

سَرمست مَست مَست تھا، طیّب شعور تھا

زیرِ قدم جہان تھا پر بے غرُور تھا

کیا مرتبہ ذِی شان تھا تیرے غلام کا

"اِک دور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

ذکرِ رسُولِ پاک (ﷺ) سے شب مستنیر تھی

حاجت نہ تھی کسی کو بھی بدرِ منیر کی

حاضر تھا بزمِ شوق میں اطہرؔ فقیر بھی

رحمت مآب سِلسلہ تھا اِک پیام کا

"اِک دَور چل رہا تھا دُرود و سلام کا"

حکیم محمد رمضان اطہر (فیصل آباد)

سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۸۷واں

آٹھویں سال کا چوتھا ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۴-اپریل ۲۰۰۹ء (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

صاحبِ صدارت: ضیاء نیّر

مہمانِ خصوصی: محمد شہزاد مجددی

مہمان شاعر: اکرم سحر فارانی (کامونکی)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظم: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

شاعر:

نازش پرتاب گڑھی

(وفات: ۱۰ اپریل ۱۹۸۴ء)

سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۸۷واں

آٹھویں سال کا چوتھا حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

نازش پرتاب گڑھی۔۱۵۸

حمدِ غفار جلّ وعلا

تنویر پھول (نیویارک)۔۱۵۹ — محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔۱۶۰

حافظ محمد صادق (لاہور)۔۱۶۱ — ضیاء نیّر (لاہور)۔۱۶۲

راجا رشید محمود۔۱۶۳

نعتِ سرکار ﷺ

غیر مردّف نعتیں

شہزاد مجددی (لاہور)۔۱۶۴، ۱۶۵ — رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔۱۶۶، ۱۶۷

تنویر پھول۔۱۶۷، ۱۶۸ — غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۱۶۹

بشیر رحمانی (لاہور)۔۱۷۰ — اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔۱۷۱

حافظ محمد صادق (لاہور)۔۱۷۲ — محمد ابراہیم عاجز قادری۔۱۷۳

عبدالحمید قیصر (لاہور)۔۱۷۴ — ضیاء نیّر۔۱۷۴، ۱۷۵

شفیق بریلوی (کراچی)۔۱۷۵ — راجا رشید محمود۔۱۷۶

روی کے لحاظ سے غیر مردّف نعت

راجا رشید محمود۔۱۷۷

"رشکِ پری خانہ" ردیف۔ "بنا، فضا، خوشنما" قوافی

تنویر پھول۔۱۷۸ — راجا رشید محمود۔۱۷۹

"ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ" ردیف۔ "مدینہ، سفینہ، نگینہ" قوافی

بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ) پنجابی نعت۔۱۸۰

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔۱۸۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود اس پر کہ جس کے واسطے عالم ہے دیوانہ
درود اس پر، تصدّق جس کے ہے ایک ایک مستانہ

درود اس پر کہ جس کا ذکر ہے تفسیرِ قرآنی
درود اس پر، حقیقت سے فزوں تر جس کا افسانہ

درود اس پر جو سر سے پاؤں تک رحمت ہی رحمت ہے
درود اس پر جو سب کا ہے، وہ اپنا ہو کہ بے گانہ

سلام اے وہ، نہیں ہے جس کا ثانی سطحِ ہستی پر
سلام اے وہ، جو ہم میں ہے مگر ہم سے جُداگانہ

مُصوّر نے دکھایا تجھ میں ایسا حُسنِ فن کاری
نہ اٹھے گا کوئی روزِ ابد تک اب حریفانہ

نقوشِ پا نے فرمائی ہے کچھ اس طرح گُل کاری
کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ

مری نظریں بھی ویراں ہیں، مرا دامن بھی خالی ہے
مری خاطر بھی رحمت اے فروغِ صحنِ گُل خانہ

نازش پرتاب گڑھی

حمدِ غفار

خطا کار ایک بندہ ہوں، مرا مسلک فقیرانہ
تری چوکھٹ پہ کرتا پیش ہوں اشکوں کا نذرانہ
کُھلا دُشمن ہے شیطاں، وسوسوں سے وار کرتا ہے
مئے عرفاں سے بھر دے اے خدا! دل کا یہ پیمانہ
براہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے اس کو بنایا تھا
ترے نادان بندوں نے کیا کعبے کو بُت خانہ
قلم سے ہے سکھایا علم، گویائی کی قوّت دی
بشر کو علم دے کر ہی بنایا تُو نے فرزانہ
فصیحانِ عرب نے گو کیا تھا اعتراض اس پر
بلالؓ لہجے کو تُو نے اذاں کا بخشا پروانہ
بنا دیتا گدا ہے کج کُلاہوں کو، یہ دیکھا ہے
اگر چاہے گداؤں کو تُو دے انداز شاہانہ
الٰہی! جلوۂ محبوب (ﷺ) سے تُو نے سجایا ہے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
نگہباں پھوؔل کا تُو ہے حفیظ و حافظ و ناصر
تُو ہر دم ساتھ ہے اس کے، ڈرائے کیسے ویرانہ

تنویر پھوؔل (نیویارک)

مرے مولا! تو ہے اپنے کمال و شان میں یکتا
سوا تیرے نہیں ہے مستحق کوئی عبادت کا
رسولِ ہر دو عالم (ﷺ) کو الٰہی! تُو نے کیا بھیجا
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

زمین و آسماں اور عرش و کرسی پر نہیں موقوف
خدایا! جا بجا موجود ہے بس تیرا ہی جلوہ
اے خلاقِ دو عالم! جو بھی تخلیقات ہیں تیری
وہ ہیں بے مثل و لاثانی و دلکش اور دلآرا
تُو ہی حاکم، تُو ہی مالک، تُو ہی خالق، تُو ہی قادِر
الٰہی! کون سی شے ہے، نہیں جس پر ترا قبضہ
شجر ہو یا حجر ہو یا بشر ہو یا فرشتہ ہو
کوئی بھی ہو خدایا! ہر کوئی ہے تجھ پہ ہی شیدا
کوئی نازاں ہے دولت پر، کوئی اِترائے منصب پر
مجھے تو فخر اِس پر ہے کہ میں بھی ہوں ترا بندہ
کریں کیونکر نہ ہم بھی ناز اپنے اس مقدّر پر
الٰہی! خلد میں ہو گا ہمیں تیرا جو نظارہ
تصوُّر شیخ کا ہر دم میسّر ہو مجھے یارب!
انھی کے فیض سے دل پر بھی تیرا نام ہو کندہ
الٰہی! عرض ہے عاجزؔ کی تجھ سے بہرِ غوثِ پاکؒ
پلا دے اس کو بھی اک جام تو اپنی محبّت کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

جہاں کے ذرّے ذرّے میں ترا جلوہ ہے جانانہ
ترے تذکار کے جھونکوں سے ہر بُوٹا ہے مستانہ
خلائق سے رویّہ ہے ترا بے حد کریمانہ
محبّت تیری ماؤں سے زیادہ ہے شفیقانہ
عبادت سب کو کرنی چاہیے تیری کھُلے دل سے
سبھی کو رزق دیتا ہے تو ہی بے امتیازانہ

ترا عرفان پا سکتا نہیں انساں کوئی لیکن
اُسی نے تجھ کو پہچانا ہے جس نے خود کو پہچانا
جہاں کا ذرّہ ذرّہ ہی تری تخلیق ہے یارب!
حقیقت آشکارا ہے، نہیں ہرگز یہ افسانہ
کیا ہے تو نے قرآں سرورِ دوراں (ﷺ) پہ جو نازِل
ہماری رہبری کو اس میں نکتے ہیں حکیمانہ
تیرے اوصاف ہیں حد سے سوا، اَعداد سے بڑھ کر
محال انسان سے ہے سب ترے اوصاف گنوانا
تجاوُز کرتے رہتے ہیں اطاعت سے تری انساں
رویّہ پھر بھی تیرا ہے مگر ان سے رحیمانہ
وہ مٹ جاتا ہے انساں دہر سے فرعون کی صورت
تکبُّر جس کا شیوہ ہو، روش جس کی ہو اِترانا
نبی (ﷺ) آئے تو خالق نے وہ حُسنِ نور برسایا
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
لکھوں کیونکر نہ میں مدح و ثنا دن رات خالق کی
کہ میرا کام ہے حافظؔ ترانے حمد کے گانا

حافظ محمد صادق (لاہور)

وہ ذاتِ کبریا ہر کام جس کا ہے حکیمانہ
اسی کی قدرتوں سے ہم نے ہے اس کو خدا مانا
کرم اس کا سبھی بندوں پہ اپنے بے نہایت ہے
کرے سب مشکلیں آساں وہی ذاتِ کریمانہ
خدا کی معرفت کے در ہیں کھلتے خودِ شناسی سے
وہی ہے عارفِ باللہ جس نے خود کو پہچانا

وہ جس پر ہو گئے ہیں فاش اَسرارِ خداوندی
وہی ہے صاحبِ حکمت، وہی بینا، وہی دانا
حبیب (ﷺ) اس کا جو شہکارِ ازل، تخلیقِ اوّل ہے
سرِ عرشِ بریں چمکا مثالِ کوکبِ رعنا
وہاں اس درجہ کثرت ہے حسینوں، مہ جبینوں کی
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
نبی (ﷺ) کی پیروی تفسیر ہے "یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ" کی
مُحبّت آپ (ﷺ) کی گویا ہوا حُبِّ خدا پانا
ظہورِ داعیٔ اوّل (ﷺ) ہُوا بطحا میں جب نیّر
بنا وہ مرکزِ توحید جو تھا اِک صنم خانہ

ضیا نیّر (لاہور)

اجازت کچھ ثنائے کبریا کے باب میں پانا
کوئی کم تو نہیں اکرام یہ، واجب ہے شکرانہ
ہمارے واسطے تو اپنا خالق بھی تھا اَنجانا
کہا آقا (ﷺ) نے تو ہم نے اسے اپنا خدا مانا
خدا کی یاد سے غافل نہیں رہتا ہے جو بندہ
مُسن ہو، طفلِ کم سن ہو، حقیقت میں ہے فرزانہ
اگر ایمان پختہ اس کا ہو معبود پر اپنے
تو ناممکن ہے شیطاں کے لیے مومن کو بہکانا
بتانے ہیں ہمیں بندوں کو احکامِ خُدا، لیکن
کہا اللہ نے، ابلاغ ہو ان کا حکیمانہ
اُسے مخلوق کی یادوں میں ہر دم زندہ رہنا ہے
جسے ہو یادِ خالق سے مقدّر اپنا چمکانا

ولی اللہ کہلانے کے قابل تھے وہی انساں
پئے تبلیغِ حق کردار تھا جن کا سفیرانہ
زبانِ عجز میں کرتا ہوں تحمیدِ خدا، یارو!
نہ حُسنِ شاعری اِس میں، نہ فقرے ہیں ادیبانہ
ہر اک حرفِ تعلّی حمد میں حرفِ غلط سمجھو
رنپٹ ہے بے جواز اس میں کسی شاعر کا اِترانا
کسی کے سامنے آیا نہیں جو مالک و مولا
ملا اپنے حبیبِ محترم (ﷺ) سے بے حجابانہ
ہوئیں کیا پردۂ اِسرا میں باتیں ان کی آپس میں
"فَاَوْحٰی" سے یہ ظاہر ہے کہ تھا کچھ رازدارانہ
جنھیں پہچان تھی رب کی، انھوں نے یہ بتایا ہے
کہ جس نے خود کو پہچانا، اسی نے رب کو پہچانا
وساطت اختیار آقا و مولا (ﷺ) کی کیے رکھنا
جو ہے ربِّ جہاں تک عرض اپنی تم کو پہنچانا
مِری حمدوں میں بھی نعتِ نبی (ﷺ) کا رنگ پیدا ہے
کسی حد تک مِرا طرزِ سُخن یوں ہے جُداگانہ
نہ جانے "رہنمایانِ وطن" گمراہ کتنے ہیں
خدا کے دشمنوں سے کر چکے پُختہ جو یارانہ
وہاں اِس طرح حُسنِ تام کو رکھا ہے مالک ہے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
کسی میں تم اگر محسوس کچھ خوفِ خدا پاؤ
اُسی خوش بخت انساں کو بطورِ دوست اپنانا

راجا رشید محمود

نعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

جمالِ سرورِ دیں (ﷺ) کا کہاں سے لاؤں پیمانہ
کہ روحُ القدُس بھی شمعِ رسالت کا ہے پروانہ

مرے آقا (ﷺ)! مرے احوال پر بھی رحم فرمانا
خصائل آپ کو خالق نے بخشے ہیں کریمانہ

شہنشاہِ دو عالم (ﷺ) کی گلی کا ہے عجب منظر
یہاں ہر ایک دیوانہ نظر آتا ہے فرزانہ

جہانِ غیب سے ہر دم نئے انوار اترتے ہیں
شہِ کونین (ﷺ) کے روضے کا عالم ہے جداگانہ

پئے فرشِ زمیں آمد ہوئی یوں نورِ باری کی
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

خدا کے نور نے جلوہ نمائی کی ہے اس دھج سے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بسے انوارِ خورشیدِ حرم اس شان سے اس میں
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بھٹکتے آدمی کو دے دیا کردار کا جوہر
سجایا پیکرِ اَخلاق نے یوں دل کا ویرانہ

نگاہِ لطف پھر ہو رحمۃ للعٰلمیں (ﷺ)! اس پر
ہوئے جاتے ہیں پھر انسان کے تیور بہیمانہ

رہی اس کو ہمیشہ کد شہ دیں (ﷺ) کے غلاموں سے
روش ابلیس نے سرکار (ﷺ) سے رکھی حریفانہ

جہاں روح و بدن کے گھاؤ سارے بھرتے جاتے ہیں
مدینہ میں طبیبِ حق (ﷺ) نے کھولا وہ شفاخانہ

ثنا خوانِ شہ دیں (ﷺ) کی بڑی توقیر ہے لوگو!
خدا کا فضل ہے اتنی بڑی توفیق مل جانا

وہ اپنے مدح گستر کے لیے ان کا دعا کرنا
وہ اپنے شاعرِ دربار پر اکرام فرمانا

میں روح القدُس کو اپنے بہت نزدیک پاتا ہوں
کبھی جب یاد آ جاتی ہے ان (ﷺ) کی دادِ شاہانہ

ثنا خوانِ شہ دیں (ﷺ) کے لیے بے حد ضروری ہیں
ادب، صدق و وفا، حسنِ عمل، سیرت شریفانہ

اگر آقا (ﷺ) نے زیبِ مسند محمودؐ ہونا ہے
تو پھر کیا عرصۂ محشر سے اے شہزادؔ گھبرانا

شہزاد مجددی (لاہور)

ہُوا دُکھوں کی بستی میں جونہی سرکار (ﷺ) کا آنا
وہ بستی بن گئی بیمار رُوحوں کا شفاخانہ

شفاعت اُس کی بھی فرمائیں گے سرکار (ﷺ) محشر میں
شفیعِ حشر جس نے بھی دل و جاں سے انھیں مانا

مرے آقائے رحمت (ﷺ) کی طبیعت ہے بہت نازک
مجھے محشر میں اُن کے رُوبرو یا رب! نہ شرمانا

تمھیں سرکار (ﷺ) نے بخشی ہے خوشخبری شفاعت کی
کبھی اے زائرِ روضہ! نہ تم محشر سے گھبرانا

خدا ہی کی یہ مرضی تھی مگر دل نے کہا مجھ سے
نہیں اچھا لگا طیبہ سے میرا لوٹ کر آنا

الٰہی! دست بستہ التجا ہے تجھ سے یہ میری
کہ میرا روضۂ سرکار (ﷺ) پر ہر سال ہو جانا

دُعا کرتا ہُوں تجھ سے اے خدا! میرے سیہ اعمال
دِکھا کر سرورِ دیں (ﷺ) کو سرِ محشر نہ شرمانا
بشارت اُس کو جنّت کی ہے جو مَر جائے طیبہ میں
مَیں مَر جاتا مدینے میں جو ہوتا بس میں مَر جانا
ذکی! روضے پہ ہو جاتی ہے بے مانگے ہی جب پُوری
وہاں کر کے دُعا اک بار تم اِس کو نہ دُہرانا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

ہے یادِ طیبہ سے آباد میرے دل کا ویرانہ
اُسی کی ضو سے روشن ہے مِری آنکھوں کا کاشانہ
خدا نے اہلِ ایماں کو ہے یہ بھی حُکم فرمایا
نبی (ﷺ) مانگیں تو کر دو پیش ہر اک شے کا نذرانہ
قدم رنجہ جو فرمایا وہاں سرکارِ رحمت (ﷺ) نے
جسے کہتے تھے سب یثرب، بنا پَل میں شفاخانہ
جو طالب ہیں مئے وحدت کے، آ جائیں وہ طیبہ میں
کہ وا رہتا ہے طیبہ میں مئے وحدت کا میخانہ
سدا اُس کے نشے میں وہ رہا سرشار اور سرمست
پیا ہے جس نے بھی حُبِّ شہِ والا (ﷺ) کا پیمانہ
جو چاہے تُو کہ تجھ پر بھی کُھلیں فرزانگی کے در
تو محبوبِ الٰہی (ﷺ) کی محبّت میں ہو دیوانہ
حیاتِ جاوداں کی گر ترے دل میں تمنّا ہے
تو ہو شمعِ رسالت پر فدا تُو مثلِ پروانہ
عطا فرمایئے ہر سال آقا (ﷺ)! دید روضے کی
کہ دیدِ روضہ سے ہوتا ہے روشن دل کا کاشانہ

بہلتا ہے تو یہ آ کر بہلتا ہے مدینے میں
فقط اتنا سا ہے میرے دلِ مُضطر کا افسانہ
مِری بیماریاں یکبارگی سب دُور ہو جائیں
جو طیبہ سے مجھے پھر حاضری کا آئے پروانہ
ذکی! آقائے رحمت (ﷺ) نے جونہی اِس پر قدم رکھے
"تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

رفیع الدین ذکی قریشی

مئے عرفانِ حق کا ہے مدینے میں ہی خُم خانہ
وہی ہے کامراں، شمعِ رسالت کا جو پروانہ
یہاں بدر الدُّجیٰ (ﷺ) ہیں اور صحابہؓ سب ستارے ہیں
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
"سَقَاهُمْ" کہ دیا ربّ نے، مٹے گی تشنگی اپنی
بدستِ ساقیِ کوثر (ﷺ) ملے گا ہم کو پیمانہ
نہ ہوشِ آبلہ پائی، نہ دُنیا کی مُجھے پروا
رواں ہوں راہِ طیبہ پر، شہِ دیں (ﷺ) کا ہُوں دیوانہ
دُرود اُن پر سلام اُن پر، یہ لازم ہے نمازوں میں
خدا بھی چاہتا ہے، یہ عمل ہو سب کا روزانہ
بیاں کرتا ہے، تھامس کارلائل، اپنے لیکچر میں
محمد (ﷺ) سب سے افضل ہیں، عقیدت کا ہے نذرانہ
کیا جب فتح مکّہ کو شہنشاہِ مدینہ (ﷺ) نے
خدا کا گھر بنا اے پھول! کعبہ جو تھا بُت خانہ

تنویر پھول

بنایا خالقِ کُل نے اُسی کو بینا و دانا
کہ جس نے جلوۂ محبوب (ﷺ) سے خالق کو پہچانا

تعارُف ذاتِ حق کا ہے کرایا ذاتِ سرور (ﷺ) نے
وہی ہے کامراں جس نے شہِ دیں (ﷺ) کا کہا مانا

یہاں کے رہنے والوں پر ہیں شیدا حُور و غلماں بھی
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

ابُو طالبؓ کی گھاٹی، شہرِ طائف، ہجرتِ مکّہ
نہیں آساں تھا آقا (ﷺ)، آپ کا اسلام پھیلانا

الٰہی! رُوح کا طائر رہے اشجارِ طیبہ میں
گراں دل پر گزرتا ہے وہاں سے لوٹ کر آنا

عدم کے راستے میں مُصطفٰے (ﷺ) کی ساتھ رحمت ہو
کرم کرنا الٰہی! مُجھ پہ، وہ رستہ ہے اَنجانا

خُدایا! حشر میں دے دے مُجھے آقا (ﷺ) کی دربانی
مِری قسمت میں ہو اُن (ﷺ) کی گلی کا راستا پانا

ستایا ہے گدا کو آپ (ﷺ) کے، یاں کج کُلاہوں نے
تکبُّر کے جو پیکر ہیں، وہ اب دینے لگے طعنہ

خطا کار اُمّتی ہے پھولؔ اس پر رحم فرمائیں
نہ ہے یہ حاملِ جُبّہ، نہ صُوفی ہے نہ مولانا

تنویر پھولؔ

جو ہو جائے شہِ ابرار (ﷺ) کی الفت میں دیوانہ
بظاہر ہے وہ دیوانہ، حقیقت میں ہے فرزانہ

وہ رومیؒ ہو کہ جامیؒ ہو، بُوصیریؒ ہو کہ سعدیؒ ہو
شہِ کون و مکاں (ﷺ) کا اِن میں ہے ہر ایک مستانہ

جھکاؤں اور کس کے در پہ جا کر میں جبیں اپنی
سُنے گا آپ کے بِن کون میرے غم کا افسانہ

درودِ پاک ہی تریاق ہے زہرِ معاصی کا
علاجِ دردِ عصیاں کو ہے کافی یہ کرم خانہ

بہ درگاہِ خدائے دو جہاں میری دعا یہ ہے
کہ بخشش کی سَنَد بن جائے نعتوں کا یہ نذرانہ

یہ سب شمسُ الضُحٰی، بدرُ الدجیٰ کے در کی برکت ہے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

عطائے صاحبِ تسنیم و کوثر (ﷺ) کا کرشمہ ہے
کہ رہتا ہے سَدا لبریزِ الفت دل کا پیمانہ

سجا کر نعت کے پھولوں کو گلدانِ عقیدت میں
کروں اے کاش! پیشِ جانِ رحمت مَیں یہ نذرانہ

ہے مکّہ ارفع و اعلیٰ، مدینہ اقدس و بالا
دو عالم سے ہے شان اِن دونوں شہروں کی جُداگانہ

جہاں سے جاں بلب خلقت کو ملتی ہے حیاتِ نو
یقیناً روضۂ خیر الورٰی (ﷺ) ہے وہ شفاخانہ

خدا توفیق اَرزانی کرے تو اُس کی رحمت سے
کہوں نازشؔ مُسلسل میں نئی اک نعت روزانہ

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

وہ بطحا ہے، یہ طیبہ ہے، بہر سُو حُسنِ جانانہ
اُدھر بھی ہے پری خانہ، اِدھر بھی ہے پری خانہ

پرستارِ الٰہی ہوں، رسالت کا ہوں دیوانہ
مجھے آتا ہے عشقِ سرورِ عالم (ﷺ) کو اپنانا

امامُ المرسلیں (ﷺ) کے مقتدی جو ہو گئے دل سے
حضوری میں وہ لائے سجدۂ وحدت کا نذرانہ

وہاں ہوتے ہیں پیدا عاشقانِ دینِ سُبحانی
جہاں عُشاقِ حُسنِ مصطفیٰ (ﷺ) پہنچے سفیرانہ

یہ کیا تھوڑا کرم ہے دین کے معمارِ اعظم (ﷺ) کا
کہ خاروں کی زمیں پر کر گئے تعمیر گُل خانہ

خدا شاہد، یہ عشقِ سرورِ دیں (ﷺ) کی کرامت ہے
کہ فرزانوں میں فرزانہ ہوں، دیوانوں میں دیوانہ

عنایت ہے، نوازش ہے، کرم ہے سرورِ دیں (ﷺ) کا
فقیری میں بھی میری عزّت و عظمت ہے شاہانہ

میں اپنی حالتِ دیوانگی پر ناز کرتا ہوں
مدینے والے کہتے ہیں مجھے دیوانہ دیوانہ

مرے نزدیک گمراہی کی ظلمت آ نہیں سکتی
مرا دل ہے چراغِ گنبدِ خضریٰ کا پروانہ

بشیرِ زار نے جس دم کہی ہے نعت آقا (ﷺ) کی
عطا رحمت نے اُس کو کر دیا جنت میں کاشانہ

بشیر رحمانی (لاہور)

دو عالم کے شہنشہ (ﷺ) کا تکلم ہے خلیلانہ
نظر ان کی مسیحانہ، عطائیں ہیں کریمانہ

دیارِ ساقیِ کوثر (ﷺ) ہے مرجع تشنہ روحوں کا
کھلا رکھتے ہیں آقا (ﷺ) رات دِن وحدت کا میخانہ

حرا سے نُور و نکہت کے پھُریرے اِس قدر نکلے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا ہوا رشکِ پری خانہ"

عرب کے فلسفی توحید پر ایمان لے آئے
دلائل جب سُنے بطحا کے اُمّی (ﷺ) سے حکیمانہ

قدم اس کے زمیں پر ہیں، نظر ہے خُلدِ رضواں پر
جو دیوانہ ہے طیبہ کا، وہ ہے دراصل فرزانہ

اَزل کے دِن سے دونوں لازم و ملزوم ٹھہرے ہیں
نبی (ﷺ) کی شان شاہانہ، مری شوکت فقیرانہ

اَذاں توحید کی دوں گا بہر صورت سرِ محفل
سفیرِ سرورِ دیں (ﷺ) ہوں، مرے لب ہیں سفیرانہ

صدائیں آپ کے قدموں کی آئیں کیوں نہ دھڑکن سے
مرے دِل کے جزیرے میں محمد (ﷺ) کا ہے کاشانہ

مجھے اِذنِ حضوری دیں گے جب محبوبِ سُبحانی (ﷺ)
کروں گا خدمتِ عالی میں حاضر دِل کا نذرانہ

جواہر بانٹتا ہوں میں سحر در کے فقیروں میں
غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) ہوں، ٹھاٹھ ہوں کیونکر نہ شاہانہ

اکرام سحر فارانی (کاموکی)

کوئی انسان اپنا ہے کہ یکسر ہے وہ بیگانہ
محمد مصطفیٰ (ﷺ) کا ہے دل و جاں سے وہ دیوانہ

گئے جب آپ (ﷺ) طیبہ میں تو خوشیوں کے وہ گُل مہکے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

ہدایت سرورِ دوراں (ﷺ) کے اُسوہ سے جو لیتا ہے
زمانے میں وہ انساں ہے یقیناً سب سے فرزانہ

گداؤں کو نبی (ﷺ) دیتے ہیں حاجت سے کہیں بڑھ کر
کہ ہے طرزِ سخاوت آپ (ﷺ) کا سب سے جداگانہ

جو چاہے در پہ آئے آپ (ﷺ) کے، حلّ مسائل کو
کھُلا رہتا ہے سب پر آپ (ﷺ) کا ہر وقت کاشانہ

محبّت سب سے بڑھ کر ہو نبی (ﷺ) سے تم کو دنیا میں
یہی ہے آپ (ﷺ) سے اُلفت کا معیار اور پیمانہ
مثال اس کی نہیں ملتی زمانے میں نبی (ﷺ) کا جو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سے تھا یارانہ
معافی آپ (ﷺ) نے جب دشمنِ مغلوب کو دے دی
بنا شمعِ رسالت (ﷺ) کا دل و جاں سے وہ پروانہ
عدو سے گالیاں سن کر نبی (ﷺ) دیتے دعا ان کو
کہ بل پر خُلق کے، اُن کو تھا راہِ راست پر لانا
نبی (ﷺ) کا حکم ہے یہ سامنے سلطانِ جابر کے
جہاد افضل ہے، سچّی بات کہ دینا دلیرانہ
طبیعت آپ (ﷺ) کی فقر و غنا کی سمت مائل تھی
کہ بھاتا آپ (ﷺ) کو ہرگز نہ تھا انداز شاہانہ
اگرچہ آپ (ﷺ) کو کونین کی حاصل تھی دارائی
طریقِ زندگی لیکن تھا سادہ اور غریبانہ
جہاں میں کوئی بھی مشکل نہ تم کو پیش آئے گی
سو حافظؔ زندگی بھر اُسوۂ سرکار (ﷺ) اپنانا

حافظؔ محمد صادق

خدا کی یاد کا مرکز بنا دل کا وہ کاشانہ
پڑی جس پر شہِ کونین (ﷺ) کی چشمِ کریمانہ
مئے عشقِ پیمبر (ﷺ) کا ہے طیبہ میں وہ مے خانہ
جسے پیتے ہی بن جاتا ہے دیوانہ بھی فرزانہ
فروزاں شہرِ طیبہ میں جو وہ شمعِ رسالت ہے
ہر اک عالم ہے یوں قربان اس پر مثلِ پروانہ

جہاں بھی سرورِ کونین (ﷺ) نے اپنے قدم رکھےّ
ہر اک درد و مرض کا بن گئی وہ جا شفاخانہ
ہمیں آپس میں ایسی ہی محبّت ہو عطا یا رب!
پیمبر (ﷺ) کے صحابہؓ میں جو تھا آپس میں یارانہ
یہ بھی اک معجزہ ہے سرورِ عالم (ﷺ) کے قدموں کا
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
جسے کہتے تھے یثرب، اس پہ کیا آئے قدم ان کے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
نہیں ہے یاد جس دل میں حبیبِ ربِّ اکبر (ﷺ) کی
وہ دل ہرگز نہیں ہے دل کہ وہ ہے اک ویرانہ
کیا سرشار ہے جس کی مئے توحید نے ہم کو
رہے آباد مولا! وہ سدا طیبہ کا مے خانہ
الٰہی! بہرِ مُرشد یہ دعا بھی بار آور ہو
مری بھی حاضری دربارِ آقا (ﷺ) میں ہو سالانہ
الٰہی! غازی علم الدینؒ کے صدقے میں عاجزؔ بھی
کرے یہ پیش ناموسِ نبی (ﷺ) پر جاں کا نذرانہ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

ہے رنگ و نسل بھی تہذیب بھی گرچہ جُداگانہ
مدینے میں مگر سب کا رویّہ ہے حلیفانہ
سب اپنی جھولیاں پھیلائے ان (ﷺ) کے در پہ آتے ہیں
سرِ تسلیم خم اور دیدے نم، صورت فقیرانہ
حضور (ﷺ) آئے، بہاریں یوں کِھلیں، یوں گلستاں مہکے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

نبی جی (ﷺ)! آپ کے صدقے ہوئی تخلیقِ دو عالم
نبی جی (ﷺ)! آپ ہیں جانِ جہاناں، جانِ جانانہ

اُمورِ رہبری و رہنمائی ناتوانوں کی
غلاموں کو سکھائے آپ (ﷺ) نے آدابِ شاہانہ

میں سمجھوں گا، مقدّر جاگ اُٹھا پھر مرا قیصر
کبھی آئے جو دربارِ نبی (ﷺ) سے مجھ کو پروانہ

عبدالحمید قیصؔر (لاہور)

ہُوا مرکز نگاہوں کا جمال و حُسنِ جانانہ
جہاں سارا یہاں شمعِ رسالت (ﷺ) کا ہے پروانہ

محبت ذاتِ پیغمبر (ﷺ) سے بے حد، بے نہایت ہو
یہی ہے اصلِ ایماں جانچنے کا ایک پیمانہ

چلے آؤ، صلائے عام ہے یارانِ مشرب کو
کھلا ہے تا ابد سب کے لیے طیبہ کا میخانہ

ہَوس، حرص و ہَوا اس دل میں ہیں اصنام کی صورت
نہ ہو حُبِّ نبی (ﷺ) جس میں، وہ دل ہے اِک صنم خانہ

مدارِ دین و ایماں ذاتِ پیغمبر (ﷺ) ہے سر تا سر
تہی ہے جوہرِ ایماں سے، جو ہے اُن (ﷺ) سے بیگانہ

نظیر اس کی زمانے نے نہ کوئی آج تک دیکھی
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

گنہگاروں، خطاکاروں کے حق میں روزِ محشر ہے
وسیلہ مغفرت کا آپ (ﷺ) کی ذاتِ کریمانہ

وہاں جلوہ گری فرمائیں گے جب مصطفیٰ (ﷺ) نیّر
چمک اُٹھے گا مثلِ شمع، مرقد کا سیہ خانہ

ضیاؔ نیّر

مجھے کہنے لگی دنیا حبیبِ رب (ﷺ) کا دیوانہ
بہت پُر کیف ہے اے دوستو! یہ مرا افسانہ

جسے دیکھو، چلا آتا ہے صدقے ہونے کو در پر
بنا رکھا ہے کس نے ارضِ طیبہ کو پری خانہ

خدا کی رحمتیں سایہ فگن رہتی ہیں ان سب پر
درودیں پڑھتے رہتے ہیں جو شاہِ دیں (ﷺ) پہ روزانہ

بڑھاتا ہے قدم اپنا جو دیکھو جانبِ طیبہ
بہت ہُشیار ہے، اس کو نہ سمجھو لوگو! دیوانہ

مئے عشقِ محمد مصطفیٰ (ﷺ) یومِ ازل پی ہے
وہیں سے درحقیقت میری تو فطرت ہے رندانہ

مریضِ معصیت! جا تُو وہاں، ہو جائے گا اچھا
بنا رکھا ہے آقا (ﷺ) نے مدینے میں شفاخانہ

شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی)

کرم سرکارِ والا (ﷺ) کا تھا دنیا سے جُداگانہ
عطا سے کب رہا محروم، اپنا تھا کہ بیگانہ

نہیں ہے ذرّہ بھر امکاں، سمجھ میں اُس کی آ جانا
مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) چاہو جو تم شیطاں کو سمجھانا

مری ہر شام روشن تر ہے یوں ہر صبحِ تاباں سے
درودِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ پڑھتا ہوں روزانہ

مرے سرکارِ والا (ﷺ) کا کرم چاہے تو ہو جائے
قبولِ کعبۂ عالی مری آنکھوں کا نذرانہ

وہ جن کو دولتِ اُنسِ نبی (ﷺ) کم کم میسّر ہے
بروزِ حشر پڑ جائے گا ان لوگوں کو پچھتانا

اگر اِس میں نہ بابِ مدحِ سرکارِ جہاں (ﷺ) ہوتا
توجّہ کے تو لائق ہی کہاں تھا اپنا افسانہ

مقامِ اعلیٰ دیا یُوں غازی علم الدینؒ کو رب نے
وہ شمعِ الفتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کا تھا پروانہ

عطائے رحمتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا باعث ہے
مرا ہر سال شہرِ سرورِ کُل (ﷺ) کی طرف جانا

کہ جس سے عِلم ہو شانِ حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کا
کہاں سے لائیے گا آپ ایسا کوئی پیمانہ

صحابہؓ کب انھیں در پر کھڑے ہو کر بلاتے تھے
نبی (ﷺ) کے گھر میں داخل کب کوئی ہوتا تھا دَرّانا!

حضور (ﷺ)! احکام جاری کیجیے اِس کی صفائی کے
بنا ڈالا ہے اپنے قلب کو ہم نے صنم خانہ

ہیں حورانِ بہشتی یوں زیارت کے لیے حاضر
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بہت محمودؔ مجھ پر دسترس پانے کی خواہش تھی
مگر "صَلِّ عَلٰی" سن کر ہُوا شیطان کھسیانا

راجا رشید محمودؔ

دَنا کے قصر کی خلوت میں کوئی اور کب پہنچا
ہیں اِس عظمت کے حامل تو رسولِ محترم (ﷺ) تنہا

کلامُ اللہ کو غائر نظر سے مَیں نے جب دیکھا
بیانِ رازِ اِسْرَا میں نظر آیا ہے کچھ اِخفا

مجھے خِلعت عطا فرما دیا خالق نے بخشش کا
مرا دامن ریاضِ جنّتِ آقا (ﷺ) میں جب پھیلا

خدا نے سر پہ میرے چترِ اَلطاف و کرم تانا
بردائے اُلفتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کو جب اوڑھا

مجھے تو ایک ہی مالک نے اعزازِ سفر بخشا
نکلتا ہوں مَیں جب گھر سے تو چلتا ہوں سُوئے طیبہ

نہ کیوں خوشنودیٔ آقا (ﷺ) ہو مقصودِ سُخن اپنا
خدا نے کر دیا ذکرِ نبی (ﷺ) اُن کے لیے اونچا

حسابِ روزِ محشر کا اُسے کیا ہو گا اندیشہ
رسولِ پاک (ﷺ) نے خاطی کو فرمایا کہ ہے میرا

تھی چودہ سو برس پہلے تلک ظلمت وہاں پر بھی
شبوں تک کا مدینے میں ہر اک لمحہ ہے اب اُجلا

میں جب بھی نیند سے اُٹھوں گا، ہوں گا شہرِ سرور (ﷺ) میں
مجھے تو جاگتے میں بھی نظر آتا ہے یہ سپنا

جو جاں دے عزّت و ناموسِ آقا (ﷺ) کے تحفّظ میں
وہی تو اُمّتی سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا ہے سچّا

تلاشِ ظلِّ سرور (ﷺ) میں نہ سرگرداں رہے کوئی
کسی نے نور کا دیکھا کہیں پر بھی کبھی سایہ

عقیدت کا تعلّق آقا و مولا (ﷺ) سے قائم رکھ
تُو آ جائے گا دار و گیرِ روزِ حشر میں ورنہ

اُساس ایقان کی محمودؔ ہے قولِ پیمبر (ﷺ) پر
بقیعِ پاک میں پہنچا تو مَیں جنّت گیا سیدھا

راجا رشید محمودؔ

یقیناً ہے دیارِ مُصطفےٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ
ہے شب میں قریۂ بدر الدُّجیٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ

لیے پیغام "اقرأ" کا وہ آئے پاس احمد (ﷺ) کے
یہ جبریلؑ سے غارِ حرا رشکِ پری خانہ

حرا میں جا کے دیکھو تُم، ابھی تک اُس کو پاؤ گے
بفیضِ جلوۂ نُور الہدیٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ

یہاں ہیں پنجتنؓ، دربان ہیں سلمانؓ فارس کے
کہ ہے کاشانۂ شمس الضحیٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ

سلامی دینے آتے ہیں ملائک عرش سے پیہم
جوارِ گنبدِ خضرا ہُوا رشکِ پری خانہ

ریاضِ جنّت الفردوس کا گوشہ اسی میں ہے
بہاروں سے مدینے کی فضا رشکِ پری خانہ

بقیع باغ طیبہ میں بھی گلہائے رسالت ہیں
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہ کہلاتا تھا یثرب، اس پہ تھا الزامِ بیماری
مگر جب آپ (ﷺ) آئے ہو گیا رشکِ پری خانہ

گلستانِ جہاں میں پھول اُن (ﷺ) سے ہے بہار آئی
جو آئے وہ، ہُوئے ارض و سما رشکِ پری خانہ

تنویر پھول

نبی (ﷺ) کا شہر ہے صد مرحبا، رشکِ پری خانہ
یہی ہے لائقِ مدح و ثنا رشکِ پری خانہ

پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں
اِسے کہتے ہیں شہرِ خوشنما رشکِ پری خانہ

پری چہرہ، پری وَش گُربگانِ شہرِ آقا (ﷺ) ہیں
اِسی باعث یہ ہر اک کو لگا رشکِ پری خانہ

یہاں نازک، دلآویز اور دیدہ زیب بندے ہیں
تو ہے گویا دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ

ہیں جو زیرِ زمیں، ہیں زندہ و پائندہ وہ تک بھی
ہُوا یوں شہرِ محبوبِ خدا (ﷺ) رشکِ پری خانہ

بقیعِ پاک شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کو جانچو
نہیں اس سا کوئی زیرِ سما رشکِ پری خانہ

ہیں آرامیدہ اِس جا اہلِ بیتِ پاک آقا (ﷺ) کے
یہ قبرستان گویا بن گیا رشکِ پری خانہ

مجھے اِس میں اگر تدفین کا حاصل ہو پروانہ
تو بن جائے مِرا دل بھی کھرا رشکِ پری خانہ

بنے یُمنِ قدومِ پاکِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے
صفا و مَروہ و ثُور و حرا رشکِ پری خانہ

مِرا دل ہے عقیدت آشنا اصحابؓ سرور (ﷺ) کا
اِسے کہتے ہیں اربابِ وفا رشکِ پری خانہ

جو دیکھی دلپذیری خاکدانِ ارضِ طیبہ کی
تو نازشؔ نے مدینے کو کہا "رشکِ پری خانہ"

بنات، ازواج، اصحابِ نبی (ﷺ) آرام فرما ہیں
"تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

مُحبت جب سے ہے محمودؔ اِس میں اپنے آقا (ﷺ) کی
اُسی دن سے مِرا دل ہو گیا رشکِ پری خانہ

راجا رشید محمود

مدینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ
سفینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ

زیناں ساریاں مُندری بنا چھڈیاں نیں خالق نے
نگینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ
دلاسے مَت تسلّی چین ذہناں نوں ملے جتھوں
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
حیاتی وے گزارن دا سکھایا اے زمانے نوں
قرینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ
گلاباں مرویاں چنبیاں دی گلوکڑی نوں من لیندا اے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
زمین اُتے کھلوتا عرش دے ول ٹریا جاندا جے
سفینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ
وکھا باوے نوں یا مولا! مدینہ شوق ہے ایہدا
درینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ

بشیر باوا (شیخوپورہ)

یہاں ہے گنبدِ خضرا، یہاں اُن (ﷺ) کا ہے کاشانہ
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
حسینوں کے حسیں (ﷺ) رہتے ہیں طیبہ میں، زلیخا سُن
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
بہاریں ہوتی ہیں قربان ہر دم سبز گنبد پر
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
یہاں ہیں اَن گنت پروانے قندیلِ رسالت کے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
مُنوّر ہے، معطر ہے وجودِ شاہ (ﷺ) سے ہر دَم
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

مُجھے لگتی ہیں حُوریں تتلیاں باغِ مدینہ کی
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
یہاں سیلاب ہے اے پھولؔ! ہر دَم نُور و نکہت کا
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

تنویر پھولؔ

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارے

اکتوبر نومبر ۲۰۱۰ — نعوتِ محمودؔ پر کلامِ معبودؔ کے اثرات

دسمبر ۲۰۱۰ — مدحِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

۵۳

زیرِ نظر شمارہ

اگست ستمبر 2010 کا مشترکہ شمارہ ہے

اشاریہ حمد و نعت گویان محترم

(بترتیب حروف تہجی بلحاظ تخلص)

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیّد ہجویر نعت کونسل

۱۔ کونسل کا ۸۵واں (۹ویں سال کا دوسرا) حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ ۷ فروری ۲۰۰۹ء کو عزیز کاملؔ کی صدارت میں (چوپال، ناصر باغ، لاہور میں) ہوا۔ بشیر رحمانی مہمانِ خصوصی، تسنیم الدین احمد مہمانِ اعزاز اور محمد اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی) مہمان شاعر تھے۔ ناظمِ مشاعرہ مدیرِ نعت نے تلاوتِ قرآنِ مجید سے مشاعرے کا آغاز کیا۔

طرح کے طور پر مرزا محمد منورؔ (وفات ۷ فروری ۲۰۰۰ء) کا یہ مصرع دیا گیا تھا:

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

حمدیہ دور میں تنویر پھولؔ (نیویارک)، حافظ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، ضیا نیّرؔ اور راجا رشید محمودؔ نے ربِّ کریم جل شانہٗ کی بارگاہ میں منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔

نعتیہ دور میں قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)، رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھولؔ، صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوریؔ (بصیر پور شریف)، حافظ محمد صادق، محمد اکرم سحرؔ فارانی، بشیرؔ رحمانی، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، عبدالحمید قیصرؔ، گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد/ خانیوال)، ضیا نیّرؔ، عقیلؔ اختر اور راجا رشید محمودؔ کا کلام غیر مردّف صورت میں تھا۔

"کرے پرتوِ کرم" ردیف اور "آفتاب، باریاب، خواب" قوافی میں تنویر پھولؔ، صادق جمیلؔ، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) اور راجا رشید محمودؔ کی اُردو نعتیں اور بشیر باواؔ (شیخوپورہ) کی پنجابی نعت سامنے آئی۔

"پرتوِ کرم" ردیف میں عزیز کاملؔ (صاحبِ صدارت) شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی) اور راجا رشید محمودؔ نے نعتیں کہی تھیں۔ تنویر پھولؔ (نیویارک) کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

گرہ میں تنوّع کی یہ صورتیں نظر آئیں:

عاجزؔ قادری: یا رب! تری عطا سے ہی تیرے حبیب ﷺ کا
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

جود و سخائے قاسمِ نعمت ہے دیدنی
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
محبوبِ ربِّ عرش کا ہے فیض کیا یہ کم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

تنویر پھولؔ: رحمت سے تیری آس ہے در منزلِ عدم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
نورُ الہدیٰ ﷺ کے نور سے دل مستنیر ہے
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
آقا ﷺ! نوازا آپ نے تنویر پھولؔ کو
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
رکھّے بھرم ہمارا ہیں آقائے محترم ﷺ
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
فضلِ خدا ہے، سرورِ عالم ﷺ کا فیض ہے
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
رحمت ہے عالمین پہ سرکار ﷺ کا وجود
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
آئی صدا یہ روضے سے، دل نے مرے سُنی
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
صدقے میں ان ﷺ کے بن گئی دنیائے آب و گِل
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
دستِ کرم میں آپ ﷺ کے احقر کی لاج ہے
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
ان کی نگاہِ لطف کا اعجاز دیکھیے

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
قدموں کی ان کے دھول ہیں ناہید و کہکشاں
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
دنیا میں آپ آئے تو برسی ہیں رحمتیں
ان کی عطا سے شاد ہے تنویرؔ پھولؔ بھی
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

حافظ محمد صادق: اس کی نوازشات کا ہے بے کنار یم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
جاری ہے پھر بھی اے خدا! ہم پر ترا کرم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
نورِ مبیں ہے آپ کا رشکِ مہِ اتم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم
گلشن بنے جہاں پہ پڑے آپ ﷺ کا قدم

ضیا نیّرؔ: دے وہ گدائے رہ نشیں کو تاج و تختِ جم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
قطرہ نگاہِ فیض سے دریا مثال ہے
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

غلام زبیر نازشؔ: ناچیز کو شرف سے مشرّف کرے وہ ذات
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

ذکیؔ قریشی: ایمان ہے یہ میرا کہ میرے حضور ﷺ کا
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

محب اللہ نوریؔ: قطرے کو دُرِ ناب کرے ان کی اک جھلک

"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
فیضِ نظر سے قطرہ بنے بے کنار یم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
کھارے کنوئیں کو میٹھا کرے آپ ﷺ کا لُعاب
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

سحرؔ فارانی: وہ مہربان ہو کے اگر ڈال دیں نظر
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

عبدالحمید قیصرؔ: مامور ان کے ایک اشارے پہ آفتاب
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

گوہرؔ ملسیانی: ایسے ہیں خوش نظر کہ جدھر بھی اُٹھے نظر
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

عقیلؔ اختر: جود و کرم ہے آپ کا بے حد و بے حساب
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

صادق جمیلؔ: اس طرح فیضیاب کرے پرتوِ کرم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

ریاضؔ احمد قادری: پتھر کو ماہتاب کرے پرتوِ کرم
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

عزیز کاملؔ: ناچیز کو بھی چیز بنا دے وہ دفعتاً
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

راجا رشید محمودؔ: دیکھو نبی ﷺ کی غور سے مُعجز نمائیاں
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"
یہ کہہ رہی ہے زندگی بوذرؓ و بلالؓ
"ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

بشیر باوا: کیرے جیہے بشیر نوں باوا بنا کے انج
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

۲۔ ۷ مارچ ۲۰۰۹ء کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں کونسل کا ماہانہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ غضنفر علی جاوِد چشتی (گجرات) کی صدارت میں ہوا۔ صاحبزادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری (سجادہ نشین بصیر پور شریف/مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نور الحبیب") مہمانِ خصوصی تھے۔ قاری صادق جمیل نے تلاوت کلامِ مجید کی اور حسبِ روایت مدیرِ نعت نے نظامت۔

تنویر پھول (نیویارک) حافظ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجز قادری (امیرِ تبلیغ اسلامی)، ضیا نیر اور راجا رشید محمود نے مصرعِ طرح پر حمدیں کہی تھیں۔

سید علی اکبر سلیم (وفات ۲۱ مارچ ۱۹۸۵ء) کا مصرع

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

طرح کے لیے دیا گیا تھا۔

قمر وارثی (کراچی) اور راجا رشید محمود (ناظمِ مشاعرہ) نے "درود و سلام کا" ردیف میں، کامران ناشط نے "تھا درود و سلام" کا ردیف میں اور صادق جمیل نے "رہا تھا درود و سلام کا" ردیف میں نعتیں کہی تھیں۔

"سلام، نام، نظام" قوافی اور "کا" ردیف میں جن شعراءِ نعت کا کلام سامنے آیا، یہ ہیں:

غضنفر علی جاوِد چشتی (گجرات، صاحبِ صدارت)، محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکی قریشی، صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری (بصیر پور، مہمانِ خصوصی)، محمد عارف قادری (واہ کینٹ)، گوہر ملسیانی (خانیوال)، تنویر پھول (نیویارک)، عزیز کامل، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، حافظ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجز قادری، اکرم سحر فارانی (کامونکی)، بشیر رحمانی، ضیا نیر، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، عبدالحمید قیصر، پروفیسر نبیل احمد نبیل، منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)، فرزند علی شوق چیمہ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)، عقیل اختر، شفیق احمد شفیق بریلوی (کراچی)، محمد اسلام شاہ، محمد سلیم شاہد (فیصل آباد)، راجا رشید

محمود۔

تنویر پھول اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت غیر مردّف تھی۔ بشیر باوا (شیخوپورہ) نے حسبِ سابق مصرع طرح پر پنجابی نعت پڑھی۔ تنویر پھول اور محمد اقبال ناز (فیصل آباد) نے گرہ بند نعتیں کہیں۔ حکیم محمد رمضان اطہر (فیصل آباد) نے مصرع طرح پر چار بند کہے۔ گرہ نے یہ رنگینیاں بکھیریں:

علی اکبر سلیم: حوروں کے لب پہ ذکر تھا خیر الانام (ﷺ) کا
اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا

صادق جمیل: "اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
چشمہ اُبل رہا تھا درود و سلام کا

غضنفر جاوِد چشتی: آگے مُواجہہ کے ادب سے تھے سرنگوں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

ذکی قریشی: ہر بزمِ نعت میں مجھے محسوس یوں ہُوا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
ہر بار جا کے روضے پہ دیکھا یہی ذکی
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محبّ اللہ نوری: صبحِ ولادت ایسی تھی آقا ﷺ کی نور زا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
پیشِ مُواجہہ ہمہ اوقات دیکھ لو
"اک دور چل رہا ہے درود و سلام کا"

گوہر ملسیانی: روشن تھے لفظ وہاں مثلِ کہکشاں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

عزیز کامل: پھر یوں ہوا کہ نیند نہ آئی تمام رات
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

حافظ محمد صادق: حاضر ہُوا میں خواب میں پیشِ نبی ﷺ جہاں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
جاری تھا ذکر شان سے خیر الانام ﷺ کا
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

عاجز قادری: پہنچے حضور مسجدِ اقصیٰ میں جس گھڑی
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
بزمِ دنا میں جس گھڑی پہنچے رسولِ پاک (ﷺ)
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
اِسرا کی رات فرش سے عرشِ عظیم تک
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
اللہ نے سجائی تھی جب محفلِ الست
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
اس عالم شہود سے پہلے بھی بالیقیں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

سحر قارانی: فرشِ زمیں سے عرشِ معلّٰی کے بام تک
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

ضیا نیر: کیف و نشاطِ شوق کا تھا زمزمہ رواں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
میلادِ آنحضور ﷺ کی آئیں جو ساعتیں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
کوئی مہینا، کوئی دن ہو، کوئی سال ہو
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
”صلِ علیٰ“ سے گونج اٹھے گھر کے بام و در

”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
جلوت کی ساعتیں ہوں کہ خلوت کے روز و شب
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

ریاض احمد قادری: سرکار ﷺ جب رواں تھے سُوئے ربِّ دو جہاں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

عبدالحمید قیصر: معراج کی شب عرش پہ پہنچے جب آنحضور ﷺ
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

نبیل احمد نبیل: اک لہر اٹھ رہی تھی شرابِ طہور کی
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

عقیل اختر: اُمڈا سحابِ لطف و عنایت کشاں کشاں
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

شفیق بریلوی: جاری تھا فیضِ رحمتِ ربِّ انام کا
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

محمد اسلام شاہ: تھا تذکرہ حضور علیہ السلام کا
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

محمد سلیم شاہد: پہنچے جونہی حضور (ﷺ) سرِ عرشِ کبریا
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

تنویر پھول: طیبہ میں زمزمہ یہ مرے قلب نے سنا
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
رب نے بلایا عرش پر اپنے حبیب ﷺ کو
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“
قدسی ہمارے ساتھ تھے جالی کے سامنے
”اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

دربار ہم نے دیکھا ہے فخرِ انام ﷺ کا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
صلّوا علیٰ نبیّنا صلّوا علیٰ الحبیب
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
تخلیقِ کائنات کی جب ابتدا ہوئی
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
ارقمؓ کے گھر پہ پہنچے عمرؓ دل پگھل گیا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
ان ﷺ کی ردا میں حیدرؓ و حسنینؓ اور بتولؓ
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
شاداب پھولؔ ہو گیا طیبہ کے باغ میں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمد اقبال نازؔ: اللہ نے رسول ﷺ کو تخلیق جب کیا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
آدمؑ نے آنکھ کھول کے دیکھا تو ہر طرف
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
اقصیٰ میں جب گئے تو وہاں پر بھی ہر طرف
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
طیبہ میں جا کے نازؔ نے دیکھا ہے آج بھی
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

بشیر باواؔ: لوں لوں مرا وی موج وچ کہندا سی مرحبا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمد رمضان اطہرؔ: رقصاں فضا عجیب تھی کیف و سرور کی

رحمت کا تھا وفور تھی تنزیل نور کی
بزمِ ثنا میں دھوم تھی نعتِ حضور ﷺ کی
لفظوں میں ہو بیان کیا اِس اہتمام کا
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

راجا رشید محمود: حکمِ خدا پہ سارے ملائک تھے مجتمع
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
آقا ﷺ کی پیشوائی کو دو رویہ تھے مَلَک
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
دیکھی جو میں نے محفلِ اصحابؓ خواب میں
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"
جذبات کے نگر کا لیا جب بھی جائزہ
"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

۳۔ ۴، اپریل ۲۰۰۹ء کو نازشؔ پرتاب گڑھی (وفات ۱۰، اپریل ۱۹۸۴ء) کے مصرعِ طرح

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا اشکِ پری خانہ"

پر ہونے والے حمدیہ و نعتیہ مشاعرے کی صدارت ضیا نیرؔ نے کی، شہزادؔ مجددی مہمانِ خصوصی، اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی) مہمان شاعر، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری قاریٔ قرآن، محمد ارشد قادری (۳۰، اپریل ۲۰۱۰ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے) نعت خواں اور مدیرِ نعت ناظمِ مشاعرہ تھے۔

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، تنویر پھولؔ (نیویارک)، حافظ محمد صادق، ضیا نیرؔ اور راجا رشید محمودؔ کی حمدوں کے بعد شہزادؔ مجددی، رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھولؔ، قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)، عاجزؔ قادری، ضیا نیرؔ، حافظ محمد صادق، اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی)، بشیر رحمانی، عبدالحمید قیصرؔ، شفیق بریلوی (کراچی) اور راجا رشید محمودؔ کی قافیے کے لحاظ سے غیر مردّف اور

راجا رشید محمود کی ایک نعت روی کے لحاظ سے غیر مردّف پڑھی گئی۔

"رشکِ پری خانہ" ردیف کے ساتھ تنویر پھولؔ اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت اور تھی۔ بشیر باواؔ (شیخوپورہ) نے اپنی پنجابی نعت میں یہ اہتمام کیا تھا کہ "سینہ، مدینہ، قرینہ" قوافی کے ساتھ "ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ" ردیف رکھی۔ تنویر پھولؔ کی ایک نعت گرہ بند تھی۔ گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں۔

نازشؔ پرتاب گڑھی: نقوشِ پا نے فرمائی تھی کچھ اس طرح گل باری

کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ

عاجزؔ قادری: رسولِ ہر دو عالم ﷺ کو الٰہی! تو نے کیا بھیجا

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

جسے کہتے تھے یثرب، اس پہ کیا آئے قدم ان کے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہ بھی اک معجزہ ہے سرورِ عالم ﷺ کے قدموں کا

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

حافظ محمد صادق: نبی (ﷺ) آئے تو خالق نے وہ حسن و نور برسایا

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

گئے جب آپ (ﷺ) طیبہ میں تو خوشیوں کے وہ گل مہکے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

شہزاد مجددی: ترے فرشِ زمیں آمد ہوئی یوں نورِ باری کی

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

خدا کے نور نے جلوہ نمائی کی ہے اس دھج سے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بسے انوارِ خورشید حرم اس شان سے اس میں

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

ذکی قریشی: ذکی آقائے رحمت ﷺ نے جونہی اس پر قدم رکھے

تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ

غلام زبیر نازشؔ: یہ سب شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ﷺ کے در کی برکت ہے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

سحرؔ فارانی: حرا سے نور و نکہت کے پھریرے اس قدر نکلے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

عبدالحمید قیصرؔ: حضور ﷺ آئے بہاریں یوں کھلیں، یوں گلستاں مہکے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

تنویر پھولؔ: الٰہی! جلوۂ محبوب ﷺ سے تو نے سجایا ہے

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہاں بدر الدجیٰ ﷺ ہیں اور صحابہؓ سب ستارے ہیں

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہاں کے رہنے والوں پر ہیں شیدا حور و غلماں بھی

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بقیع باغِ طیبہ میں بھی گل ہائے رسالت ہیں

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہاں ہے گنبدِ خضرا، یہاں ان کا ہے کاشانہ

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

حسینوں کے حسیں ﷺ رہتے ہیں طیبہ میں، زلیخا سن

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بہاریں ہوتی ہیں قربان ہر دم سبز گنبد پر

"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

یہاں ہیں ان گنت پروانے قندیلِ رسالت کے

”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“
مجھے لگتی ہیں حوریں، تتلیاں باغِ مدینہ کی
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“
یہاں سیلاب ہے اے پھولؔ ہر دم نور و نکہت کا
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

ضیا نیرؔ: نظیر اس کی زمانے نے نہ کوئی آج تک دیکھی
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

راجا رشید محمودؔ: وہاں اِس طرح حُسنِ تمام کو رکھا ہے مالک نے
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“
ہیں حورانِ بہشتی یوں زیارت کے لیے حاضر
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“
بنات، ازواج، اصحابؓ نبی ﷺ آرام فرما ہیں
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

۴۔ ۲ مئی ۲۰۰۹ء کو حسرتؔ موہانی (وفات ۱۳ مئی ۱۹۵۱ء) کے مصرع

”کب دیکھیے بر آئے تمنّائے مدینہ“

پر مشاعرہ ہوا۔ محمد بشیر رزمیؔ نے صدارت کی، مہمانِ خصوصی ملک محمد شاہد (میڈیا منیجر ایم آئی بی) تھے اور مہمانِ اعزاز پروفیسر محمد عبّاس مرزا۔ عقیلؔ اختر نے تلاوتِ کلام اللہ کی، محمد ارشد قادری نے حسرتؔ موہانی کی نعت کے علاوہ مدیرِ نعت کی ایک نعت بھی پڑھی۔ مدیرِ نعت اس دن شہرِ کرم مدینۃ النبی ﷺ میں تھے، اس لیے نظامت کی سعادت اظہر محمود کے حصے میں آئی۔

تنویر پھولؔ، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، ضیا نیرؔ اور راجا رشید محمودؔ حمد خواں رہے۔ ”مدینہ“ ردیف میں محمد بشیر رزمیؔ، شہزادؔ مجددی، تنویر پھول (نیویارک)، محمد عارف قادری (واہ کینٹ)، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، بشیر رحمانی، اکرم سحر فارانی (کامونکی)، محمد افضال انجم، عاجزؔ

قادری، عبدالحمید قیصر، محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، شفیق بریلوی (کراچی)، عقیلؔ اختر اور راجا رشید محمودؔ نے نعتیں کہی تھیں۔ غیر مردّف صورت میں ذکیؔ قریشی، ضیا نیرؔ، ریاضؔ احمد قادری، تنویر پھولؔ، راجا رشید محمودؔ اور بشیر باواؔ (شیخوپورہ) نے نعتیں کہیں۔

”تمنائے مدینہ“ ردیف میں راجا رشید محمودؔ (مدینہ منورہ) اور بشیر باواؔ کی نعتیں تھیں۔

”بر، بھر، دھر“ وغیرہ قوافی کے ساتھ ”آئے تمنائے مدینہ“ ردیف میں بھی بشیر باواؔ کی ایک پنجابی نعت تھی۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

مصرعِ طرح پر یوں مصرعے لگائے گئے:

حسرتؔ موہانی: قابو میں نہیں ہے دلِ شیدائے مدینہ
کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ

ضیا نیرؔ: تھا نیم شبی گریہ میں لب پر مِرے ہر دم
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“
بے تاب کیے رکھتی ہے حسرت یہ شب و روز
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“

بشیر رزمیؔ: میرا دلِ بے تاب ہے شیدائے مدینہ
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“

ذکیؔ قریشی: رکھتا ہے دلِ زار جو مدت سے ہمارا
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“
دل ہی نہیں، آنکھیں بھی یہی کہتی ہیں مجھ سے
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“
مدت سے مچلتی ہے مِرے دل میں جو یارو!
”کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ“

بشیر رحمانی: مدت سے ہوں آوارہ بیابانِ طلب میں

"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

سحر فارانی: کب گنبدِ خضرا سے مجھے آئے بلاوا
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

افضال انجم: حسرت تو سجا رکھی ہے ہر طاق میں دل کے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

عاجز قادری: اُمّید لیے بیٹھے ہیں سرکار ﷺ یہی ہم
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

عبدالحمید قیصر: دل کب سے بضد ہے کہ چلا جائے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
مدت سے جلا رکھی ہیں اُمّید کی شمعیں
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

منشا قصوری: خوابوں میں بھی رہتا ہوں مدینے کے سفر میں
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

ریاض احمد قادری: کب زیست میں پھر ہم کو نظر آئے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
کب دیکھیے ہستی کی خزاؤں میں بہار آئے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

شفیق بریلوی: ہر سانس سے نکلے ہے صدا "ہائے مدینہ"
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

عقیل اختر: صد شکر کہ ہر شے سے نوازا ہے خدا نے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

تنویر پھول: آتی ہے صدا دل سے مِرے، ہائے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

دل میں مرے ہر آن تولّائے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
محسوس یہ ہوتا ہے، مری روح وہیں ہے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
روشن ہے وہاں الفتِ سرکار ﷺ کی مشعل
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
طیبہ ہی میں تو گنبدِ سلطانِ امم ﷺ ہے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
اللہ نے اس شہر کو عظمت سے نوازا
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
عشاقِ نبی ﷺ ماہیٔ بے آب بنے ہیں
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
ہر سُو ہے وہاں رحمتِ سرکار ﷺ کا پرتو
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
اے پھولؔ، مرے دل میں تڑپ شہرِ نبی ﷺ کی
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

شہزاد مجددی: کب دیکھیے، ہو ہم پہ عنایت کی نظر پھر
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

راجا رشید محمود: اللہ نے سُن لی کہ کہا کرتا تھا میں بھی
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
ہر مومنِ کامل کی ہے محمودؔ دعا یہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
لاہور میں تڑپائے تمنائے مدینہ

"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

بشیر باوا: دیدار محمد ﷺ دا ملے شیشہ جے باوا
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
شُدھ ذہن نوں کر آئے تمنائے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"
وچ گور ہری، دیپ جلے نور دا باوا
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

۵۔ ۶ جون ۲۰۰۹ء کو وقار انبالوی کے مصرعے "غمِ دنیا کے اندھیرے کو اجالے بخشے" پر مشاعرہ ہوا۔ صدارت قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) نے کی، بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ) مہمانِ خصوصی اور اہم نعت خواں محمد سلیم نقشبندی مہمانِ اعزاز تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری (امیرِ تبلیغ اسلامی) نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ محمد ارشد قادری اور محمد سلیم نقشبندی نے نعت خوانی کی۔

۶۔ ۴ جولائی ۲۰۰۹ء کا مشاعرہ مولانا غلام محمد ترنم امرتسری کے مصرعے "کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا" پر ہوا۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن شاہ گیلانی صاحبِ صدارت، سید شاہد نقوی مہمانِ خصوصی، محمد ارشد خان (والیوم میڈیا) مہمان اعزاز تھے۔ تلاوت قاری غلام زبیر نازش نے اور نعت خوانی محمد ارشد قادری نے کی۔

۷۔ ۴ اگست کو پروفیسر جعفر بلوچ کے مصرعے "جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" پر افطار اور کھانے کے بعد مشاعرہ ہوا۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) صاحبِ صدارت اور قاری صادق جمیل مہمانِ خصوصی تھے۔ مہمانِ خصوصی نے تلاوت کی اور محمد ارشد قادری نے جعفر بلوچ کی نعت پڑھی۔

۸۔ علامہ محمد بشیر رزمی کی صدارت میں ۵ ستمبر ۲۰۰۹ء کو شاعر رومان اختر شیرانی کے مصرعے "دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز" پر ہونے والے مشاعرے کے مہمانِ خصوصی علامہ شہزاد مجددی تھے۔ تلاوت اور نعت خوانی کی سعادت محمد ارشد

قادری نے حاصل کی۔ مدیرِ نعت اس دن حضورِ سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، اس لیے نظامت اظہر محمود نے کی۔

۹۔ ۳ اکتوبر کو خواجہ امیر احمد صبا اکبر آبادی کے مصرعے "ہاں، ایک کرن، نیّرِ تابانِ رسالت" پر مشاعرہ ہوا۔ محمد یونس حسرت امرتسری صدر، محمد یوسف ورک قادری مہمان خصوصی، سید ہمایوں رشید مہمان اعزاز، محمد ابراہیم عاجز قادری قاریٔ قرآن، محمد ارشد قادری نعت خوان اور مدیرِ نعت ناظمِ مشاعرہ تھے۔

۱۰۔ سید فیض الحسن فیضی کے مصرعے "اک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد" پر ۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو شہزاد مجددی کی صدارت میں مشاعرہ ہوا، محمد بشیر رزمی مہمانِ خصوصی اور شہباز بیگ مہمانِ اعزاز تھے۔ عاجز قادری نے تلاوت کی اور محمد ارشد قادری نے نعت پڑھی۔

۱۱۔ محمد ابراہیم عاجز قادری کی صدارت میں سید انوار ظہوری کے مصرعے "لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی" پر مشاعرہ ہوا۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) مہمانِ خصوصی، اور شہزاد مجددی مہمانِ اعزاز تھے۔ صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) نے مہمان شاعر کے طور پر شرکت کی۔ صاحبِ صدارت نے تلاوت کی اور راجا رشید محمود نے نظامت۔

۱۲۔ ۲ جنوری ۲۰۱۰ء کو سیّد ہجویر نعت کونسل کا ۹۶واں ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ پروفیسر محمد سلاح الدین الیاس برنی کے مصرعے "دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی" پر ہوا۔ محمد شہزاد مجددی صدر، محمد بشیر رزمی مہمان خصوصی اور غضنفر جاوید چشتی (گجرات) مہمان شاعر تھے۔ قاری نوید ذاکر نے تلاوت کی، محمد ارشد قادری نے حضرت الیاس برنی ("قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے مؤلف) کی نعت پڑھی۔

۱۳۔ ۶ فروری ۲۰۱۰ء کا مشاعرہ صاحبزادہ نصیر گولڑوی کے مصرعے "خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال" پر ہوا۔ الحاج پروفیسر محمد عباس مرزا صدر، غضنفر جاوید چشتی (گجرات) مہمانِ

خصوصی اور محمد ارشد قادری مہمانِ اعزاز تھے۔ تلاوت عاجزؔ قادری نے کی‘ محمد ارشد قادری اور منصور اسلام ہجویری نے نعتیں پڑھیں۔

۱۴۔ ۶ مارچ ۲۰۱۰ء کا مشاعرہ مشہور رباعی گو امجدؔ حیدر آبادی کے مصرعے ”سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے“ پر ہوا۔ محمد ارشد خاں صدر‘ علامہ عطا محمد گولڑوی مہمان خصوصی اور حبیب ثاقب مہمانِ اعزاز تھے۔ عاجزؔ قادری نے تلاوت کی اور محمد ارشد قادری نے سیّدِ ہجویر نعت کونسل کے مشاعروں میں آخری بار نعت خوانی کی (۳۰ اپریل کو وہ ربِ کریم سے جا ملے)۔

۱۵۔ لال حسین صابرؔ تلہ گنگ ضلع چکوال کے رہنے والے تھے۔ سیدِ ہجویر نعت کونسل کے دوسرے مشاعرے (۴ فروری ۲۰۰۲ء) میں شریک ہوئے اور ۴ اپریل ۲۰۰۲ء کو اپنے خالق و مالک سے جا ملے۔ ان کے مصرعے ”بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں“ پر ۳۔ اپریل ۲۰۱۰ء کا مشاعرہ بشیر رحمانی کی صدارت میں ہوا۔ میجر شاہد ریاض مہمانِ خصوصی تھے‘ محمد منصور اسلام ہجویری نے تلاوت بھی کی‘ نعت بھی پڑھی۔ مدیرِ نعت مدینۂ طیبہ میں تھے‘ اس لیے نظامت کی ذمہ داری اظہر محمود نے نبھائی۔

۱۶۔ رفیع الدین ذکی قریشی کی صدارت میں یکم مئی ۲۰۱۰ء کو رفیق عزیزی کے مصرعے ”سرکار ﷺ بڑے‘ سب سے بڑے‘ سب سے بڑے ہیں“ پر جو مشاعرہ ہوا‘ اس میں فیاض حسین چشتی نظامی مہمانِ خصوصی‘ محمد منصور اسلام ہجویری مہمان اعزاز تھے‘ قاری نوید ذاکر نے تلاوتِ قرآن کریم کی اور مہمانِ اعزاز نے نعت پڑھی۔

۱۷۔ ۵ جون کے مشاعرے کے لیے لطیف اثر کا مصرع ”رحمۃٌ للعالمیں ان ﷺ کو کہا اللہ نے“ طرح کے لیے دیا گیا تھا۔

۱۸۔ ۳ جولائی کا مشاعرہ‘ خاطر غزنوی کے مصرعے ”خوشبو ہے دہن میں مرے‘ تاثیر زباں میں“ پر تھا۔

۱۹۔ ۷ اگست کے مشاعرے کے لیے اخترؔ انصاری اکبر آبادی کا مصرع تھا: ”اک عالمِ

انوار ہے اور دیدۂ حیراں“۔

۲۰۔ ۴ ستمبر‘ امید فاضلی ”جب تک ہے خوں بدن میں‘ جب تک ہے جان تن میں“ (مشاعرہ افطار اور کھانے کے بعد ہوگا)۔

۲۱۔ ۲ اکتوبر ”ایسا حسین‘ حُسن بھی جس کو حسیں کہے“ (ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کا مصرع)

۲۲۔ ۶ نومبر ”یہ فرمانِ خداوندی ہے‘ یہ قرآن کہتا ہے“ (جامؔ نوائی بدایوانی)

۲۳۔ ۴ دسمبر (کونسل کا ۱۰۷ واں ماہانہ مشاعرہ ”مری دعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے“) پروفیسر محمد فیروز شاہ۔

متفرقات

(۱) ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو مدیرِ نعت اپنی مرحوم والدہ صاحبہ اور خالہ صاحبہ کے ساتھ پہلی بار شہرِ کرم مدینۂ منوّرہ میں حاضر ہوئے تھے۔ اس یاد میں ۱۴ نومبر ۲۰۰۹ء کو ایک حلقۂ درودِ پاک کا اہتمام کیا گیا۔

(۲) ۲۱ نومبر ۲۰۰۹ء کو ریڈیو پاکستان کے لیے مدیرِ نعت راجا رشید محمود کی تقریر ”حُسنِ معاشرت: نظم وضبط کی پابندی“ ریکارڈ کی گئی۔ یہ تقریر ۲۳ نومبر کو نشر ہوئی۔ پروڈیوسر جاوید نذیر تھے۔

(۳) ۲۹ نومبر ۲۰۰۹ء (اتوار) کو ایوانِ درود وسلام کا ماہانہ حلقۂ درود و نعت سید ہمایوں رشید کے ہاں فرینڈز کالونی‘ سمن آباد‘ لاہور میں ہوا۔ حافظ فیضان رشید نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی‘ ڈاکٹر محمد عاشق المدنی نے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ مدیرِ نعت نے اپنی تازہ نعت سنائی۔

(۴) جاوید جمال ڈسکوی کے سفرنامے ”میرے حضور ﷺ کے دیس میں“ پر ٹی وی مذاکرہ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اس مذاکرے میں راجا رشید محمود‘ پروفیسر محمد سعید احمد خاں اور پروفیسر سید ریاض حسین زیدی (ساہیوال) نے گفتگو کی۔ کمپیئر اعزاز

احمد آذر اور پروڈیوسر افتخار مجاز تھے۔

(۵) ۶ دسمبر ۲۰۰۹ء کو حلقۂ معراجِ ادب کا مشاعرہ راجا رشید محمود کی صدارت میں ہوا' بابر بلوچ کمپیئر تھے اور احسان اللہ ثاقب' محمود الحسن گیلانی' احمد سجانی مہمانانِ خصوصی۔ علامہ محمد بشیر رزمی' ریاض رومانی' رضا عباس رضا' مقصود عامر' میثم تمار' ساحل ہاشمی' سہیل یار' اشفاق فلک' نعیم ساگر' طفیل اعظمی' شوکت علی مغل' عطاء العزیز نے بھی صدر اور مہمانانِ خصوصی کے علاوہ اپنا کلام سنایا۔

(۶) ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ء کو غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ کے مزار پر حلقۂ درود و نعت کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ قاری شوکت علی اور حافظ فیضان رشید نے تلاوت اور نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت نے نعتیں سنائیں۔ آخر میں تسنیم الدین احمد نے درودِ تاج پڑھا اور دعا کرائی۔

(۷) ۹ جنوری ۲۰۱۰ء کو پنجابی کمپلیکس' قذافی سٹیڈیم میں مولا شاہ کانفرنس ہوئی' صدارت راجا رشید محمود کی تھی۔ ڈاکٹر میاں ظفر مقبول' ڈاکٹر عباس نجمی' پروفیسر خالد ہمایوں مہمانانِ خصوصی تھے۔ میاں اسمٰعیل منظر' پروفیسر میاں مقبول احمد اور ڈاکٹر میاں ظفر مقبول پر ایم اے پنجابی کے لیے مقالہ لکھنے والوں کو ایوارڈ دیئے گئے۔

(۸) ۱۰ جنوری کو تحریکِ تکمیلِ اسلام کے پلیٹ فارم سے مدیرِ نعت نے سورۂ نور کے پہلے رکوع کا درسِ قرآن دیا۔

(۹) ۱۲ جنوری کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا رشید محمود کی تقریر "حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ" ریکارڈ کی گئی' یہ تقریر ۲۰ جنوری کو نشر ہوئی۔

(۱۰) ۲۷ محرم مدیرِ نعت کی والدہ معظمہ رحمہا اللہ کا یومِ وصال تھا۔ اس دن ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں درودِ پاک کی محفل بپا کی گئی۔

(۱۱) ۲۴ جنوری کو مدیرِ نعت نے سورۃ النور کے پہلے رکوع کے درسِ قرآن میں مزید تشریحات کیں۔

(۱۲) ۲۷ جنوری ۲۰۱۰ء کو تسنیم الدین احمد کے ہاں انفنٹری روڈ پر حلقۂ درود و نعت کا اہتمام کیا گیا۔ الطاف حسین قادری کے صاحبزادے نے تلاوت بھی کی' قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار بھی پڑھے اور نعت بھی سنائی۔ ڈاکٹر عاشق حسین چشتی نے نعت پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ راجا رشید محمود نے نعتیں بھی سنائیں اور گفتگو بھی کی۔

(۱۳) ۲۷ جنوری کی رات الحمراء ہال نمبر ۳ میں کیو ٹی وی کا نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ خالد احمد' راجا رشید محمود' رفیع الدین ذکی قریشی' شہزاد مجددی' نجیب احمد' عباس تابش' واجد امیر' اعجاز کنور راجا اور عمران نقوی کے علاوہ مشاعرے کے ناظم سرور حسین نقشبندی نے اپنا کلام سنایا۔ ۲۱ فروری کو یہ مشاعرہ ٹیلی کاسٹ ہوا۔

(۱۴) سیّدِ ہجویر نعت کونسل کے زیرِ اہتمام حسبِ روایت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر ۲ فروری ۲۰۱۰ء (۱۷ صفر المظفر) کو نمازِ عشاء کے بعد دربار کی مسجد میں مشاعرۂ منقبت ہوا۔ ہر سال اس کا اہتمام کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود کرتے ہیں۔ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر کی صدارت تھی۔ صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (سجادہ نشین بصیر پور شریف) اور کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری مہمانانِ خصوصی تھے۔ تلاوت حافظ محمد جمیل نے کی اور نعت خوانی محمد ارشد قادری اور محمد تنویر نے۔ ناظمِ مشاعرہ مدیرِ "نعت" تھے' انھوں نے داتا صاحب کے حوالے سے ایک حمد' ایک نعت اور ایک منقبت سنائی۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر افضال احمد انور (فیصل آباد)' میاں تنویر قادری (اسلام آباد)' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' واجد امیر' آصف بشیر چشتی (فیصل آباد)' سلطان کھاروی' غضنفر جاوید چشتی (گجرات)' قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' پیرزادہ حمید صابری' محمد ابراہیم عاجز قادری' سرور حسین نقشبندی' ریاض ندیم نیازی (سبّی' بلوچستان) اور عقیل اختر نے داتا صاحب رحمہ اللہ کی منقبتیں پڑھیں۔ آخر میں محمد ارشد قادری نے درود و سلام

پڑھایا اور دربار کے خطیب مفتی محمد رمضان سیالوی نے دعا کرائی۔

(۱۵) کیو ٹی وی کے لیے ۳ فروری ۲۰۱۰ء کو راجا رشید محمود (مدیرِ نعت) کا انٹرویو تسلیم احمد صابری نے کیا۔ کیو ٹائم سے یہ انٹرویو ۵ مارچ کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک ٹیلی کاسٹ ہوا۔ ۶ مارچ کو یہ انٹرویو دوبارہ دکھایا گیا۔

(۱۶) حضرت علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ کی باقاعدہ نشستوں میں حسبِ سابق ۴ فروری (جمعرات) کی پہلی نشست میں مدیرِ نعت نے اپنی نئی منقبت پڑھی۔

(۱۷) ۱۰ فروری ۲۰۱۰ء کو ریڈیو پاکستان کے لیے مدیرِ نعت کی اُسوۂ حسنہ پر تقریر بعنوان ''حضور ﷺ: پیغمبر انسانیت'' ریکارڈ ہوئی۔ مذہبی پروگرام کے سینئر پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمٰن تھے۔

(۱۸) مجلسِ اردو کا ماہانہ مشاعرہ ۱۴ فروری کو چوپال میں الحاج پروفیسر محمد عباسؔ مرزا کی صدارت میں ہوا' راجا رشید محمودؔ' ارشدؔ فارانی' صابرؔ چودھری (شکر گڑھ)' سلطانؔ کھاروی' اقبال دیوانہؔ' ہمایوں پرویز شاہدؔ (ناظم) اور خالدؔ شفیق (میزبان) نے کلام سنایا' آخر میں مدیرِ نعت نے دعا کرائی۔

(۱۹) اے آر وائی ڈیجیٹل ٹی وی نے کراچی میں ۱۸ فروری کو سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ ڈاکٹر یوسف فاروقی' راجا رشید محمود' شہزاد مجددی' رفیق عباسی' ڈاکٹر نور احمد شاہتاز وغیرہ نے تقریریں کیں۔ راجا صاحب کا موضوع تھا: ''حضور ﷺ کی عائلی زندگی''۔ علامہ شہزاد مجددی اور راجا رشید محمود کو ریجنٹ پلازا میں ٹھہرایا گیا' یہ سیرت کانفرنس ۱۲ ربیع الاوّل کو ٹیلی کاسٹ ہوئی۔

(۲۰) ۲۲ فروری ۲۰۱۰ھ کو ٹیکسٹ بک بورڈ کی سالانہ محفلِ میلاد ہوئی۔ بورڈ کے چیئرمین سہیل منصور کے ساتھ میلاد کمیٹی کے سربراہ شاہ اُستخان بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری نے خطاب کیا۔ راجا رشید محمودؔ نے نعت پڑھی۔

(۲۱) ۱۲ ربیع الاوّل کے آغاز پر یعنی ۲۶ فروری کو نمازِ مغرب کے بعد محمد مجاہد اقبال (پرنسپل

پاک ایجوکیشن) کے ہاں ایوانِ درود و سلام کی ماہانہ محفل درود و نعت ہوئی۔ حسبِ روایت پہلے خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ پھر حافظ سید فیضان رشید نے تلاوت کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے نعتیں سنائیں۔ مدیرِ نعت نے گفتگو بھی کی اور دعا بھی کرائی۔ یہ حلقۂ درود و نعت ہر قمری ماہ کی بارھویں شروع ہوتے ہی قائم کیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں اس کا آغاز مدیرِ نعت کے گھر سے ہوا تھا۔

(۲۲) ۱۲ ربیع الاوّل (۲۷ فروری) کو صبح دس بجے فیاض حسین چشتی نظامی کے ہاں وفاقی کالونی میں حسبِ روایت محفلِ میلاد ہوئی جس میں سید محمد رضا زیدی اور دوسرے نعت خوانوں نے نعتیں پڑھیں۔ راجا رشید محمودؔ نے گفتگو بھی کی اور نعت بھی پڑھی۔ سید نیّر الاسلام حسنی نے دعا کرائی۔

(۲۳) ۱۳ ربیع الاوّل (۲۸ فروری) کو مدیرِ نعت کے نواسے (شہناز کوثر کے بیٹے) محمد عبدالرحمٰن کے عقیقے کا اہتمام ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر کے باہر کیا گیا۔ مدیرِ نعت نے تلاوت کی اور نعت پڑھی۔ صبیحؔ رحمانی (مدیر ''نعت رنگ'' کراچی' ڈائریکٹر کیو ٹی وی) نے اپنے متاثر کن ترنّم سے دو نعتیں سنائیں۔

(۲۴) مجلسِ قائد اعظم پاکستان کے زیر اہتمام ۶ مارچ کو سائنز ٹاور' لوئر مال میں ''پاکستان اور تحریک پاکستان'' کے موضوع پر کوئز پروگرام ہوا۔ پروگرام کے مہمان راجا رشید محمود تھے' ان کے ساتھ پروفیسر بشیر متین فطرت منصف تھے' راجا صاحب مجلسِ قائدِ اعظم پاکستان کی مجلسِ عاملہ کے رکن ہیں۔

(۲۵) ۷ مارچ کو بعدِ عشاء انگوری باغ سکیم میں ایوانِ درود و سلام/دعوتِ فکر و عمل کے زیرِ اہتمام ایک محفلِ میلاد ہوئی جس میں نعت خوانی کے بعد ڈاکٹر منوّر حسین نے تمہیدی گفتگو کی' بعد میں راجا رشید محمود کا خطاب ہوا' موضوع تھا: ''محبتِ رسول ﷺ کا ہمارے کردار پر اثر''۔

(۲۶) ۹ مارچ ۲۱۰۱۰ء کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفل میلاد ریکارڈ کی گئی۔ مدیرِ نعت

نے "اسوۂ حسنہ: نظم وضبط کی پابندی" کے موضوع پر تقریر کی۔ ارشاد اعظم چشتی، محمد تنویر قندھاری، محمد افلاک اختر، محمد عارف نوری اور قاری محمد انور نے نعت خوانی کی۔ قاری محمد یونس قادری کمپیئر تھے۔

(۲۷) گلشنِ ادب کا نعتیہ مشاعرہ ۱۳ مارچ کو ہوا۔ صدر راجا رشید محمود تھے۔ ذکی قریشی اور شہزاد مجددی مہمانانِ محترم تھے۔ پروفیسر محمد عبّاس مرزا، ڈاکٹر یونس احقر، رمضان شاکر، مطلوب احمد خاں مطلوب، واجد امیر، ارشد اقبال ارشد، اقبال راہی، صابر چودھری، ہمایوں پرویز شاہد، عمران سلیم، آفتاب شیرازی، سلطان محمود، عطاء العزیز، امجد اقبال امجد، فراست علی بخاری، راحت اقبال اور عدل منہاس لاہوری نے کلام سنایا۔

(۲۸) مرکزی دفتر تحریک انجمن تعمیلِ اسلام، بابا فرید روڈ میں ۱۴ مارچ (۲۷ ربیع الاوّل) کو سالانہ محفلِ عیدِ میلاد النبی ﷺ ہوئی جس میں راجا صاحب کی گفتگو کا عنوان تھا: "نبی اکرم ﷺ بحیثیت مُعلّمِ انسانیت"۔

(۲۹) ۲۸ مارچ کو مدیرِ نعت SV737 سے مدینۂ منوّرہ چلے گئے، وہاں اپنے میزبانوں محمد اسلم گجر، اظہر حسین طارق، محمد اشفاق بھٹی، ڈاکٹر حاجی محمد ارشاد، محمد اعظم کی شفقتوں کے زیرِ سایہ رہے۔ اور حاجی محمد صدیق، محمد نواز مدنی، شکیل نظامی، عبدالمجید خاں، محمد اسلم رضا قادری کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

(۳۰) مدینۂ طیّبہ میں مدیرِ نعت کی جو نعتیں وہاں کی فضا میں مرتسم ہوئیں، یہ تھیں:

روشن ہیں خود تو ان سے ہی روشن ہیں سب چراغ
ارشادِ رب ہے، ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چراغ

نبی ﷺ کی سخاوت کا در باز دیکھو
خدا کے کرم کے یہ انداز دیکھو

سوائے نعت کے، تحریر اور کیا ہو گی
ہماری خوبیِ تقدیر اور کیا ہو گی

ساری مخلوق سے برتر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
نورِ خلّاق کے مظہر ہیں رسولِ اکرم ﷺ

اگر ہو مذاقِ نظر خوب صورت
ہے طیبہ کی ہر رہ گزر خوب صورت

میں سمجھتا ہوں کہ جائز تیرا اِترانا ہُوا
تو جو شمعِ الفتِ سرور ﷺ کا پروانہ ہُوا

طیبہ کو چل کہ عافیت کا ہے سفر یہی
اور منزلِ بہشت کی ہے رہگزر یہی

(۳۱) محمد اشفاق بھٹی مدنی مدیرِ نعت کو ساتھ لے کر مکّہ مکرّمہ گئے اور عمرے کی سعادتوں سے بہرہ یاب کیا۔

(۳۲) مدیرِ نعت کی SV734 کے ذریعے ۲۶ اپریل کو مدینۂ منوّرہ سے واپسی ہوئی۔

(۳۳) ۳۰ اپریل (جمعۃ المبارک) کو مدیرِ نعت کے عزیز دوست محمد ارشد قادری (نعت خوانی کے حوالے سے ریاکاری اور جلبِ منفعت کے گناہوں سے بَری نعت خواں) اپنے خالقِ کریم سے جا ملے۔ صبح ۹ بجے داتا دربار میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ قُل خوانی کی محفل ۲ مئی کو ہوئی۔

(۳۴) ۷ مئی کو ریڈیو پاکستان کے لیے راجا صاحب کی تقریر "حضرت حسّان بن ثابت ؓ"

ریکارڈ کی گئی جو ۹ مئی کو نشر ہوئی۔

(۳۵) ۹ مئی ۲۰۱۰ء کو مجلسِ اردو کا ماہانہ مشاعرہ چوپال میں پروفیسر عاشق رحیلؔ کی صدارت میں ہوا، راجا رشید محمودؔ، پروفیسر محمد عباس مرزا، محمد اقبال دیوانہؔ، وحید انصاری، امین خیالؔ، سلطان کھاروی، عدلؔ منہاس لاہوری، رفیع الدین ذکی قریشی، خالدؔ شفیق اور ہمایوں پرویز شاہدؔ نے شرکت کی۔ مدیرِ نعت نے دعا بھی کرائی۔

(۳۶) ۱۶ مئی ۱۹۸۸ء کو مدیرِ نعت کے والد گرامی راجا غلام محمد علیہ الرحمہ (صدر ادارۂ ابطالِ باطل) اپنے ربِّ کریم سے جا ملے تھے۔ ۱۶ مئی ۲۰۱۰ء کو ان کے ایصالِ ثواب کے لیے حلقۂ درودِ پاک قائم کیا گیا۔

(۳۷) مدیرِ نعت نے ۲۳ مئی کو بابا فرید روڈ پر سورۃ الشعراء کے پہلے رکوع کا درس دیا۔

(۳۸) ۲۶ مئی کو سید ہمایوں رشید کے ہاں حلقۂ درود و نعت میں محمد علی مدنی نے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد سلیم نقشبندی اور حافظ فیضان رشید نے نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے نعتیہ کلام سنایا۔ مدیرِ نعت نے بعد ازاں گفتگو بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

(۳۹) جی سی یونیورسٹی کے شعبۂ علومِ اسلامی و عربی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد سلطان شاہ گلاسگو (سکاٹ لینڈ) میں ایک سال کے تحقیقی قیام سے واپس آ گئے تو ڈاکٹر طاہر رضا بخاری نے ۲۹ مئی کو ڈاکٹر صاحب موصوف اور مدیرِ نعت کو چائے پر بلایا۔

(۴۰) ۳۰ مئی کو بابا فرید روڈ پر مدیرِ نعت نے سورۃ الشعراء کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔

(۴۱) محمد اشفاق بھٹی مدنی ۴ جون کو اپنے اہلِ خانہ اور عزیزوں سمیت تشریف لائے۔

(۴۲) مجلسِ اردو کا ماہانہ مشاعرہ ۱۳ جون کو چوپال میں اقبال دیوانہؔ کی صدارت میں ہوا، جس میں مدیرِ نعت کے علاوہ، وحیدؔ انصاری، پروفیسر عاشق رحیلؔ، عنایت اللہ رشیدی، عدلؔ منہاس لاہوری، ظہور الدین بٹ، خالدؔ شفیق (میزبان) اور ہمایوں پروفیسر شاہدؔ (ناظمِ مشاعرہ) نے حمدیہ اور نعتیہ کلام پڑھا۔

(۴۳) ۱۲ رجب المرجب کے آغاز پر ۲۴ جون کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام کا ماہانہ حلقۂ درود و نعت ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں ہوا۔

(۴۴) ۲۵ جون ۲۰۱۰ء کو ریڈیو پاکستان لاہور کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر "عیب جُوئی کی ممانعت" ریکارڈ کی گئی جو ۲۹ جون کو نشر ہوئی۔ قاری محمد اعجاز نے تقریر ریکارڈ کرائی۔

(۴۵) ۳ جولائی کو ماہنامہ "نعت" کے منیجر راجا اختر محمودؔ کی خانہ آبادی ہوئی۔ اس میں شرکت کے لیے محمد اشفاق بھٹی مدنی اور محمد حسین گورنر اور ان کے اہلِ خانہ بوریوالا سے تشریف لائے، ۴ جولائی کو اکبرِ اعظم شادی ہال میں ولیمہ کی تقریب ہوئی۔

(۴۶) مجلسِ اردو کی ماہانہ شعری نشست ۱۱ جولائی کو ہوئی جس میں مدیرِ نعت نے تلاوت کی اور نعت سنائی۔

(۴۷) ۱۵ جولائی کو منہاج القرآن ہال میں اے آر وائی ٹی وی کی قرآن کانفرنس کی ریکارڈنگ ہوئی جس میں جسٹس (ر) میاں نذیر اختر، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، شہزاد مجددی اور دوسرے صاحبانِ علم نے تقریریں کیں۔ راجا رشید محمودؔ کی گفتگو کا عنوان تھا: "تعارفِ قرآن بہ زبانِ قرآن"۔ یہ کانفرنس رمضان المبارک میں ٹیلی کاسٹ ہو گی۔

(۴۸) ۲۴ جولائی کو نمازِ مغرب کے بعد غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار پر ماہانہ حلقۂ درود و نعت ہوا، جس میں درود خوانی، تلاوت اور نعت خوانی کے بعد راجا صاحب نے نعت بھی سنائی، گفتگو بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

(۴۹) ۲۵ جولائی کو راجا صاحب مدینہ منورہ چلے گئے، وہاں سے اظہر حسین طارق اور محمد اشفاق بھٹی کی معیّت میں مکّہ مکرّمہ گئے۔ سعادتوں کے حصول کے بعد ۲۳ اگست کو مدینہ طیبہ سے لاہور آئے۔

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۵۲ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حیّ علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
اہتزازِ نعت	نعتِ زرّیں	کلامِ نعت
دفترِ نعت		

...........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں

حمدیں = ۲	حمد و نعت = ۲	قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۶۵۰		ان میں موجود اشعار = ۲۸۱۸۵
فردیات = ۲۵۰۷	مخمسات = ۲۶	تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳	مثلث = ۳ (۲۷ بند)	مسدس = ۵ (۱۸ بند)
	مربع = ۱ (۷ بند)	

ان ۵۲ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۶۶۴ ....

شاعرِ نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اَٹی (صدارتی ایوارڈ) | حق دی تائید | ساڈے آقا سائیں ﷺ

..........صفحات = ۲۴۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

سجود تحیت | خدائے شہ زمن | تحمیدِ رحمان

صفحات = ۳۶۰

تحقیقِ نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت	خواتین کی نعت گوئی
غیر مسلموں کی نعت گوئی	نعت کیا ہے؟
اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ	انتخابِ نعت
مولانا خیر الدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی	مقدمہ "نعت کائنات"
اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول، جلد دوم	مدحت سرایانِ حضور ﷺ
شاعرانِ نعت — نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ	محاوراتِ نعت

صفحات = ۲۸۰۰

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تخلیقِ مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمدِ باری تعالیٰ۔ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومنِ اول۔ اُمہاتِ المومنینؓ۔ پنجتن پاک۔ بنات النبی۔ اصحاب رسولؐ۔ خلفاء راشدین۔ حضراتِ شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضراتِ حسنینؓ۔ صحابۂ کرامؓ۔ انصارِ مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحابِ صفہ۔ صحابہ و اہلِ بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵ | صفحات = ۲۴۲

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

مدحِ رسول ﷺ	نعتِ خاتم المرسلین ﷺ	نعت کائنات
نعتِ حافظؔ	قلزمِ رحمت	مدحِ سرورِ کونین ﷺ
سخنِ نعت	لاکھوں سلام (دو حصے)	طرحی نعتیں (۲۲ حصے)
نعت کیا ہے؟ (چار حصے)	نعت ہی نعت (سولہ حصے)	کلامِ ضیاؔ (دو حصے)
غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)	سلامِ ضیاؔ (دو حصے)	آزادؔ بیکانیری کی نعت
حسنؔ بریلوی کی نعت	غریبؔ سہارنپوری کی نعت	علامہ اقبالؒ کی نعت
بہزادؔ لکھنوی کی نعت	اخترؔ الحامدی کی نعت	محمد حسین فقیرؔ کی نعت
شیدؔا بریلوی اور جمیل نظرؔ کی نعت	کافیؔ کی نعت	لطف بریلوی کی نعت
جوہرؔ میرٹھی کی نعت	عابدؔ بریلوی کی نعت	نعتِ قدسیؔ
عربی نعت	وارثیوں کی نعت	نعتیہ مسدّس
آزاد نعتیہ نظم	نعتیہ رباعیات	نعتیہ تضمینیں
نورٌ علیٰ نور	استغاثے	موجِ نور
رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے)	فیضانِ رضاؔ	حضورؐ کیلئے لفظ ''آپ'' کا استعمال
	مسرورؔ کیفی کی نعت	حدیث حمد و نعت

=۱۲۲۴۰

تدوین حمد

حمد باری تعالیٰ — نقوش، قرآن نمبر جلد چہارم (اُردو حمد) — حمد خالق

=۷۰۴ صفحات

تدوین مناقب

مناقب سید ہجویرؒ	مناقب داتا گنج بخشؒ	مناقب خواجہ غریب نوازؒ
مناقب غوث اعظمؒ	مناقب سید ہجویرؒ داتا گنج بخشؒ	مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

=۱۰۰۲ صفحات

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کی جنوری ۱۹۸۸ سے ستمبر ۲۰۱۰ تک کی باقاعدہ اشاعت

بیسیوں مقالاتِ نعت، دسیوں ادبی اور تنقیدی مقالات، متفرق احادیث کی تشریح ''حسب دستور'' اور ''طلوع'' کے کالم، کتب سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تحقیق و تفتیش کے ساتھ مضامین و مقالات، تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالاتِ تصوّف، صحابہ کرام، اولیاءِ عظام اور صلحائے اُمت کی منثور مدحی۔
(ایوانِ نعت رجسٹرڈ کے صدر، سید ہجویرؒ نعت کونسل کے چیئرمین، مجلسِ سخن رجسٹرڈ اور انجمن خادمانِ اُردو کے جنرل سیکرٹری، ایوانِ درود و سلام، نعت کدہ، تحریک فلاح اور ایوانِ سیرت کے بانی)

دیگر موضوعات

سیرت رسول خیر صلی اللہ علیہ وسلم

نزولِ وحی	شعب ابی طالب	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ	حضور ﷺ اور بچے	میرے سرکار ﷺ
درود و سلام	میلاد النبی ﷺ	میلادِ مصطفی ﷺ
مدینۃ النبی ﷺ	عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ	
	جہاتِ سیرت حضور ﷺ	=۱۹۸۸ صفحات

اسلامیات

احادیث اور معاشرہ	ماں باپ کے حقوق	حمد و نعت
قادیانی: ایک تعارف	قرطاسِ محبت	
نظام مصطفی ﷺ کے چند پہلو	ختمِ نبوت اور سارق ختمِ نبوت	=۳۲۷ صفحات

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطیؒ	فتوح الغیب از غوث اعظمؒ	تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرینؒ
	نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب	=۱۹۶۴ صفحات

نصابیات

نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک — نصابی کتب: آرا و افکار =۱۷۶ صفحات

۱۹۸۷ء ''درسی کتاب'' برائے جماعت اوّل کے مصنف اول — ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنف اول

موجودہ ''میری کتاب'' برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول — موجودہ ''اردو کی ساتویں کتاب'' کے ایڈیٹر

۱۹۶۸ سے ۱۹۹۵ تک اردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

راج دلارے =۹۶ صفحات

تاریخ / پاکستانیات

تحریک ہجرت ۱۹۲۰	اقبال، قائداعظم اور پاکستان	قائداعظم: افکار و کردار
		=۸۴۷ صفحات

سفر نامے

سفرِ سعادت، منزلِ محبت	دیارِ نور	سرزمینِ محبت
	نعت کے سائے میں =۵۲۰ صفحات	

۱۹۹۹ کا صوبائی سیرت ایوارڈ

تمام تصانیف و تالیفات کے مجموعی صفحات = ۲۹،۰۸۴

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214

(البقرہ ۲:۱۰۴)

اے ایمان والو! {انہیں} راعنا نہ کہو اور

یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر کریں